
تم میں اور محبت
شازی بٹ
/RAMZEBEKHUDI
/RAMZEBEKHUDI

میں تم اور محبت

از شازی بٹ

(مکمل ناول)

مجھے جینے دو مجھے نہیں مارو میں زندہ رہنا چاہتی ہوں مجھے پیار دیں مجھے مارو نہیں میں اپنے ہی گھر میں کیسے چوری کر سکتی ہوں بھلا وہ رو رو کر ایک ہی بات کہے جا رہی تھی مجھے مارو نہیں پر اس کی باتوں کا اثر کسی پر بھی نہیں ہو رہا تھا

اس کی بات پر کوئی یقین نا کرے اسی نے چرایا ہے میرا لاکٹ اگر اس نے نہیں چرایا تو یہ ثبوت دے کہ نہیں چرایا پر یہ کیسے ثبوت دے سکتی ہے کیونکہ اس کے پاس ثبوت ہے ہی نہیں اس نے چرا کر چھپا دیا ہیں اور اب رو کر سچی ہو رہی ہے پر میں اپ سب کو بتائے دے رہی ہوں اگر اس نے میرا لاکٹ واپس نا کیا تو میں اس کو اس گھر میں نہیں رہنے دونگی بھابھی اقصی غصے سے پاگل ہوتے ہوئے بولیں

اکبر ان کے شوہر نے اپنی پیاری بیوی کو ایک نظر دیکھا پھر غصے سے حوریہ کو دیکھا اور بولے دیکھو حوریہ بہت ہو گیا تماشہ رات تک کا وقت ہے تمہارے پاس اس کے بعد تم خود زمے دار ہو گی جو بھی ہو گا یہ کہہ

کر وہ اپنی دلاری بیوی کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گے وہاں بیٹھی پھوپھو اور اس کا اپنا بھائی اس کی طرف دیکھ کر نظریں چرا گے اور بھائی اٹھ کر اس کے پاس آیا اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور باہر نکل گیا

پھوپھو اپنی جگہ پہ چپ بیٹھی حوریہ کی طرف دیکھی جا رہیں حوریہ خود ان کے پاس گئی اور رو رو کر بولی پھوپھو جانی مجھے اپنے والدین کی قسم میں نے نہیں لیا بھابھی کا لاکٹ میں نے تو دیکھا بھی نہیں ان کا لاکٹ آپ کو یقین ہے نا مجھ پہ ایک دم اس نے پھوپھو کو چہرہ اوپر اٹھا کر ان سے پوچھا تو انہوں نے اپنی بھتیجی کو اپنے گلے لگا لیا

ہاں میری بچی مجھے یقین ہے پر میرے یا ین سے کیا ہونا میری جان تجھے پتہ ہی ہے اقصی کا وہ کسی کی سنتی کب ہے اور اکبر کو بھی وہی نظر آتا جو وہ دکھلاتی

پھوپھو نے بے بسی سے حوریہ کو دیکھا تو اس کے انسو جیسے ان کے دل پر گر رہے ہوں پر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ اقصیٰ پورے گھر پر قبضہ جما کر بیٹھی ہوئی تھی اور لاکھوں کی جائداد پر اکبر براجمان بیٹھا تھا جبکہ حوریہ کے بابا نے ساری جائداد کا ایک حصہ ان دونوں بھائیوں کے نام رکھا تھا اور باقی کا حوریہ کے نام تھا

یہی بات اقصی کو چھبتی تھی کہ بھائیوں کا ایک حصہ اور حوریہ کا زیادہ وہ اس بات سے خار کھاتی تھیں اور بہانے بہانے سے حوریہ کے گرد گھیرا تنگ کر رہی تھیں پھوپھو سب دیکھ رہیں تھیں حوریہ پہ اقصی کی بدسلوکیاں ٹوکتی بھی تھیں پر بجا بھی بہت منہ پھٹ تھیں کچھ بھی بول دیتی تھیں اس لیے پھوپھو اس کے

زیادہ منہ ہی نہیں لگتی تھی جیسے اب وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں بول پائی تھیں کیونکہ اکبر بھی تھا اور ان کا بولنا جلتی پہ تیل کا کام کر سکتا تھا اسی لیے حوریہ پہ ظلم ہوتا چپ کر کے برداشت کر رہیں تھیں

تم چپ کر جاؤ کچھ نہہں ہوتا پر پھوپھو جو ابھی اکبر بھائی نے کہا اس کا کیا کروں کہاں سے لاؤں لاکٹ رات تک

تم فکر نا کرو میں خود بات کرتی ہوں اکبر سے پھوپھو نے اسے طفل تسلی دی تو حوریہ چپ تو ہو گئی پر اس کو ڈر لگ رہا تھا کہ اب بھابھی کیا کریں گی

حوریہ کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اس لیے وہ کچن میں چائے بنانے ائی تو بھابھی نے اسے دیکھتے ہی کچن سے باہر جانے کو بولا کہ اس وقت تک تم کو کچھ نہیں ملے گا کھانے کو جب تک تم میرا لاکٹ مجھے نہیں دے دیتی

پر بھابھی مجھے کیا ضرورت آپ کا لاکٹ چرانے کی بھلا میں نے کیا کرنا تھا آپ کا لاکٹ

پہلے ہی بیچاری کے سر میں درد اوپر سے بھابھی کا یہ کہنا اسے اندر تک تڑپا گیا پر بھابھی نے اس کی ایک نا سنی اور اسے کچن سے نکال دیا وہ آنکھوں میں انسو لیکر چپ چاپ اپنے کمرے میں اگئی اور بے تحاشا رونے لگی

ماما مجھے بھی اپنے پاس لالیں بابا دیکھیں آپ کی ڈول کے ساتھ کیا ہو رہا

بابا آپ تو کہتے تھے میں اپنی بیٹی کر گرم ہوا کو بھی چھونے نہیں دونگا پر یہ کیا بابا اپ کی بیٹی یہاں آپ کے

بنا کیسے جی رہی بابا ائیں دیکھیں میں کس حال میں

ماما میں آپ کی لاڈلی ایک چائے کا کپ نہیں بنا سکتی الٹی مرضی سے دیکھیں ماما پہلے میں نے سکینہ کو بولا بائے بنا کر دو اس نے کہا بھابھی نے آپ کے لیے کچھ بھی کرنے کو منع کیا ماما پھر جب سر درد برداشت نہیں ہوا تو خود بلی گئی بنانے پر ماما اس کے ساتھ ہی وہ ماما بابا کی تصویر پر سر رکھ کر رونے لگ گئی مجھے آپ دونوں کے پاس آنا ہے

اللہ جی مجھے بھی پاس بلالیں مجھے اس دنیا میں نہیں رہنا وہ رو رو کر اپنے مرنے کی دعائیں کر رہی تھی جب عمران اس کا بھائی اس کے کمرے میں آتے آتے رک گیا اور نا آہٹ کیے واپس مڑ گیا یہ سوچ کر کہ مجھے دیکھ کر اور زیادہ روئے گی

وہ بارہ سال کی تھی جب اس کے بابا اور ماما کار ایکسیڈینٹ میں مارے گے وہ بھی ساتھی اور اس کے تینوں بھائی بھی

پر وہ اور اس کے دو بھائی بچ گے چوٹیں آئیں پر اتنی زیادہ نہیں پر اس کے ماما اور بابا وقفے وقفے سے یہ دنیا چھوڑ گے چھوٹا بھائی اور ماما ایکسیڈینٹ کے چھ گھنٹے بعد جب کہ بابا جانی اگلے دن اللہ کو پیارے ہو گے کتنا پیار کرتے تھے وہ حوریہ سے

وہ شروع سے ہی کہتے تھے کہ میری آدھی جائداد میری بیٹی کی ہے اور آدھی میرے تینوں بیٹوں کی پر آہ یہ کیا ایک بھائی بھی چلا گیا اور ماما بابا بھی

بڑے بھائی اکبر تب اٹھارہ سال کے تھے تب وہ بھی حوریہ سے ل ہہت پیار کرتے تھے

پھوپھو بھی انہی کے ساتھ ہی رہتی تھیں ان کی شادی بس تین سال رہی پھر وہ بیوہ ہو گئیں بس ایک بیٹا تھا جو حوریہ سے تین سال بڑا تھا بھائی نے بہن کا مان دیا اور اپنے گھر میں ہی رکھا کیونکہ پھوپھو نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ شادی نہیں کرینگی اپنے بیٹے کے ساتھ ساری زندگی گزاریں گی بھائی اچھا تھا انہوں نے بہن کا پیار سے پاس رکھا حوریہ کہ ماما نے بھی نند کو بہن ہی سمجھا اور یوں پھوپھو کو کبھی محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ دنیا میں اکیلی رہ گئی ہیں

پھر کچھ عرصہ لگا اکبر کو پڑھائی کے ساتھ کاروبار سنبھالنے میں اکبر بہت زہین تھا اس نے جلد ہی سب سمجھ لیا

عمران ابھی سٹڈی میں مگن تھا اس لیے اکبر نے اسے کہا کہ تم ابھی اپنی پڑھائی پہ توجہ دو کاروبار کی فکر نا کرو

پھر بھائی کو افس میں ہی بھابھی پسند اگئیں انہوں نے پھوپھو سے بات کی پھوپھو کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا انہوں نے بھتیجے کی خوشی کو اہمیت دی اور اقصی کو بیاہ کر گھر لے آئیں پہلے پہل تو بھابھی کا رویہ سب کے ساتھ ٹھیک رہا پھر پتہ نہیں کیا ہوا انہوں نے عمران کے علاوہ ان دونوں کے ساتھ اپنا رویہ سرد کر لیا یہ دونوں پھر بھی بھابھی کے ساتھ پیار سے پیش آتیں رہیں پر اقصی کو اکبر کی بھرپور حمایت حاصل تھیں اس لیے وہ گھر میں جو چاہتی وہ کرتی حوریہ اور اقصی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں۔ بھابھی کا رویہ گھر

میں اگر کسی کے ساتھ ٹھیک تھا تو وہ بس عمران تھا کیونکہ وہ چاہتی تھیں کہ اپنی چھوٹی بہن کا عمران کے ساتھ کریں۔

شام تک حوریہ رو رو کر تھک چکی تھی اور سر بھی پھٹنے والا ہو گیا تھا کھایا بھی کچھ نہیں تھا پھو پھو نے کہا بھی کہ آکر کچھ کھالو پر وہ باہر ہی نہیں کیونکہ اسے پتہ تھا بھابھی نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا اگر وہ باہر آتی پھوپھو کے کہنے پر تو گھر کا اور ماحول خراب ہو تا ذور بھابھی سنانے میں زرا لحاظ نہیں کرتیں تھیں اس لیے حودیہ نے کمرے میں ہی رہنا پسند کیا اور باہر نا نکلی

بھابھی اپنے کمرے میں بیٹھی فون پہ اپنی بہن سے بات کر رہیں تھیں جب اس کی چھوٹی بہن نے بتایا کہ آپی میں بتانا بھول گئی کہ میں جب اپ کے گھر ائی تھی تو آپ کا لاکٹ ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا ہوا دیکھا تو پہننے لگی اور اچھا لگا تو اتارا ہی نہیں اور ایسے ہی پہن کر آگئی ثانیہ نے جب یہ کہا تو اقصی جیسے اس کی بات سن کر ایک دم چپ کر گئی پھر کچھ ہی لمحوں میں خود کو سنبھال کر جلدی سے بولیں ہاں تو پھر کیا ہوا میری اور تمہاری چیزیں دو تھوڑی ہیں اسے اب تم ہی رکھ لو میری طرف سے تحفہ سمجھ کر

اوہ سچ میں اپی اپ بہت کیوٹ ہیں ثانیہ جیسے خوخی سے پاگل ہو گئی ہو اور اقصی اس کی خوشی سے خوش ہو گئی کہ اس کی بہن کو اس کی وجہ سے کوئی خوشی ملی یہ بھول گئ وہ کہ اپنی بین کو خوش کرتے کرتے وہ اپنے شوہر کی بہن کو کتنی تکلیف دے چکیں

شام کو اکبر گھر آیا تو سیدھا حوریہ کے پاس گیا اور اس کو لاکٹ کا پوچھا کیونکہ ثانیہ کے فون انے سے پہلے

اقصی اکبر کو بہت بار باور کرا چکی تھی کہ میرا لاکٹ نا ملا تو میں کھانا نہیں کھاؤں گی حالانکہ وہ کافی بار کچھ نا کچھ کھا چکی تھیں اکبر کے انے سے پہلے

اور ہاں میں آپ سے بھی بات نہیں کروں گی اگر میرا لاکٹ نا دیا آپ کی بہن نے اقصی نے کہا تو اکبر کی جیسے جان پہ بن گئی ہم اپنی بیگم کو اس جیسے کیا اس لاکٹ سے بھی پیارے اور اپنی بیگم کے پسند کے لاکٹ لا دینگے

پر اکبر مجھے وہی لاکٹ چاہیے وہ بھی نخرے اور ناراضگی سے بولی تو اکبر نے کہا اور جانم رات کو آؤں گا تو حوریہ کو پاس ہی جاؤں گا اور اس سے اپنی دلربا کا لاکٹ لیکر ہی اپنی جانم کے پاس آؤں گا اور اب وہ حوریہ کے کمرے میں کھڑا یہ اس سے پوچھ رہا تھا کہ اقصی کا لاکٹ کہاں ہے مجھے دو

حوریہ نے ایک نظر اٹھا کر بھائی کو دیکھا تو جیسے اکبر کے دل کو کچھ ہوا اپنی بہن کی حالت دیکھ کر بھائی میں آپ کی بہن آپ خود سوچیں میں کیونکر چوری کروں گی وہ بھی اپنی بھابھی کی چیز وہ پھر رونے لگی تو اکبر کے دل کو کچھ ہوا ابھی وہ اگے بڑھا ہی تھا حوریہ کے پاس کہ پیچھے سے اقصی آگئی اور بولی اکبر اس بار میں اس کو معاف کر رہی صرف اپ کی وجہ ائندہ نہیں کروں گی اقصی کے ایسے کہنے پر جیسے اکبر نے تشکر سے اپنی بیوی کو دیکھا جو اس وقت وہ اس کو اور شہزادی لگی کیونکہ یہ تو اکبر کو پتہ کہ اس کی بہن ایسا کام نہیں کر سکتی پر بیوی وہ بھی منچاہی اس کی بات بھی رد نہیں کر سکتا تھا اس لیے اپنی چھوٹی بہن کو ویسا ہی سمجھ بیٹھا جیسا بیوی نے کہا

اقصی تو چلی گئی پیچھے اکبر نے حوریہ کو جلدی سے ساتھ لگایا پیار کیا سوری بولا اور اس کو باہر لی کر ایا ساتھ کہ کھانا کھاتے ہیں

حوریہ بھائی کا پیار پا کر جیسے سب بھول گئی اور خوشی خوشی بھائج کے ساتھ لگی لگی باہر آگئی ان دونوں کو ساتھ لگے اتے دیکھ کر اقصی کے جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی ہو پھر بھی بولنے سے باز نا آئی اور کہنے لگی اگر دونوں کا پیار ختم ہو گیا ہو تو کھانا کھالیں اکر

اکبر شاید اس کے لہجے پہ غور نا کر پایا اور ہنستے ہوئے حوریہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ والی کرسی پہ بٹھا کر پوچھنے لگا کیا کھاو گی تو جیسے اقصی کی برداشت جواب دے گئی ہو اور بولی اقصی تم ادھر عمران کے ساتھ بیٹھ جاو تب اکبر کو الٹی بیوی کے تیور خطرناک لگے اور حوریہ کو دیکھے بنا اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگا تو حوریہ نے بھی اٹھنا ہی مناسب سمجھا اور پھوپھو اور عمران جیسے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر نظریں جھکا کر کھانا کھانے لگے

حوریہ اج تم کو ایک لڑکا دکھاؤں گی سچ میں کیا پرسنالٹی ہے اس کی زینب نے پیریڈ سے فری ہوئے تو حوریہ کو کہا

کیا مطلب لڑکا دکھاوں گی یہ تم کن چکروں میں پڑی ہوئی

نہیں یار فیس بک میں دیکھا اس لڑکے کو کیا بتاوں تجھ کو کیسا رعب ہے اس کے حسن کا زینب نے انکھ مار کر حوریہ کو بتایا تو حوریہ ہنسنے لگ گئی اور بولی زینب پکی بدمعاش لگی ہو زینب حوریہ کی بات پہ ہنس پڑی اور

اس کا بازو پکڑ کر کینٹین کی طرف لے گئی

پھر اس کو وہ لڑکا دکھایا جسے دیکھ کر حوریہ بھی مان گئی کہ حسن تو جیسے ڈل ڈل پر رہا اس پہ

یہ ہے کون حوریہ نے پوچھا تو زینب نے ایک اہ بھر کر کہا کہ یہ کسی گروپ میں ایڈ من ہے اور وہاں

میرے ساتھ اس کی بات ہوئی شریف سا ہے پھر میرے مسنیجر پر آگیا اور اپنی پک بھیج دی

تم بات نا کرنا اب اس سے پتہ نیں کون ہے اور کون نہیں حوریہ نے اسے سمجھایا تو زینب ہنسنے لگ گئی کہتی

میں نے بھی زیادہ منہ نہیں لگایا پرے ہے زینب نے پھر انکھ مار کر اس کی تعریف کی تو حوریہ بھی ہنسنے لگ گئی

میں پوچھتی ہوں وہ کون تھی کلموہی کیا لگتی تھی وہ اس کی کیوں تھی وہ اس کے ساتھ

اقصی نے جب سے اسے کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا اس کا دل کر رہا تھا اس لڑکی کو شوٹ کر دے اس کا

بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایسا کیا کر دے کہ وہ لڑکی اس کی زندگی سے دور چلی جائے اخر یہ کہاں سے آ گئی

بیچ میں اقصی کا غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ آپ کی بہن اتنی ڈھیٹ کیوں ہے اپنی مرضی ایسے کرتی جیسے گھر کی بڑی یہی ہو

کیا ہو گیا میری جان کو۔۔

اکبر ابھی آیا ہی تھا افس سے جب اقصی نے آتے ہی دکھوں کا پلندہ کھول لیا جیسے یہ بات نہیں کرے گی تو

پتہ نہیں کیا ہو جائے گا

ہونا کیا ہے آپ کی بہن کو عادت ہو گئی ہے ہر روز نیا شوشہ چھوڑنے کی

کچھ بتاو گی بھی یا یونہی پہیلیاں ہی بجھوائی جاؤ گی اکبر زچ ہو کر بولا پہلے ہی آفس کی ٹینشن اوپر سے اتے ہی بیوی شکایت لے کر بیٹھ گئی

حوریہ کو بول دیں یہاں جو بھی ہو گا میری مرضی سے ہو گا میں کسی کی مدضی نہیں چلنے دونگی کسی بھی معاملے میں بتا رہی ہوں آپکو

اقصی جانیا بات کیا ہوئی ہے اکبر بیوی کو ناراض بھی نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے تحمل سے بات کر رہا تھا پر وہ تھی کہ بتا ہی نہیں رہی تھی

دیکھیں اکبر حوریہ نے اپنی دوست کو گھر بلایا پھر اپنی مرضی سے اسے کچن میں لے گئی اور دونوں لگی کیک بنانے

آپ کو پتہ سب بازار سے مل جاتا پھرے ک کیا بنتی گھر میں بنانے کی اور وہ بھی غیروں کو بلا کر گھر میں ایسی فضول کام کرنے کی

بس اتنی سی بات ہے اکبر ہنستے ہسئے بولا تو اقصی کو اگ ہی لگ گئی

اپ کس یہ اتنی سی بات لگ رہی

میں اپنے گھر میں کسی کی مرضی نہیں چلنے دونگی

اچھا ادھر آؤ میرے پاس میں کل سمجھا دونگا تم بس میرے پاس آکر بیٹھو یہ کہتے ہی اکبر نے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ سیدھی اس کے اوپر گر گئی پر بولنے سے پھر بھی بازنئ ہوئی

سمجھا تو میں نے اسے بڑی اچھی طرح دیا ہے بس شرم ہو گی ناز را ابھی تو اب نہیں بلائے گی اسے ادھر

اچھا یار چھوڑو بھی

اج میری جان کتنی پیاری لگ رہی روز بروز نکھرتی جا رہی ہو مجھ سے تو برداشت ہی نہیں ہوتا کہ تم سے

ایک پل بھی دور رہوں وہ اور اس پہ جھکا تو اقصی جیسے شرما سی گئی

حوریہ نے رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا اپنا جب سے بھابھی نے اسے اور اس کی دوست کو باتیں سنائی تھیں

زینب تو اسی وقت چلی گئی تھی یہ کہہ کر کہ تمہاری بھابھی کے بارے میں تم سے سن رکھا تھا پر اتنی مغرور

ہو نگی یہ نہیں پتہ تھا اور حوریہ تب سے رو رہی تھی اور پھوپھو بیچاری تب سے اسے چپ کروا رہیں تھیں

کہ جب تم کو پتہ وہ ایسی ہی ہے اس نے ایسی ہی رہنا ہے پھر کیوں دل پہ لیتی ہو جب پھوپھو یہ کہہ رہیں

تھی تو اقصی باہر سے گزر رہی تھی سن کر فوراً کمرے میں آئی اور بولنا شروع ہو گئی کیا مطلب ایسی ہی ہوں

اور ایسی پی رہوں گی

یہ اپ کیا پٹیاں پڑھا رہیں اس کو وہ پہلے کم میرے خلاف ہے جو رہی سہی کسر آپ پوری کر رہیں

پھوپھو بیچاری اقصی کو دیکھ کر جیسے گھبرا سی گئی تھیں

ساتھ ہی اقصی نے واویلا ڈالنا شروع کر دیا اور اونچی اونچی اکبر کو بلانے لگی اکبر بھی فوراً حاضر

دیکھیں اکبر آپ کی پھوپھو کیا بول رہیں میرے خلاف

پوچھیں ان سے میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے

کیابات ہے بھابھی کیوں شور مچارہیں اسی وقت عمران بھی شور سن کر اگیاتو اقصی جو بڑی زبان دراز تھی عمران کے سامنے اس کی بولتی بند ہو جاتی تھی کہ اس کی بہن عمران کو پسند کر بیٹھی تھی اور اقصی کی مجبوری بن گیا تھااس کا دیور

پھو پھو جانی اپ تو بڑی ہیں کتنا کرتی ہے اقصی آپ سب سے پھر بھی آپ کو اس سے شکوے ہی رہتے ہیں اکبر یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا ساتھ ہی پیچھے پیچھے اقصی بھی

عمران کمرے میں آیا تو حوریہ کو روتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا اور بھائی کو دیکھ کر وہ پھر رونے لگی اور زیادہ تو عمران نے اس سے پوچھا کیا ہوا تو اس ن ءسب بتادیا کہ کیسے بھابھی نے زینب کو گھر سے نکالا وہ کیا سوچے گی کہ ہماری گھر میں کوئی عزت نہیں

چلو چپ کر جاو اسے سمجھا دینا وہ تمہاری دوست ہے باقی بھابھی جیسی بھی ہیں اگر ہمارا بھائی اس کی ہاں میں ہاں نا ملائے تو وہ ٹھیک ہو سکتی ہیں پر کیا کریں کہ ہمارا اپنا بھائی ہی بیوی کا غلام بن چکا پھو پھو عمران کی بات سن کر حیران رہ گئی کہ چھوٹا بھائی بھی سمجھتا کہ بڑے بھائی نے بیوی کو خراب کیا ہوا وہ چپ سی ہو گئیں کہ بھائی کے گھر کو کس کی نظر لگ گئیں

زینب کی کوشش ہوتی وہ اپنے کمرے سے نکلے ہی نا تا کہ بھابھی سے کم سے کم سامنا ہو کھانا وہ سکینہ بی کو کہہ کر کمرے میں ہی منگوا لیتی

ایسے ہی ایک دن وہ جب پڑھ کر تھوڑا آرام کرنے کے لیے لیٹی کہ اس کے فون پہ بیل ہوئی اس نے

دیکھے بناہی اوکے کا بٹن دبا دیا دوسری طرف کوئی بہت ہی پیاری اواز میں ہیلو بولا جی کون حوریہ نے کہا تو دوسری طرف خاموشی چھا گئی جب وہ بند کرنے لگی تو دوسری طرف سے کوئی بہت ہی مدہم سے سرگوشی سے بولا کہ میں علی

آپ کا ھڈ نیم پوچھ سکتا ہوں اور حوریہ بھی پتہ نہیں ٹرانس میں آ گئی اور اپنا نام بتا گئی جلد ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے فوراً فون بند کر دیا

اگف پتہ نہیں کون تھا میں نے کیوں نام بتایا میں بھی کتنی پاگل ہوں وہ خود کو کس رہی تھی جب دوبارہ بیل ہوئی پر اس بار حوریہ نے کال کاٹ دی پھر تیسری بار چوتھی بار غرض جتنی بار کال آئی اس نے کاٹ دی اور فون ہی آگ کر دیا پھر پتہ نہیں کیا سوچ کر دوبارہ آن کر لیا جیسے اسے انتظار ہو کہ دوبارہ ائے گا جب کچھ دیر نہیں آیا تو وہ بھی بے لگر ہو کر سو گئی

آج ویک اینڈ ے ھا سب گھر تھے ابھی سب اٹھے ہی تھے کہ اقصی کی بہن اگئی وہ آتے ہی اقصی سے عمران کا پوچھنے لگی تو اقصی نے اسے بتا دیا کہ وہ باہر گارڈن میں ہے وہ ہنستے ہوئے وہیں چلی گئی

ہائے عمران کیسے ہیں آپ

عمران اپنے ہی خیال میں تھا جب حرا کی اواز پہ پلٹا

جی ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں

ور آپ ادھر کیا کر رہیں ہیں بھابھی اپنے کمرے میں ہونگی یا کچن میں

ان سے میں مل آئی کوئی اور نظر نہیں ایا آپ کو دیکھا تو ادھر ہی آ گئی

جی بس آج ویک اینڈ ہے نا تو سب اپنی مرضی سے ہی اٹھتے

جی جی سب جگہ ایسا ہی ہوتا

پھر آپ کے ہاں ایسا نہیں ہوتا کیا میرا مطلب آپ صبح صبح اٹھ گئیں ساتھ ہی وہ ہلکا سا مسکرایا حرا کا تو جیسے دل ہی ڈول گیا ہو وہ تو اس کی مسکراہٹ کو ہی دیکھے گئی جو کب کی ختم ہو چکی تھی آپ بیٹھیں یا بھابھی کے پاس چلی جائیں میں زرا نہا لوں

حرا کی خود پہ نظریں عمران کو عجیب سا لگا تو اس نے اٹھنا ہی مناسب سمجھا

حرا کو اس کا جانا اچھا تو نہیں لگا پر کیا کرتی کس ناطے روکتی پھر وہ بھی اپنی بہن کے پاس آ گئی

حوریہ ابھی اٹھی ہی تھی جب اس کے فون پہ بیل ہوئی ابھی اس نے اوکے کا بٹن ہی دبایا جب دوسری طرف گڈ مارننگ کا بولا گیا تو حوریہ کی جیسے پوری کی پوری انکھیں کھل گئی ہوں کیونکہ اس آواز کو وہ لاکھوں کروڑوں میں بھی پہچان لیتی

دیکھیں کال بند نا کیجیے گا پلیز ابھی وہ فون بند ہی کرنے لگی تھی جب دوسری طرف سے بولا گیا

جی بولیں اس نے بھی چپ کر کے اس کو سننا چاہا

آپ کا نام بہت پیارا ہے دوسری طرف سے اتنے پیار اور دھیمے لہجے میں کہا گیا کہ حوریہ نا چاہتے ہوئے بھی فون بند نہیں کر سکی

پھر میں کیا کروں

کچھ نہیں آپ نے کیا کرنا ہے دوسری طرف کوئی ہلکے سے مسکرایا تو نا جانے کیوں حوریہ کا دل دھڑکا پر بولی نہیں اور فون بند کر دیا

اکبر میں نے ایک بات سوچی ہے کہ کیوں نا عمران کی شادی کر دی جائے

پاگل ہوئی ہو کیا ابھی اس کی ایج ہی کیا ابھی وہ پڑھ رہا ہے

تو کیا ہوا پڑھ رہا ہے تو پڑھتا رہے آپ نے بھی تو مجھ سے شادی کے بعد پڑھا تھا

میری بات اور تھی مجھے تم پسند جو آگئی تھی تم کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیے شادی کرنی پڑی تم نے خود تو کہا تھا کہ شادی کے لیے پھوپھو کا زور بڑھ رہا

ہاں تو وہ لگی ہوئیں تو تھیں پیچھے یہ تو آپ کی قسمت اچھی جو میں آپ کے نصیب میں لکھی جا چکی تھی

اکبر اپنی پیاری بیوی کو پیار سے دیکھتے ہوئے اور نثار ہونے والی نظروں سے دیکھا تو اقصی پھر اصل معاملے کی طرف آئی تو اکبر بھی سوچنے لگا کہ عمران سے بات کر کے دیکھتا ہوں کہ اسے کوئی لڑکی تو نہیں پسند

اکبر اس کے لیے میں لڑکی پسند کر چکی

کیا مطلب اکبر سوالیہ نگاہوں سے اقصیٰ کو دیکھنے لگا تو اقصی نے ساری بات بتادی

اکبر کو خوشی محسوس ہوئی کہ اس کی بیوی کتنا سوچتی اس کے گھر والوں کا اسے اور زیادہ پیار آیا اپنی من چاہی بیوی پر

اچھاتم فکر نا کرو میں پھوپھو سے بات کر تا ہوں

پھوپھو سے نہیں اکبر اپ ڈئریکٹ عمران سے بات کریں

اچھا اکبر کی جان آج ہی کر تا ہوں عمران سے بات

اقصی نے بھی جلدی سے بہن کو بتا کر اسے خوش کر دیا اگر اس نے میرے لیے انکار کر فیا آپی پھر

ارے اس کا تو فکر نا کر اپنی بہن پہ چھوڑ دے تو سب یہ کہ کر وہ مسکرانے لگی

حوریہ کو اس علی کا فون اں دن میں کافی بار انے لگ گیا تھا حوریہ بھی جیسے اس جے فون کے انتظار میں

رہنے لگی ہو حوریہ نے زینب کو بھی یہ بات نہیں بتائی تھی وہ ڈرتی تھی کہ اگر کسی کو بتائے گی تو کہیں اسے

سب غلط نا سمجھ بیٹھیں یہہ سوچ کر وہ جتنا دل کر تا اس زے بات کر لیتی جب ڈرنے لگتی تو فون بند کر دیتی

اور پھر چاہنے کے باوجود دوبارہ اس سے بات نا کرتی

کچھ دنوں کے بعد اقصی کے بار بار کہنے پر عمران سے پوچھ ہی لیا

عمران میں سوچ رہا ہوں کہ اب تمہاری شادی بھی ہو جانی چاہیے ابھی اکبر عمران سے بات ہی کر رہا تھا

جب پھوپھو بھی وہاں آگئ

اکبد کی بات سن کر عمران ہنسنے لگ گیا جو کہ اکبر کو اس کی ہنسی ایک آنکھ نہیں بھائی

میں نے کوئی لطیفہ ے و نہیں سنا یا یار جو تمہاری ہنسی ہی نہیں رک رہی

سور بھیا ایسی کوئی بات نہیں

بس ابھی تو سٹڈی کمپلیٹ کر لوں شادی بھی ہو جائے گی

شادی کا نام سن کر حوریہ کو بہت اچھا لگا اور فوراً بولی کہ عمران بھائی کی دلہن میں اپنی پسند کی لاؤں گی

ہاں ہاں کیوں نہیں جس سے حوریہ کہے گی میں وہیں شادی کروں گا چلیں جی اکبر بھائی یہ ے وڈن ہو گیا تو

جہاں حوریہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی وہیں اقصیٰ غص سے پیچ و غم کھا رہی تھی اسے اکبر پہ بھی

غصہ آدہا تھا کہ سہ م

اس کی بہن کا کیوں نہیں کہہ رہے تھے اس نے اکبر کو غصے سے دیکھا بھی پر وہ رمران اور حوریہ کی باتوں

زے لطف اندوز ہو رہا تھا

پھوپھو بھی سب کو خوش دیکھ کر پھولے نہیں سما رہی تھیں اور دعا مانگ رہی تھیں کہ اللہ پاک ان کو ایسے

ہی خوش و خرم رکھے

اگلے دن حوریہ کالج جانے کو تیار ہو رہی تھی جب بھابھی اس کے کمرے میں آئی بھابھی کو دیکھ کر وہ

حیران ہوئی پر بولی کچھ نہیں

حوریہ ایک بات غور سے سن لو کہ عمران کی شادی میں اپنی بہن کے ساتھ کرنا چاہتی اور اب یہ کام تم کرو

گی میرا نام لیے بغیر اور عمران کو بھی تم ہی راضی کرو گی اگر انکار کیا تو تم سوچ سکتی میں تمہارے ساتھ کیا

کیا کر سکتی یہ کہہ کر بھابھی یہ جا وہ جا اور حوریہ ان کو جاتے دیکھتی رہی اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ

اب کیا کروں اور کہاں جاؤں میں

ساتھ ہی بیل ہونے لگی نمبر دیکھ کر جیسے اسے ایک دم سکون ملا اور وہ کر گئی جو شاید اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

کیا ہے حوریہ آج اتنی چپ چپ کیوں ہو زینب نے حوریہ کی چپ سے زچ ہو کر کہا تو حوریہ جو جب سے کالج ائی تھی بول ہی نہیں رہی تھی ایک دم ہلکی آواز میں رونے لگ گئی

زینب کو اس بات کی توقع نہیں تھی کہ حوریہ رونے لگ جائے گی وہ ایک دم اس کو گلے لگاتے ہوئے بولی کہ پھر بھابھی نے کچھ کہا تو حوریہ نے سر اثبات میں ہلا دیا

ایک تو مجھے لگتا تمہاری بھابھی کا خون میرے ہی ہاتھوں میں لکھا ہے وہ حوریہ کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولی تو حوریہ کی ہنسی نکل گئی اس کی شکل دیکھ کر جو بھابھی کا نام لیتے ہی عجیب سا منہ بنا رہی تھی

چلو اب پل میں تولہ پل میں ماشہ اس کو کیا سمجھوں میں

پھر حوریہ ایک دم سیر یس ہوتے ہوئے زینب کو سب بتا گئی جو اج صبح بھابھی نے کہا پر فون کال کا چھپا گئی

تم کیوں ٹینشن لے رہی ہو اب بھابھی بولیں تو ان کو صاف بول دو کہ عمران بھائی سے بات کریں مجھے کیوں ڈراوے دے رہیں

زینب نے حوریہ کو کہا تو حوریہ نے بتایا اس لیے کہ عمران بھائی نے سب کے سامنے کہا کہ میں حوریہ کی پسند سے شادی کروں گا بس اسی وجہ سے بھابھی کو مرچیں لگیں ہوئیں کہ اسکو ہی ڈراتی ہوں تا کہ میں بھابھی کی بات مان کر عمران بھائی کو قائل کر سکوں

ہائے سچ میں تمہارے بھائی نے اپنی شادی تمہاری پسند سے کرنی ہے

ہاں پر تمہیں کیا ہوا تم کیوں خوش ہو رہی حوریہ زینب کی ہنسی سے کچھ سمجھ نہیں پائی تو وہ مزید ہنستے ہوئے بولی کہ حوریہ کیا تم میری شادی اپنے بھائی سے کروا سکتی

سن سن پہلے

حوریہ کے بولنے سے پہلے ہی اس نے حوریہ کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا اور بولی

حوریہ یہ نا سمجھنا مجھے کوئی طوفانی قسم کی محبت ہے تمہارے بھائی سے یا میں ان کو پسند کرتی ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے

بس ایک تو تمہارا بھائی گڈ لکنگ ہے اوپر سے اچھی خاصی فیملی کا (یہ بات اس نے انکھ مار کر کہا) اور سب سے اہم اور خاص بات کہ تمہاری بھابھی جو تم سب کو کسی گنتی میں نہیں گردانتی ان کو سیدھے راستے پہ لانا ہے

اس دن جو انہوں نے کیا میرے ساتھ تمہارے ساتھ پھوپھو سب دیکھتے ہوئے بھی چپ رہیں مجھ سے یہ سب دیکھا نہیں گیا

پہلے میرے دماغ میں ایسا کچھ نہیں تھا ایک دم یہ بات دماغ میں آئی اور تم سے شئیر کرلی اب سیریس نا ہو جانا میں مزاق کررہی ساتھ ہی حوریہ کی ناک کھینچی اور جلدی سے بھاگی تو حوریہ ہائے امی کہتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی

شام کو حوریہ سٹڈی کر رہی تھی جب بھابھی اس کے کمرے میں آئیں ابھی بھابھی بیٹھی بھی نہیں تھیں جب حوریہ کے موبائل پہ بیل ہوئی حوریہ نے نمبر دیکھ کر موبائل آف کر دیا تو اقصی بھابھی کو بہت برا لگا کہ حوریہ میرے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی پھر بھی اپنے غصے پر کنٹرول کرتے ہوئے کس کا فون تھا حوریہ

بولیں تو حوریہ کسی کا نہیں کہہ کر بھابھی سے بولیں آپ بتائیں کوئی بات تھی تو مجھے بلا لیتی

بھابھی کو غصہ تو بہت آیا کہ اس نے مجھ سے چھپایا کہ کس کا فون پر ان کو اپنا مطلب تھا ابھی اس لیے یہ بات پھر کسی دن پر رکھ کر اپنے مطلب کی طرف آئیں

میں نے تم سے صبح کچھ کہا تھا اس بارے تم نے کیا سوچا

دیکھیں بھابھی یہ عمران بھائی کا ایشو ہے وہ جانے میں کیا کر سکتی بھلا

میں تم سے بھاشا لینے نہیں آئی میں تم سے بس یہ کہنے آئی ہوں کہ اس نے تمہیں کہا کہ یہ کام تمہاری پسند سے ہو گا تو تم اس سے بولو حرا سے بہتر کوئی نہیں مل سکتی اسے بھابھی نے اپنی بہن کا نام لیا تو حوریہ کا اندر تک کڑوا ہو گیا

بھابھی آپ خود بات کر لیں بھائی سے میں نہیں کر سکتی یہ بات سوری

اس نے معزرت کی تو بھابھی کے تو جیسے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی

دیکھو حوریہ میں ابھی پیار سے کہہ رہی اور تمہیں پتہ ہی ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتی

اور آج کل جو فون آرہے اور تم ہم سے چھپارہی سب جانتی ہوں میں اب میرا خیال ہے تم سمجھ گئی ہو گی

اگر نہیں سمجھی تو میری باتوں پہ غور کرنا سمجھ اجائے گی یہ کہہ کر وہ رکی ل نہیں اور حوریہ حیران کہ ان کو

کیسے پتہ میں تو زیادہ بات بھی نہیں کرتی ابھی بھی زینب کا فون تھا اس نے اس لیے ریسیو نہیں کیا کہ

بھابھی پاس تھیں وہ کوئی بات کرے گی بھابھی کے خلاف تو کہیں وہ سن نالیں اس لیے موبائل ہی آف کر

دیا اب بھابھی کیا بول گئی تھیں کیا سچ میں ان کو پتہ چل گیا تھا

میں تو بھابھی کو بڑی مشکل سے برداشت کررہی ان کی بہن اگئی تو اس سے آگے اس سے سوچا ہی نہیں گیا

وہ صبح سے زینب کا سوچ رہی کہ اگر وہ میری بھابھی بن جاتی ہے تو بہت اچھی بھابھی ثابت ہو سکتی وہ

ہمارے لیے اور وہ یہی سوچ رہی تھی کہ عمران بھائی سے زینب کی بات کروں گی

پر اب یہ کیا بھابھی اپنی بہن کا نہیں میں کبھی یہ ہونے نہیں دونگی بھابھی سے جو ہو تا وہ کرلیں یہ سوچ کر

وہ سکون محسوس کرنے لگی پر اس کو سکون محسوس کیوں نہیں ہو رہا تھا

اکبر آپ خود عمران سے بات کرلیں حرا کی کچھ دن جب حوریہ نے بھی کوئی بات نہیں کی تو اس نے خود

کرنے کا سوچا اور اسی سلسلے میں اکبر سے بات کی تو اکبر نے بھی اسے ارام سے سمجھایا کہ ایسے کام اتنی

جلدی میں نہیں ہوتے کچھ دن صبر کرو اگر پھر بھی عمران نے کوئی جواب نا دیا تو پھر پوچھوں گا

پر اکبر وہ ابھی کچھ اور بولنے لگی تھی جب اکبر نے اسے خاموش کرا دیا یہ کہہ کر کہ تم فکر نا کرو وہی ہو گا جو

میرے سویٹو چاہتی

اقصی کو اکبر کا اتنے یقین سے کہنے پر پیار آ گیا اور اس کو لگا کہ اب کچھ بھی ہو جائے اکبر وہی کرینگے جو میں چاہتی یہ سوچ اسے اندر تک سرشار کر گئی

بھائی اگر آپ فری ہیں تو مجھے آپ سے ایک بات کرنی

ہاں ہاں پگلی اجازت کیوں مانگ رہی جب مرضی اور جو مرضی بولو اور کہو میں حاضر حوریہ نے عمران سے اس کے کمرے میں اکر پوچھا تو عمران نے ہلکی سی چپت اس کے سر پہ لگا کر اپنے پاس ہی بٹھا لیا

بھائی آپ کو کوئی لڑکی پسند ہے تو بتا دیں نہیں تو آپ کے پاس دو آپشن ہیں آپ اس کا بتا دیں

ابھی فی الحال تو کوئی پسند نہیں سٹڈی ہی بہت ٹف

اور وہ کونسے دو آپشن جو میری منی سی بہن کے پاس ہیں

حوریہ ہنسنے لگ گئی بھائی پہلا تو یہی تھا کہ اگر آپ کی پسند ہے کوئی تو ہم اسی کو پہلی ترجیح دیتے اب جبکہ آپ کو کوئی نہیں پسند تو میں اپنی پسند بتاؤں

حوریہ عمران کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی تو عمران کھکھلا کر ہنس پڑا جی جی ضرور ہم یہ حق پہلے ہی اپنی بہن کو دے چکے ہیں

بھائی وہ میری دوست ہے نازینب اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے

اپنی بات کہہ کر سونیا اپنے بھائی کی طرف دیکھنے لگ گئی تو عمران ہنس پڑا اوہ زینب جو تم سے بھی زیادہ پاگل ہے یہ کہہ کر عمران ہنسنا شروع ہوا تو ہنستا ہی گیا

حوریہ نے منہ پھلا لیا تو عمران اور زیادہ ہنسنے لگ گیا

پھر ایک دم خاموش ہو کر بولا تمہیں پتہ ایک اور رشتہ بھی ہے

اور کونسا

حوریہ حیرانگی سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی جو ایک دم سیریس ہوا تھا

بھابھی کی بہن

حوریہ جتنا چاہتی تھی کہ عمران بھائی کو اس رشتے کا پتہ نا چلے اتنا ہی وہ سب سے پہلے جان گے

آپ کو کیسے پتہ اس بات کا

میں بھی اسی گھر میں رہتا ہوں پگلی سب دیکھتا اور سنتا ہوں

حوریہ فوراً عمران کے ہاتھ پکڑ کے بولی بھائی کسی سے بھی کر لیں کسی ان پڑھ غریب کسی سے بھی آپ زینب کے ساتھ نہیں کرینگے میں تب بھی کچھ نہیں بولوں گی پر بھائی حرا کے ساتھ نہیں کرنا آپ کو ماما بابا کی قسم بھائی اس سے نہیں کرنا وہ ایک دم اپنا سر عمران کے ہاتھوں پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تو عمران اتنے سخت ری ایکٹ کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حوریہ ایک دم رونے لگ جائے گی اسے یہ تو پتہ بھابھی اس کے ساتھ ناروا سلوک رکھتی پر حرا سے بھی حوریہ کا عمران کو دور رکھنا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا

تم رو کیوں رہی ہو پگلی ہو گا وہی جو میری پاگل سی بہن کہے گی وہ اس کی ناک پکڑ کر بولا تو حوریہ مسکرانے

لگی

اور باہر کھڑی بھابھی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حوریہ کو زمین میں زندہ دفن کر دیں

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ عمران انکار نہیں کرے گا اب اس حوریہ کی بچی نے سارا کام بگاڑ کے رکھ دیا تھا

وہ غصے سے پیچ و تاب کھا رہی تھیں اور شیطانی دماغ میں بہت کچھ سوچ رہی تھیں

پھر کچھ دن گھر میں امن شانتی رہی اس دن حوریہ بیٹھی اپنے نوٹس کمپلیٹ کر رہی تھی جب فون پہ رنگ ہوئی نمبر دیکھ کر وہ مسکرانے لگی اور جلدی سے سلام کیا دوسری طرف سے سلام کا جواب دیا گیا بڑے پیار سے

حوریہ جو سمجھ رہی تھی کہ اب بات نہیں کیا کرے گی وہ ہر بار خود سے کیا وعدہ بھول جاتی اور اس آواز کے سحر سے نکل ہی نا پاتی جیسے ابھی بھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کو ہر سوال کا جواب دے رہی تھی میں آپ کو حور کہہ سکتا اس نے اتنے میٹھے لہجے میں کہا کہ حوریہ سے انکار ہو ہی نہیں سکا اور حوریہ جو اپنی دوست تک کو گھر کی بات نہیں بتاتی تھی وہ اس انجانی آواز والے بندے کو سب بتاتی گئی کیوں اور کیسے یہ اسے پتہ ہی نا چلا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ اب وہ ایک بات پوچھتا اور حوریہ سب بتاتی جاتی بنا اس کے کہے

پر آج تک اس نے حوریہ سے کبھی چھچھورپن والی بات نہیں کی تھی اسی وجہ سے حوریہ اس کے قریب ہوتی گئی ابھی بھی فون بند کر کے وہ آنکھیں موندیں اسے ہی سوچ رہی تھی جب بھابھی ایک دم کمرے

میں آئیں اور کھا جانے والی نظروں سے حوریہ کو دیکھنے لگی

حوریہ تم نے مجھ سے دشمنی لیے کر اچھا نہیں کیا پر اب مجھ سے کبھی اچھے کی امید نا رکھنا آج اور کل کا دن ہے تمہارے پاس کچھ کر سکتی ہو تو کر لو عمران کو حرا کے لیے منا لو نہیں تو تمہارے ساتھ کیا ہونے والا تم سوچ بھی نہیں سکتی

بھابھی عمران بھائی زینب سے کرنا چاہتے ہیں یا آپ کیسے زبردستی کر سکتے حوریہ نے عمران کی کہی ہوئی بات یاد کر کے کہ ہو گا وہی جو تم چاہو گی کے تحت بھابھی کو بتایا تو بھابھی آنکھیں کھولے حوریہ کو دیکھنے لگی

زینب وہ جو تمہاری سہیلی ہے وہ زینب

جی حوریہ کی سر اثبات ہلانے پر بھابھی میں جیسے جن اگے ہوں تم نے سوچا بھی کیسے میں زینب کو آنے دوں گی اس گھر میں وہ خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے حوریہ کو دیکھنے لگی اور اپنے ہاتھ کی ایک انگلی اٹھا کر حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی کہ اب تک میں چپ تھی پر حوریہ اپنے لیے تباہی کا سامان تم نے خود پیدا کیا اب میرے اگلے وار کے لیے تیار رہنا یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی اور حوریہ جیسے ڈھے سی گئی ہو۔ کہ اب کیا ہونے والا میرے ساتھ یہ سوچتے ہی اس کو نہیں پتہ چلا کہ وہ کہاں گئی۔

اکبر آخر آپ کب بات کرینگے عمران سے

تب جب اسے کوئی نا کوئی اپنے جال میں پھنسا لے گی

اقصی بڑی کوشش کے باوجود بھی اپنا لہجہ نرم نا رکھ سکی

ارے جانم کیوں ہر وقت غصے میں رہتی ہو اتنا پیارا چہرہ بس ہنستا ہوا ہی اچھا لگتا اکبر اسے کھینچ کر اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولا وہ اس لمحے کے لیے تیار نہیں تھی سیدھی اس کے اوپر گری تو اکبر ہنسنے لگ گیا

جب کہ اقصی اس وقت جلی بھنی بیٹھی اسی کوشش میں کہ کسی طریقے سے حرا کا عمران سے ہو جائے کا ہی سوچی جا رہی وہ شاید اتنی کوشش نا کرتی اگر حرا نے اسے دھمکی نا دی ہوتی کہ آپی عنزان سے شادی نا ہوئی تو آپ مجھے مرا ہوا دیکھو گی اقصی جب جب حرا کی یہ بات سوچتی تب تب اس کی کوشش میں اور تیزی اجاتی

اچھا بابا میں اج کرتا ہوں عمران سے بات اکبر نے اقصی کے نا بولنے پر کہا تو وہ ہنس دی

ایسے ہی ہنستی رہا کرو اکبر کی جان اور وہ اندر تک سے سرشار ہو گی اکبر کی محبت کا سوچ کر

حوریہ کو جب کافی دیر پھوپھو نے دیکھا کہ وہ باہر نہیں ائی تو سکینہ کو بھیجا کہ جاو اسے بلا کر لاو

پر یہ کیا سکینہ چیختی ہوئی سب کو آوازیں دے رہی تھی کہ جلدی آئیں سب

پھوپھو جلدی سے اکبر عمران کو آوازیں دینے لگی کچھ ہی دیر میں سب حوریہ کے کمرے میں جمع تھے اور حوریہ ادھی بیڈ کے نیچے اور آدھی اوپر پڑی ہوئی عمران نے جلدی سے اسے اٹھایا ہلایا پر وہ ٹس سے مس نا ہوئی تو جلدی سے

اکبر کا گاڑی نکالنے کو کہا اور خود نازک سی حوریہ کو اٹھا کر باہر لے جانے لگا

اللہ کرے حوریہ تو اب کبھی واپس نا آئے بھابھی نے دیکھا تو ناک چڑھا کر آگے نکل گئی حوریہ کو بد دعا

دیتے ہوئے

ڈاکٹر نے جب کہا کہ انہوں نے کسی بات کا صدمہ لیا ہے اور یہ ڈیپریشن کا شکار ہے تو دونوں بھائی حیران کہ کیا بات ہو سکتی کس بات کا صدمہ پر ابھی وہ حوریہ کی دلجوئی میں لگے ہوئے تھے ڈاکٹر نے اس کو خوش رکھنے کو بولا تھا

ابھی حوریہ کو ہسپتال میں دوسرا دن تھا جب زینب کو پتہ چلا تو وہ بھی بھاگی بھاگی ہسپتال آئی اور لگی نان سٹاپ بولنے یہ دیکھے بغیر کہ سب آس پاس بیٹھے حوریہ ہنسنے لگ گئی تو عمران بھی اس نٹ کھٹ سی چلبلی لڑکی کو دیکھنے لگ گیا کہ ابھی اس کی کل ہی تو بات کی تھی حوریہ نے

پھر حوریہ کو ڈسچارج کر دیا گیا اور وہ گھر آگئی تو پھوپھو اس کا خاص خیال رکھنے لگی جو بھابھی کو ایک انکھ نہیں بھایا

پھوپھو سکینہ کو کہہ کر حوریہ کے لیے سوپ بنوا رہیں تھیں کہ ایسے ایسے کرو اور یہ یہ ڈالو تو پہلے تو بھابھی چپ رہیں پھر ان سے برداشت نہیں ہوا تو بول ہی پڑیں

پھوپھو جی ایسے نخرے نا اٹھائیں اس کے اگلے گھر جائے گی تو وہاں ٹکے گی نہیں اگر آپ نے اس کی عادتیں خراب کر دیں تو

اللہ نا کرے بہو کیسی باتیں کر رہی ہو اس کی اپنی ماں بھی ہوتی تو اس حالت میں ایسا ہی کرتی اس کے ساتھ تم تو دن بدن پتھر ہی ہوتی جا رہی ہو

پھوپھو کا اتنا کہنا جلتی پہ تیل کا کام کر گیا

یہ اپ مجھ سے کیسے بات کر رہی ہیں اور یہ پتھر کس کو بولا

اپنی اوقت میں رہیے یہ میرا گھر ہے اور یہاں جو میں چاہوں گی وہی ہو گا اور ہاں ایک بات اور کان کھول کر سن لیں اب ایسی بات کی تو یہاں سے چلتا کر دوں گی اتنا تو آپ جانتی ہو نگی کہ میں کیا کر سکتی یہ کہہ کر ان کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو دھمکی دیکر کچن سے باہر نکل گئی اور پھوپھو ششدر سی وہیں کھڑی اقصی کے وریے کو سوچتی رہیں

حوریہ اب مکمل طور پر ٹھیک ہو چکی تھی وہ ابھی کالج سے ائی تھی جب اس نے سکینہ کو کھانا لانے کو کہا تو عمران کو اپنے کمرے میں دیکھ کر بولی آئیں بھائی جان ادھر کیوں کھڑے ہیں

کچھ نہیں آج آف تھا میرا تو سوچا تم آتی ہو تو گپ شپ لگاتے ہیں کہو فری ہو کہ نہیں بس کھانا کھا کوں پھر فری ہی فری

او کے کھالو پھر باہر گارڈن میں آجانا یہ کہہ کر عمران بھی باہر چلا گیا اور حوریہ نے سر اثبات میں ہلا دیا

جب حوریہ گارڈن میں ائی تو وہاں اکبر بھائی کو عمران بھائی کے پاس بیٹھے دیکھا کہ عمران کا تو آف تھا یہ اکبر بھائی بھی نہیں گے

کیا باتیں ہو رہیں میرے بھائیوں میں

کچھ نہیں بس ادھر ادھر کی تم بتاو کیسی جا رہی سٹڈی اکبر نے اس کو اپنے پاس والی کرسی پہ بیٹھنے کو کہا تو وہ

بھی بتانے لگی کہ بہت اچھی بس فائنل سمسٹر کمپلیٹ ہو جائے پھر ہاوس جاب کے لیے اپلائے کروں گی

گڈ اور عمران تمہاری سٹڈی کیسی جا رہی ساتھ ہے اکبر نے عمران سے بھی لگے ہاتھ پوچھا تو اس نے بھی کہا

کہ میرا یہ اخری سال بس پھر جاب انشاء اللہ

شادی کا کیا سوچا پھر تم نے اکبر نے موقع دیکھ کر بات کی تو عمران بھائی کی بات سن کر حوریہ کی طرف

دیکھنے لگ گیا تو حوریہ نے منہ نیچے کر لیا

ہاں بھئی میں تم سے پوچھ رہا ہوں اور تم حوریہ کی طرف کیا دیکھ رہے اکبر نے عمران کو حوریہ کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا

ابھی تو بھائی کچھ سوچا نہیں

اس کا مطلب تمہیں کوئی پسند نہیں ہے اکبر نے اپنے اندر کی خوشی چھپاتے ہوئے عمران کی بات کاٹی تو

عمران نے بھی جی کہہ کرن کو اور خوش کر دیا

اس کا مطلب اگر ہم لڑکی پسند کریں تو تم کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا

نہیں بھائی اپ ہمارے بڑے ہیں جو بھی کرینگے اچھا ہی کرینگے پر حوریہ کا خیال ہے کہ وہ اپنی بھابھی اپنی

دوست کو بنائے مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں باقی جو آپ سب کہیں

وہ تو ابھی پڑھ رہی ہے ویسے بھی اس کا دماغ ابھی بچوں والا ہے میں نے اور اقصی نے حرا کا سوچ ہے اگر تم

کو ارتاض نا ہو تو بات اگے بڑھائی جائے

نہیں بیٹا ایک گھر سے دو بہنیں نہیں لاو زینب بچی اچھی ہے اس کا سوچا جا سکتا

پھوپھو کب آئیں کب انہوں نے حوریہ کے دل کی بات کہی حوریہ تو اللہ کا شکریہ ادا کر رہی کہ میں نہیں بول سکی تو پھوپھو جانی نے بول کر میری مشکل آسان کر دی

اکبر بھائی کو زینب سے عمران کی شادی کا کوئی اعتراض نہیں تھا اگر حرا نا ہوتی بیچ میں تو وہ زینب کا ہی سوچتے پر اقصی تو میری جان کو اجائے گی اگر حرا کا عمران کے ساتھ نا ہوا تو

کیسے وہ میرے پیچھے پڑی ہوئی کہ کسی طرح حرا اور عمران کی بات پکی ہو جائے شادی بعد میں ہوتی رہے گی

پھوپھو حرا میں کیا خرابی

بیٹا میں نے خرابی کا تو بولا ہی نہیں بچیاں سب کی سانجی ہوتیں وہ بھی بہت اچھی بچی ہے پر ایک گھر سے دو بہنیں لانے کے میں حق میں نیں ہوں

اقصی کا رویہ اھر ہم سب کے ساتھ اچھا ہوتا تو ہم سوچتے بھی پر بیٹا میں نہیں چاہتی کہ عمران کا حرا سے یو اور میرے خیال میں حوریہ اور عمران بھی نہیں چاہتے ہونگے

کیا کہہ دیا میں نے اپ لوگوں کو جو میرے خلاف محاذ کھڑا کر رہے اپ

اقصی دور کھڑی کچھ باتیں سن پا رہی تھیں کچھ نہیں ان کے بیچ میں اس لیے نہیں آ رہی تھی کہ اکبر بات سنبھال لینگے پر اب اس کے حد ختم یو چکی تھی اس جو انسب کے بیچ آنا پڑا

حوریہ تو بھابھی کو ایک دم دیکھ کر سہم سی گئی تھی پتہ نہیں کیوں وہ ب بھابھی سے بہت ڈرنے لگی تھی

اقصی تم چپ کرو میں بات کر رہا ہوں نا

اکبر نے اقصی کو چپ جروانا چاہا تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی

بس اکبر بس آپ نے جو کرنا تھا کر لیا ابھی میں ان جو کچھ کہتی نہیں جو ان کا دل کرتا یہ کرتیں میں ان کی باتوں میں بولتی نہیں

پر اب چپ نہیں رہوں گی اب ان سب کے بھید کھول کر رہوں گی

کونسے بھید بیٹا پھوپھو نے اقصی سے پوچھا تو وہ بتمیزی سے بولی کہ زیادہ خوشامد کرنے کی ضرورت نہیں میں اب چپ نہیں رہوں گی

اکبر پوچھیں ان سے یہ اپنے بیٹے کو ہمارے چوری کر کے پیسے نہیں بھیجتیں اس حوریہ سے کرواتیں یہ چوری

اور اور سنیں اب

پھوپھو بولنے لگی بیچ میں تو اقصی نے انہیں بولنے نا دیا اور چپ کروا کر خود بولنے لگ گئی

دیکھیں میں سب جانتی اس کے علاوہ بھی آپ کیا کیا کر رہیں

اکبر آپ کو پتہ یہ پھوپھو حوریہ کو آپ دونوں کے خلاف بھڑکاتیں کیونکہ ان کو پتہ ہے نا کہ آدھی جائداد حوریہ اور آدھی آپ دونوں بھائیوں کی ہے تو یہ چاہتیں حوریہ کی شادی اپنے بیٹے سے کر کے جائداد ہتھیا

لیں

اور یہ حوریہ اس کا تو پتہ نہیں جا جس کے ساتھ چکر ہے پوچھیں اس سے کس جس سے بات کرتی فون پہ

پلیز سٹاپ اٹ بھابھی

عمران سے اپنی بہن پہ الزام برداشت نہیں ہوا تو پھٹ پڑا پہلے ہی پھوپھو کے خلاف بڑی مشکل سے سن رہا تھا پر اب تو بھابھی نے دشمنی میں انتہا ہی کر دی تھی

میں جھوٹ بولوں تو جو آپ دونوں بھائی سزا دیں مجھے قبول ہو گی پوچھ لیں ان دونوں سے میں سچ کہہ رہی کہ نہیں پر یہ کہاں سچ بتائیں گی

اکبر بیوی کے سامنے کچھ بول ہی نہیں پایا اِسے سمجھ ہی نہیں ارہی تھی کہ یہ سب کیا ہو رہا

پر عمران چپ نہیں رہا بھابھی اگر یہ باتیں جھوٹ ہوئیں تو آپ جانتی ہیں نا کیا ہو سکتا

میں جو بھی بول رہی سچ کہہ رہی وقت آنے پہ ثبوت بھی دے دوں گی

پھوپھو اور حوریہ نے بہت کہا کہ بھابھی پتہ نہیں کس دشمنی کا بدلہ ہم سے لے رہیں اکبر اور عمران بچے

مجھے نہیں پتہ یہ ایسا کیوں کر رہی پر میں جس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ اس نے اب دیکھا کہ میری بہن کا رشتہ نہیں ہو رہا تو اس لیے یہ فساد برپا کر رہی

بس پھوپھو بس

رشتہ ہونا نا ہونا نصیب کی بات پر میں جو بھی کہہ رہی بالکل سچ کہہ رہی

اچھا چپ کر جائیں سب اب جو بات ہو گی وہ ثبوت کے ساتھ ہو گی عمران نے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا آہستہ آہستہ سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گے بس اکبر اور اقصی رہ گے جب کافی دیر اکبر کچھ نا بولا تو اقصی کو فکر ہونے لگی

اکبر آپ کو بھی لگتا میں غلط بیانی کر رہی

اکبر نے عجیب سی نگاہوں سے اپنی شریک حیات کو دیکھا اور بنا کہے اندر چلا گیا اور اقصی کو لگا جیسے اس کا بنا بنایا پلان خراب ہونے جا رہا پھر کچھ سوچتے ہی اس نے اندر کی طرف قدم بڑھائے

صابر کیا کروں جو ہم نے سوچا تھا وہ سب پلان الٹ ہو گیا میرے جزباتی پن نے سب الٹ کر دیا اقصی فون پر کس سے بات کر رہی ہے باہر کھڑی حوریہ دروازے کو کان لگا کر سننے لگی تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

حوریہ جب سے بھابھی کی باتیں سن کر آئی تھی اس کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ آخر بھابھی چاہتیں کیا ہیں ایسا کیا ہے جو ان کو ہم سب کے خلاف کر رہا اور اب وہ سوچ رہی کس کو بتائے یہ ساری باتیں کس پہ کرے یقین

کیونکہ بنا ثبوت کے اس کی بات کا کوئی بھی یقین نہیں کرے گا اور بھابھی اتنی تیز تو ہیں کہ وہ ایک سیکنڈ میں حوریہ کو جھوٹا کر سکتی یہی سوچ کر اس نے بھابھی پر نظر رکھنے کا سوچا کہ پہلے وہ دیکھ کر اچھی طرح کہ بھابھی کیا چاہتیں پھر سب گھر والوں کو بتائے گی

پھوھھو نے عمران کو یقین دلایا کہ بیٹا میں ایسا کچھ نہیں کر رہی جیسا اقصی نے بتایا تم تو جانتے ہو بیٹا میرا اسد ایک ماہ کے بعد اتا وہ بھی بس ایک دن کے لیے اور اللہ کا شکر ہمارے پاس اتنا ہے کہ ہم ماں بیٹا بہت اسانی سے گزارہ کر سکتے اور تم کو تو پتہ ہی ہے کہ اسد خود کماتا اور اپنا خرچہ اٹھا رہا اس کے دو سال رہ گے پھر میرا بیٹا اپنے پاوں پہ کھڑا ہو جائے گا اور میں ا اکی شادی جر کے اسی کے ہاس چلی جاوں گی اور حوریہ تو معصوم ہے بیٹا اس کو اقصی سے بچا کو بیٹا یہ کہتے ہی وہ رو پڑیں تو عمران نے جلدی سے اٹھ کر ان کو گلے لگا لیا

پھو پھو جانی میں سب کچھ جانتا دیکھتا مجھے بھی سب ہتہ ہے

بھابھی کی بہن سے میں اس لیے کہہ رہا تھا کہ گھر میں جھگڑا نا ہو اور میری بہن بھابھی کو کہہ کر کہ آپ کی بہن سے میرا بھائی کرے گا تو شاید بھابھی کا رویہ حوریہ کے ساتھ اچھا ہو جاتا

نہیں بیٹا تم ایسا سوچنا بھی نا ایک نے کم ہمارا جینا حرام کیا ہوا جو تم دوسری کو بھی لانے کا سوچ رہے پھوپھو نے ایسے کہا کہ عمران کی ہنسی نکل گئ اور ان کو چھیڑتے ہوئے بولا ویسے پھوپھو حرا پیاری ہے اس کے بارے میں سوچا جا سکتا اور اندر آتی حوریہ ایک دم بھائی کے پاس آ کر بولی بھائی اگر آپ نے ان سے شادی کرنی تو کر لیں ہم کو کوئی اعتراض نہیں ساتھ ہی منہ دوسری طرف کر لیا

اوہ بس کر جزباتی میں مزاق کر رہا تھا عمران نے حوریہ کو اپنی طرف موڑا اور اس کر دیکھتے ہوئے بولا میری بہن جو کہے گی میں تو وہی کروں گا بھائی کا اتنے مان سے کہنا حوریہ کا سیروں خون بڑھا گیا

حوریہ یہ لو چائے پیو بھابھی دو کپ ہاتھ میں پکڑ کے لائیں تو حوریہ کو یقین ہی نئ آیا کہ یہ بھابھی کہہ رہیں پر

اس نے ان پہ ظاہر نہیں کیا اور چپ کر کے ان سے مگ پکڑ لیا پھر بھابھی ایسے باتیں کرنے لگیں جیسے ان کے بیچ بہت دوستی ہو حوریہ کو اچھا بھی لگ رہا تھا پر شاید وہ ان کی ایسی محبت جو وہ جتلا رہیں تھیں یقین بھی کر بیٹھتی اگر ان کی اس دن ذو معنی باتیں نا سن چکی ہوتی

پر پھر بھی وہ یہی سمجھی کہ شاید اب بھابھی اچھی ہو گئی ہوں

پھر کچھ دن تک سب نے دیکھا کہ بھابھی کا رویہ سب کے ساتھ بہت اچھا ہو گیا تھا وہ سب کے ساتھ ایسے پیش آ رہیں تھیں جیسے اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں

حوریہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ بھابھی اچھی ہو گئی ہیں وہ سب بھول گئی جو اس نے بھابھی کا سنا تھا وہ بھابھی کا اچھا رویہ دیکھ کر سب بھول گئی اس کو بس اتنا پتہ تھا کہ بھابھی ہمارے ساتھ اچھی ہو گئیں اور انہوں نے یہاں تک کہا کہ میں ایسے ہی حرا کی عمران کے ساتھ زبردستی کرانا چاہتی تھی یہ تو مقدروں کے کھیل ہیں جس کا جہاں لکھا ہوتا وہیں ہوتا میں ایسے ہی اپنے گھر والوں سے بگاڑ پیدا کر رہی تھی مجھے سب معاف کر دیں وہ اتنے پیار سے کہتی کہ پھوپھو کے علاوہ سب کو لگتا اقصی ٹھیک ہو گئی ہے

اب جو بھی کرتے سب مل کے کرتے گھر کا ماحول اتنا پر سکون ہو گیا تھا کہ سب ہی کو اچھا لگتا اب گھر میں رہنا اکبر جو ادھی رات کو گھر آنے لگا تھا وہ بھی اب جلدی گھر آنے لگا اس کو لگتا تھا اس نے اپنی مرضی سے شادی کرا کر شاید غلطی کی تھی وہ اقصی سے بہت کرتا تھا پر تب تک جب تک اس نے حوریہ کی باتیں نہیں سنی تھیں

جب سے حوریہ کو روتے ہوئے ماما بابا کو یاد کرتے ہوئے سنا تھا وہ بار بار ایک ہی لفظ دہراتی رہی کہ ماما بابا آپ تو کہتے تھے ہماری گڑیا ہماری تو لاڈلی ہے ہی یہ اپنے بھائیوں کی بھی بہت لاڈلی ہوگی تو بابا آئیں دیکھیں اکبر بھائی کی میں زرا بھی لاڈلی نہیں کیا سب بھائی شادی کے بعد بہنوں کو بھول جاتے آئیں ماما بابا مجھے بتائیں مجھے اکبر بھائی عمران بھائی جیسے کیوں نہیں لگتے ساتھ ہی وہ ہچکیوں سے رونے لگ گئی تب اکبر کے دل میں انجانی سی تکلیف اٹھی تھی اور اس نے بزات خود اقصی کو نوٹ کیا تھا کہ اس کا رویہ میری بہن کے ساتھ بہت ناروا ہے وہ اقصی کو تو کچھ نہیں بولے پر اقصی کو بلانا چھوڑ دیا اس پہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اس کو واچ کر رہے پر ان کو لگتا تھا اقصی ان کے دل سے اتر رہی پھر ایک دن جیسے ان کو لگا وہ گھر نہیں آتے بلکہ اب جنت میں آتے ہیں سب کے چہرے کھلے کھلے ملتے

اقصیٰ بیٹا خوشخبری کب سنا رہی ہو سال ہونے کو آیا تمہاری شادی ہوئے کیا کہتے ہیں ڈاکٹر

پھوپھو کے ایک دم کہنے سے جیسے اقصی سٹپٹائی ہو پر جلد ہی خود کو سنبھالتے ہوئے بولی دوائی دی ہے وہ کھا رہی باقی سب اوکے ہے وہ کہہ رہی تھی اللہ کی طرف سے دیر ہے یہ کہتے ہوئے پتہ نہیں کیوں وہ الفاظ ان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے پھوپھو بھی اچھا اللہ کرم کرے گا کہہ کر چپ ہو گئیں اور اقصی نے شکر ادا کیا کہ کچھ اور نہیں بولیں وہ

اج زینب کالج نہیں آئی تھی تو حوریہ بور ہو رہی تھی وہ ابھی کمپیوٹر کا پیریڈ لیکر باہر آئی تھی جب اس کے موبائل پہ بیل ہوئی

اس وقت اس کا نمبر دیکھ کر حوریہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہو

پھر ایک سائیڈ پہ جا کر جہاں زیادہ لڑکیاں نہیں تھیں آن کیا

دوسری طرف وہی آواز جو اس کو دنیا سے بیگانہ کر دیتی تھی اب بھی ویسا ہی ہوا پر اب اتنا فرق آ گیا تھا کہ وہ اس کے بارے اور یہ اس کے بارے کافی جان چکے تھے حوریہ بس یہ چاہتی کہ وہ اسے سنتی رہے

کیا ہو رہا حوریہ کی سانسیں سننے کے بعد وہ بولا آپ نے اس وقت فون کیوں کیا اگر میری دوست آئی ہوتی پھر حوریہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو دوسری طرف اس کی مدھر ہنسی حوریہ کو پاگل کرنے لگی بلا شبہ اواز کے ساتھ ساتھ اس کی باتوں میں بھی جادو تھا

ایک بات کہوں حوریہ چپ ہوئی تو وہ بولا

میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے تم سے ملنا ہے یا مجھے تمہارے ساتھ بہت محبت ہے یا پھر میں تمہارے بغیر رہ نہیں پاوں گا

یہ سب کہنے کی باتیں ہوتیں میں بس یہ چاہتا کہ تم مجھے اجازت دو کہ میں اپنے گھر والوں کو کب بھیجوں تمہارے گھر

ایسی ہی باتیں ہاں ایسی ہی باتیں جو حوریہ کو کہیں کا نہیں چھوڑتی تھیں اب بھی جیسے حوریہ پتھر کی ہو گئی اس کی بات سن کر کیونکہ اس نے عام لڑکوں کی طرح اسے باہر ملنے کو نہیں کہا اور نا ہی کچھ غلط بولا کتنا صاف ستھرا اراستہ اپنا رہا وہ

بولو نا جان

پہلی بار جان بولا اس نے پر حوریہ کو پتہ نہیں کیوں برا نہیں لگا بلکہ اچھا لگا لیکن بولی پھر کچھ نہیں

دیکھو میں نہیں چاہتا تم کو کوئی دیکھے فون پہ بات کرتے ہوئے اس لیے مختصر کہہ رہا کہ اس اتوار کو میں

اپنے گھر والے بھیج رہا تم نے تو چپ کا روزہ رکھ لیا آخر میں وہ مسکرایا تو جیسے حوریہ کے اندر گھنٹیاں بجنے لگی

ہر لڑکی ایسا ہی تو شوہر چاہتی وہ کتنی خوش نصیب ہے یہ سوچ سوچتے ہی جیسے وہ اندر تک سرشار ہو گئی اور

اس نے بھی بنا حوریہ سے جواب لیے اپنا خیال رکھنا اپنے لیے نہیں اپنے علی کے لیے کہہ کر اللہ حافظ بولا

تو حوریہ کافی دیر تک موبائل کو ہی دیکھے گئی

اسد بھائی ائے ہوئے تھے گھر میں عجیب سی رونق لگی ہوئی تھی سب خوش گپیوں میں مصروف تھے

اکبر بیٹا اقصی کو کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھاؤ دیر کیوں ہو رہی ہے جب ھو پھو نے ایک بار پھر بات چھیڑی

ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ کا کہا ہے پر اقصی نہیں کروا رہی وہ کہتی ہے ابھی سال ہی تو ہوا ہے ہو جائے گا اتنی

جلدی بھی کیا ہے

لو یہ کیا بات ہوئی سیانے کہتے ہیں شادی کے شروع میں ہی بچہ ہو جائے تو ہو جائے دیر ہو جائے تو دیر ہی

ہوئی جاتی ہے

جی جی صحیح کہہ رہیں اپ

ایسا کرتے ہیں آپ لے جائیں اقصی کو ڈاکٹر کے پاس اکبر نے کہا تو اقصیٰ جو بڑی مشکل سے خود پہ کنٹرول

کیے ہوئے تھی جلدی سے بولی پھوپھو ابھی دوائی کھا رہی وہ ختم ہو جائے پھر آپ جو بتاؤں گی پھر چلیں گے

چلو ٹھیک ہے تب چلے چلیں گے

اقصیٰ نے شکر کیا بلا ٹلی

زینب ان کے گھر آئی ہوئی تھی اسد کو اس نے پہلی بار دیکھا تھا اور اسد نے بھی

سب کھیل کود میں لگے ہوئے بھابھی کے رویے کو دیکھ جر زینب تو یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی پر اس کو یقین کرنا پڑا کیونکہ بھابھی جتنی بری تھیں اس سے کئی گنا اچھی لگیں اس بار

زینب اور حوریہ کی جوڑی اور عمران اور اسد کی جوڑی اور اکبر اور اقصی کی جوڑی یہ تینوں مختلف کھیل کھیلتے اور ایسے ہی جوڑیاں بنا کر کھیلتے رہے سب بہت انجوائے کر رہے تھے

کب کیسے اسد زینب کا اسیر ہوا اسے پتہ ہی نا چلا جب وہ چلی گئی تو اسد کو لگا اس کا سکون بھی لے گئی

کیا کروں صابر اب تمہارے کہنے پر دل پہ پتھر رکھ کر یہ سب کر رہی اب تو وہ بڈھی میرے پیچھے پڑ گئی کہ میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو اب کیا کروں

دوسری طرف صابر کا جواب سن جر وہ عش عش کر اٹھی

حوریہ آج کل بہت خوش رہنے لگی تھی یہ بات سب نے نوٹ کی بھابھی نے تو پوچھ بھی لیا کہ حوریہ کونسا خزانہ مل گیا جو چہرے سے مسکراہٹ جاتی ہی نہیں تمہارے

اور حوریہ مسکرا دیتی اب کسی کو کیا بتاتی کہ وہ کیوں خوش ہے

کچھ نہیں بھابھی میں تو ایسی ہی ہوں آپ کو پتہ کیوں لگ رہا کہ میں اج کل ہی خوش ہوں یہ کہہ کر حوریہ پھر ہنسنے لگ گئی تو بظاہر بھابھی بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگی پر دل میں وہ اور ہی پلان بنا رہی تھی کہ اس کی مسکراہٹ کیسے چھیننی

کچھ دن تو پھوپھو خاموش رہیں پھر لگتا ان کو اقصی ہنستی اچھی نہیں لگ رہی تھی جو انہوں نے پھر کہا کہ اقصی آج ڈاکٹر کے پاس چلنا ہے تیار رہنا میں نے ٹائم لے لیا ہے ان سے

اقصی جو عمران اور اکبر کی نوک جھونک پر ہنس رہی تھی ایک دم پھوپھو کی بات پر چونکی پھر جیسے کچھ یاد انے پر بولی پھوپھو جان میں گئی تھی حرا کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جب حرا ائی ہوئی تھی تو ڈاکٹر نے کہا ہے چیک اپ کے بعد کہ ماشاءاللہ دوائی اثر کر رہی بہت جلد اللہ کرم کرے گا بس زیادہ ڈاکٹروں کے چکر نہیں لگانا کیونکہ زیادہ ادھر ادھر کی دوائیوں سے کچھ غلط بھی ہو سکتا

آپ فکر نا کریں ابھی اس ڈاکٹر کا علاج کروالیں اگر کچھ نا ہوا تو پھر جیسا آپ بولیں

کیوں اکبر درست کہہ رہی ہوں نا ایک دم وہ اکبر کو بیچ میں لے ائی تو اس نے بھی اقصی کی ہاں میں ہاں ملائی تو پھوپھو کو چپ ہو جانا ہی بہتر لگا

آج اتوار تھی اور اج علی نے کہا تھا کہ میرے گھر والے ائیں گے وہ صبح سے بہت خوش تھی کہ دیکھو وہ کب آتے اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا ہوا تھا کہ کسی نے اج آنا ہے وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو کچھ پتہ چلے

پھر دوپہر ہو گئی کوئی بھی نہیں آیا پھر شام

وہ افسردہ ہو گئی اور اسے دکھ بھی ہوا کہ علی ایسا لگتا تو نہیں تھا اب وہ شکر ادا کر رہی تھی کہ گھر میں کسی کو نہیں پتہ تھا اگر پتہ چل جاتا تو کتنی شرمندگی ہوتی

یہ سوچ کر وہ اپنی کتابیں لیکر بیٹھ گئی فائنل امتحان کی ڈیٹ شیٹ اچکی تھی اس لیے اس نے سب زہن سے جھڑک کر کتابوں میں دھیان دینا چاہا پر یہ کیا وہ کیوں سوچ رہی ایک ایسے انسان کو جو اپنا کیا وعدہ نا پورا کر سکا

حوریہ جلدی سے تیار ہو کر ڈرائنگ روم میں آؤ کچھ لوگ تمہیں دیکھنے آئے ہیں یہ کہہ کر بھابھی باہر چلی گئیں

ابھی حوریہ اپنی گیلی آنکھوں کو صاف کر رہی جب بھابھی نے آکر کہا تو جیسے اس کو سمجھ نا آیا ہو کہ کون ہو سکتا اگر وہی تو آگے سوچ کر ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جاندار سی مسکرایٹ

وہ بھی کتنی پاگل ہے پل میں ہی کتنا غلط سوچ کے بیٹھ گئی پھر جلدی سے اچھا سا مگر سمپل سا ڈریس پہن کر ڈرائنگ رون میں آئی نظریں نیچے کیے وہاں کون کون اس نے کسی کو نہیں دیکھا

پھر اس کو کسی نے آواز دی کہ بیٹا ادھر میرے پاس آؤ اس نے ان کو دیکھا ایک سوبر سی شخصیت والی آنٹی اس کو اپنے پاس بلا رہی تھیں وہ سیدھی انہی کے پاس جا کر بیٹھ گئی

علی نہیں آیا تھا کیونکہ اس نے اس کو دیکھا ہوا تھا اس کی ماما کو بھی دیکھا ہوا تھا پر یہ عورت کون تھی یہ ابھی

نہیں پتہ تھا

انہوں نے خود ہی بتا دیا کہ میں علی کی پھو پھو ہوں اس کی ماما کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اس لیے علی ان کو ہو سپٹل لے گیا تھا اس لیے اس نے پھر مجھ کو بھیج دیا۔

ماشاء اللہ بچی تو بہت پیاری ہے وہ حوریہ کی تعریف کر رہیں تھیں جب بھابھی کو یہ سب بہت عجیب لگا کیونکہ انہوں نے تو کچھ اور ہی پلان بنایا ہوا تھا پر یہ کیا اتنی محنت کے بعد بھی سب الٹ کیوں ہو رہا تھا وہ کیسے اس رشتے کو ختم کرے

وہ رشتہ جو ابھی بنا ہی نہیں تھا وہ اس کو توڑنے کے در پہ تھیں

پھر وہ لوگ جن میں علی کی پھو پھو علی کی بہن اور بھائی اور ساتھ کزن تھیں ان سے مل کر سب کو اچھا لگا وہ لوگ بھی جاتے ہوئے ان کو اپنے گھر انے کی دعوت دے گے اور حوریہ کو ڈھیر سارا پیار کیا اور پانچ یزار اس کے ہاتھ میں رکھا پھو پھو نے منع بھی کیا پر علی کی پھو پھو نے میعی بیٹی ہے میں جو مرضی دوں کہہ کر حوریہ کی پھو پھو کو چپ کروا دیا اور سب سے ملنے کے بعد وہ ان سب کو اپنے گھر انے کی دعوت دیکر وہ لوگ رخصت ہو گے

جب سب سو گے تو علی کا فون ایا تو جیسے حوریہ کھل سی کھل سی گئی

اور علی کی معزرت کہ ماما کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی اور مجھے فکر کہ میں اپنا پر امس پورا نا کر پایا تو تم کیا سوچو گی بس ماما کے ساتھ ساتھ تمہاری بھی ٹینشن پھر ماما کی تھوڑی سی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے ہی بولا

کہ پھوپھو کو بھیج دو بس یار اسی وجہ سے تھوڑا لیٹ ہو گیا

غصہ تو نہیں کیا نا تم نے

وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے حوریہ کی ناراضگی ہی اس کے لیے سب کچھ ہو

اور ہاں حور میرے گھر والے کیسے لگے

حوریہ کو لگتا تھا وہ اس کے سامنے کیوں نہیں بول پاتی اور وہ بھی یہی سوچتا کہ یہ کیوں اتنا کم بولتی پر اس کو پھر بھی اچھی لگتی اس کو لگتا اگر حوریہ نا ہوتی یا اچانک اس سے کال نا ملتی پھر کیا ہوتا

اور میرا یقین جو بھی ہوتا اچھے کے لیے ہوتا شاید حوریہ ہی وہ لڑکی جس کی مجھے تلاش بس یہی سوچ اس کو سرشار کرتی کہ حوریہ ویسی نہیں جیسی اج کل کی لڑکیاں ہوتیں سادہ سی حوریہ میں اس کو لگتا اس کی جان بسی ہو

وہ سوچتا کہ یہ ملاپ کیونکر ہوا آخر اللہ کی کیا مرضی جو ایسے ہوا سب

حوریہ کی خاموشی اس بار اس کو اچھی نہیں لگی ہر پھر بھی اس نے دوبارہ ہو چھا تو حوریہ مسکرا دی اور آہستہ سی آواز میں بولی آپ جیسی

علی مسکرا اٹھا اور مزاق سے بولا اچھا میں کیسا لگا ساتھ ہی وہ مسکرانے لگا ساتھ ہی حوریہ بھی

بتاو نا اس نے ایک بار پھر پوچھا تو حوریہ نے کہا جیسے وہ

لگے اچھے ویسے ہی یہ کہہ کر اس نے زبان دانتوں تلے دبالی اور علی اس کی اس ادا پر قربان ہی تو ہو گیا

اقصی حرا کو لے کر اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب صابر کا فون آگیا

کیا کروں صابر جو کچھ ہم سوچ رہے تھے اس کا سب الٹ ہی ہو رہا اب دیکھو اس سونے کی چڑیا کے بھی پر نکل گے اس کا یہ رشتہ پکا یو گیا تو ہمارا سارا پلان دھرے کا دھرا رہ جانا

کیا کیا نہیں کیا میں نے اپنی عزت نفس تک مجروح کی پر یہ لوگ یاتھ میں اہی نہیں رہے اور وہ اکبر جو مجھ سے محبت کا دعوید ار وہ بھی بھی بہت گھنا نکلا مجھے کل کہہ رہا اقصی تم میرے دل سے اتر گئی تھی میں سوچتا تھا تم سے شادی کر کے میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی

پر اب جب تمہارا رویہ اپنے گھر والوں سے اچھا دیکھا تو مجھے لگا میں غلطی پر تھا مجھے معاف کر دینا جانم وہ اکبر کی نکل اتار رہی تو پاس بیٹھی حرا ہنسنے لگ گئی جب کہ دوسری طرف صابر نے اقصی کو ایک اور طریقہ بتایا کہ کیسے اکبر سے کام نکلوا کر حوریہ کو راستے سے ہٹانا ہے اور کیسے حرا نے عمران کو اپنے چنگل میں پھنسانا یے سب معاملات کل طے کرنا ابھی کوئی بھی اسکتا ادھر

اقصیٰ کو لگا کوئی ادھر آرہا ہے اس لیے اس نے صابر سے بعد میں بات کرنے کو بولا اور کال کاٹ دی

حرا تم ایسے کرو عمران کو کسی طرح اپنے شکنجے میں لے آؤ نہیں تو اانے بھی اڑنے کے لیے کسی اور کو دیکھ رکھا

میں اس کو کہیں جانے دونگی تو وہ اڑے گا نا یہ کہہ کر وہ ہنسنے لگی تو اقصی نے اسے اہستہ آواز میں بولنے کو اشارہ کیا تو وہ بھی آہستہ آواز میں مسکرانے لگی

بس کسی طریقے سے وہ سب ہو جائے جو ہم نے سوچا پھر کوئی فکر ہی نا ہو

کیا سوچا ہے تم نے ایسا جس سے فکر ہی نا ہو تم کو

اچانک پھوپھو اقصیٰ کے کمرے میں ائیں تو حرا کے ساتھ ساتھ اقصی کا بھی اوپر کا سانس اوپر ہی رہ گیا۔

حوریہ کے فائنل امتحان شروع ہو چکے تھے اس نے خود کو اپنے کمرے تک محدود کر لیا تھا عمران بھی اپنی سٹڈی میں مصروف ہو گیا تھا اکبر ویسے ہی اب گھر کے حالات سے خوش تھا وہ بھی زیادہ وقت افس میں گزار تا اور پھوپھو زیادہ اللہ کو یاد کرنے میں اپنا وقت گزار رہیں تھیں

اقصی کو اپنی من مانیاں کرنے کا جیسا موقعہ مل گیا تھا وہ اب کھلم کھلا صابر سے باتیں کرتی اور پلان بناتی وہ تو جیسے خود کو ازاد پنچھی سمجھ رہی تھی

وہ تو اس دن ڈر گئی تھی جب پھوپھو آئی اور اس کو لگا تھا جیسے پھوپھو نے سب سن لیا ہو پر وہ تو شکر انہوں نے آخری بات ہی سنی اور اقصی نے وہی اپنے لچھے دار باتوں میں لگا کر ان کو دوسری باتوں میں لگا لیا تھا

اقصی آج شام تیار رہنا ہم آج ڈاکٹر کے پاس جائینگے ڈاکٹر سے وقت لیا میں نے

اکبر نے آفس سے فون کر کے اقصیٰ کو تیار رہنے کو کہا تو جیسے اقصی ایک دم اچھلی اکبر کی بات سن کر

اکبر دیکھیں میں ابھی دوائی کھا رہی وہ تو ختم ہونے دیں پھر چلیں گے

نہیں اقصی پھوپھو بہت پریشان کہ ایسی کیا وجہ جو لیٹ ہو رہا ان کا دل کہ وہ میرے بچوں کو دیکھیں اور سچ پوچھو تو میرا خود اب دل کرتا وہ یہ کہ کر مسکرانے لگا جیسے سچ میں اپنے بچوں کو سامنے دیکھ رہا ہو

پر اکبر اپ سمجھ نہیں رہے اقصی کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے اکبر کو منع کرے اگر منع نہیں کرے گی تو اکبر کو سب پتہ چل جائے گا اور ابھی وہ یہ رسک نہیں لے سکتی تھی پھر کچھ سوچ کر کہ اکبر نے لے کے ہی جانا مجھے اس کو بول دیا کہ ٹھیک ہے اپ آ جائیں خیریت سے پھر چلتے ہیں

اکبر ایسی ہی باتوں سے تو قربان جاتا تھا اپنی چہیتی بیوی کے

صابر میں اب کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہی ایک طرف اکبر دوسری طرف تم میں جاوں تو کہاں جاوں تم نے مجھے کہاں پھنسا دیا وہ رو دینے کو تھی

اوہ میری جان بس کچھ دن پھر بہاریں انتظار کر رہی ہمارا

چلو مسکرا کے دکھاو اور میرا اگلا پلان سنو

پھر وہ اس کو بتانے لگا کہ اب کس طرح اور کیا کیا کرنا ہے

حور یہ اخری پیپر دے کر ائی تو آتے ہی اس نے سب کو بول دیا کہ مجھے کوئی نا جگائے میں اب لمبا سونے لگی پھوپھو نے اس کو بے فکر ہو کر سونے کو بولا تو بھابھی نے مزاق سے کہا کہ میں نہیں سونے دو نگی تم کو بلو رانی تو حور یہ ہنسنے لگ گئی اور سب کو بائے بول کر کمرے میں اگئی

کمرے میں آتے ہی لیٹ گئی اور پتہ نہیں کب کس وقت اس کی انکھ لگی جب بہت زیادہ شور سے اس کی آنکھ کھلی

میرے اللہ سب خیر ہو وہ آنکھیں ملتے ہوئے جلدی سے باہر آئی تو دیکھا پھوپھو اور بھابھی رو رہی تھیں

اور سمجھ نہیں ارہی تھی کہ ہوا کیا ہے

وہ پھو پھو کے پاس آئی تو اس سے پہلے ہی سکینہ نے بتایا کہ اکبر بھائی کو کسی نے اغواہ کر لیا ہے اور کچھ بتایا بھی نہیں بس اتنا کہا کہ اکبر میرے پاس ہے اگر اسے صحیح سلامت واپس چاہتے ہو اپ لوگ تو پولیس یا کسی اور سے رابطہ کرنے کی کوشش نا کرنا نہیں تو نقصان کے زمہ دار اپ لوگ ہونگے تب سے ہم سب ہریشان

حوریہ بھی یہ سن کر کانپ سی گئی اکبر بھائی کو کس نے اغوا کیا کون ہمارا دشمن

مجھے کیوں نہیں اٹھایا وہ جی ابھی فون آیا اور سب پریشان ہو گے اپ کو اٹھانے ہی جا رہی تھی کہ اپ ا گئیں

وہ پھو پھو کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور ان کے گلے لگ کر رونے لگ گئی

پتہ نہیں ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئی کوئی عمران کو بھی فون کر دے پھو پھو روتے ہوئے بولیں تو بھابھی نے کہا پھو پھو اگر اکبر کو کچھ ہوا تو میں اپنی جان دے دوں گی

حوریہ اٹھ کر بھابھی کے پاس آ گئی اور ان کے گلے لگ کر رونے لگی کہ اللہ نا کرے بھابھی بھائی کو کچھ ہو

حوریہ اکبر تو اتنے اچھے پھر کون ہے جس نے یہ سب کیا

اللہ سے دعا کرتے ہیں بھابھی کچھ نہیں ہو گا اکبر بھائی کو وہ رونے لگی تو اقصی انہیں چپ کرانے لگ گئی

پھر عمران بھی پہنچ گیا جس نمبر سے کال ائی تھی اس نمبر پر فون کیا پر وہ نمبر بند جا رہا تھا بار بار کرنے پر بھی

وہ نمبر ان نہیں ہوا تھا

سب پریشان تھے کہ آخر کون ہے وہ کوئی افس میں دشمنی یا کچھ اور

اکبر کا نمبر بھی آف جا رہا تھا آفس بھی فون کر کے پوچھا مینیجر نے بھی یہی کہا کہ اکبر صاحب نے آج اہنی بیوی کو ڈاکٹر کے پاس لیکر جانا تھا اس لیے وہ جلدی چلے گے اور کہہ کر گے تھے کہ اب شاید نا سکوں دیر ہو سکتی

اور عمران سوچ رہا پھر کون ہو سکتے وہ لوگ اور ان کا کیا مقصد ہو سکتا

پولیس سے بھی رابطہ نہیں کر سکا تھا کہ پہلے اس سے بات ہو جائے کہ آخر وہ چاہتا کیا

رات ہو گئی صبح بھی ہو گئی اکبر کا کچھ اتا ہتا نہیں چل سکا تھا اور نا ہی اغواہ کاروں کا کوئی فون آیا تھا اس ایک فون کے بعد اور نمبر بھی وہ مسلسل اف

سب کا رو رو کر برا حال

پھوپھو تو جائے نماز سے ہی نہیں اٹھ رہیں تھیں اور عمران نے بھابھی اور حوریہ کو بھی یہی کہا کہ بس دعا کریں

سب کو کھانا پینا بھولا ہوا تھا کل سے سب بھوکے تھے اسد بھی آنے والا تھا

اندر حوریہ کے موبائل پہ بیل پہ بیل ہو رہی اور حوریہ باہر اسے پتہ ہی نہیں کہ اس کو فون پہ کال آ رہی کسی کی

پھر گیارہ بجے پھر کال آئی گھر کے نمبر پر

آپ پہلے ہماری اکبر بھائی سے بات کروائیں

جب انہوں نے پوچھا کہ کسی کو اطلاع تو نہیں دی تو عمران نے اکبر سے بات کرنا چاہی

اس نے اکبر کو فون پکڑایا اور ساتھ یہ بھی کہ سمجھادو سب کو کہ کسی کو بتایا تو تمہاری لاش ملے گی ان کو

عمران نے سنا تو اس نے دل کو تھام لیا پھر اکبر بھائی اپ کیسے ہیں

یہ کچھ کہہ تو نہیں رہے اپ کو

نہیں عمران یہ لوگ جو کہہ رہے وہی کرنا میرے بھائی یہ کہہ کر انہوں نے فون پھر اغواہ کار کو پکڑا دیا اور

اپنے اوپر جیسے ان کو ضبط نا رہا ہو چھوٹے بھائی کی اواز سن کر

انہیں ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں بعد اپنے بھائی کو سن رہے ہوں

دیکھو تم مجھے کچھ سمجھدار لگے ہو میری بات غور سے سنو اور ایک بات کا خیال رکھنا کہ ہم نے تمہارے

ارد گرد بہت لوگ چھوڑے ہوئے زرا بھی چالاکی کی کسی بھی قسم کی تو تم جانتے ہم کیا کر سکتے اس لیے

دھیان رکھنا

بھائی جو اپ کہہ رہے ہم وہی کرینگے بس اپ ہمارے بھائی کو کیسے چھوڑیں گے یہ بتادیں

ہاں شاباش اب ائے ہو نا اصل معاملے کی طرف

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا کہ اگر تم لوگوں کو اپنا بھائی صحیح سلامت چاہیے تو ہم کو ایک کروڑ روپے

دے جاو اور اپنا بھائی لے جاو پھر کہہ رہا کہ دھیان رہے کسی کو بھی خبر کرنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔۔

آگے تم سمجھدار ہو بچے

آگئی سمجھ کہ ایک بار پھر سمجھاوں اس نے کہا تو عمران نے فوراً کہا جی اگئی سمجھ اپ بتادیں کہاں اؤں لیکر

شاباش تم کافی سمجھدار لگتے ہو اور بھائی سے پیار بھی

گڈ اچھی بات ہے پھر سنو اکیلے آنا کسی کو ساتھ لائے یا چالاکی کی تو بھائی سے تو ہاتھ دھوؤ گے ہی ساتھ میں

اگے وہ چپ رہا تو عمران نے جلدی سے کہا جیسا اپ کہیں گے ویسا ہی کروں گا بس میرے بھائی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے

اوکے ڈن ہو گیا

پھر اس اغواہ کار نے اسے سارا ایڈریس سمجھایا اور کہا کہ کل شام تین بجے تم وہاں ہو ہمارا ایک بندہ تم سے ملے گا اور تم سے بیگ لیکر تم کو تمہارا بھائی دے جائے گا پھر دوبارہ اسے یاد دلا کر کہ کسی کو خبر نا ہو کہہ کر فون بند کر دیا

پھر عمران نے اسد کو الگ کمرے میں لے جا کر ساری بات بتائی تو اسد نے کہا عمران بھائی اتنی رقم اچانک کیسے بندوبست کر سکتے ہم

یہی تو میں بھی سوچ رہا بھائی کے مینیجر کو فون کرتا ہوں اس سے بات کی تو اس نے کہا کہ وہ کل مجھے پچاس

لاکھ دے کر گے تھے پارٹی کے ساتھ کسی معاہدے پر ڈیل ہوئی تھی

اپ ایسا کریں ابھی ڈیل نا کریں اور وہ رقم کسی طرح مجھے پہنچا دیں

پر عمران صاحب

عمران نے اسکی بات کاٹی اور کہا مینیجر صاحب بات ہی کچھ ایسی ہے میں ابھی آپ کو بتا نہیں سکتا پلیز جو اپ سے کہا جا رہا وہ کریں پھر اس نے اپنے اکاؤنٹ میں پیسے چیک پر ابھی بھی پندرہ لاکھ کم پڑ رہے تھے اور کل تک چاہیے تھے اسد نے کہا میں کچھ کرتا ہوں تو عمران نے کیا نہیں یار ان کی نظر ہم پہ ہی ہے وہ کچھ بھی غلط سمجھ سکتے تم باہر نہیں جانا جب تک میں بھائی کو ان کے چنگل سے لے نہیں اتا میں حوریہ اور پھوپھو سے بات کرتا ہوں بھابھی کو ابھی بیچ میں نالایا جائے وہ کل سے رو رو کر ہلکان ہوئی پڑیں اگر ان سے ضرورت پڑی تو تب بات کرینگے ان سے ابھی پھوپھو اور حوریہ سے بات کرتے ہیں

پھر اللہ کا شکر کہ گھر سے ہی پیسوں کا بندوبست ہو گیا پچاس لاکھ مینیجر دے گیا پینتیس عمران نے اپنے اکاؤنٹ سے نکلوانے تھے اور باقی حوریہ نے اپنا زیور دے دیا وہ بھی کم سے کم پندرہ بیس لاکھ کا تو ہو گا پر انہوں نے پرواہ نہیں کی اور سب ایک بیگ میں ڈالا اور سب کو دعا کرنے کو کہا

بیٹا پولیس کو اطلاع دے دیتے مجھے بہت ڈر لگ رہا پھوپھو نے پریشانی سے کہا حوریہ بھی یہی کہنے لگی تو عمران نے سب کو چپ کروا دیا کہ کسی کو اطلاع نہیں دینی اکبر بھائی نے خود کہا کہ جو یہ کہتے وہ کرنا اپ سب بس دعا کرنا کہ اکبر بھائی صحیح سلامت گھر آجائیں ایسے بہت سے پیسے ان پر قربان

امین سب نے یک زبان ہو کر کہا تو اسد نے کہا عمران میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں یار

پر عمران نے اسے کہا کہ نہیں تم بس گھر سب کے پاس رہو اور دعا کرنا کہ ہم ان کو صحیح سلامت گھر لے ائیں

پھر سب کی رات انکھوں میں کٹی پھوپھو اور حوریہ اقصیٰ سب ساری رات اکبر کی سلامتی کی دعائیں کرتیں رہیں

پھوپھو کو ایک بات بہت چبھ رہی تھی کہ اقصی نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ مجھ سے میرا زیور لے لو

حالانکہ میں نے اس کے سامنے کہا حوریہ اگر کم زیور پڑ رہا تو میں دے دیتی یوں پر اقصی نے ایک بار بھی نہیں کہا

پھر اس کی پریشانی کا سوچ کر خود ہی اپنی سوچ کی نفی کر دی

پھر عمران ٹھیک تین بجے اس جگہ پہنچا جہاں اس اغواہ کار نے بلایا تھا پر یہ کیا وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا نا بندہ نا بندے کی زات

وہ کافی دیر ادھر ادھر کھڑا ان کی راہ تک رہا تین گھنٹے ہو گے اس کو ان کا انتظار کرتے جب اس کو ایک طرف سے فائرنگ کی آواز آئی جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو بہت زور سے چیخ ماری

گھر میں سب دعائیں مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک اکبر کو خیر خیریت سے گھر لے ائے گھر میں قرآن خوانی بھی کروائی گئی

اب سب کو انتظار تھا کہ کہیں سے اکبر ہنستا ہوا آجائے

عمران نے جب گولیوں کی آواز سے پیچھے دیکھا تو اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ اس کے پیچھے ایک ایسا شخص کھڑا تھا جس کے چہرے پر بہت خطرناک کٹ پڑا ہوا تھا جو اسے دیکھتا ڈر جاتا کیونکہ اس کا چہرہ بہت ڈراونا ہوا پڑا تھا

اس شخص کو بھی پتہ چل گیا کہ وہ اس کے چہرے کو دیکھ کر ڈر گیا ہے اس لیے اس کے پاس آکر بولا بابو فکر نا کرو میں کسی کو کچھ نہیں کہتا پر ہمارے علاقے میں جو آتا ہے وہ یا تو ہم کو جانتا ہوتا یا پھر کسی کے کام سے آتا پر بابو تم اجنبی لگتے پوچھ سکتا ہوں اس طرف کیوں آئے یا کسی نے بھیجا

عمران اب سوچ میں کہ اسے بتائے کہ نا بتائے وہ عجیب سی کشمکش میں تھا کہ کرے کہ کیا کرے پر اس کے بولنے سے پہلے ہی اس کے موبائل پہ رنگ ہونے لگی اس نے جلدی سے ریسیو گیا تو دوسری طرف بھابھی کا فون تھا وہ پریشان ہو رہی تھیں کہ تم ابھی تک اکبر کو لیکر کیوں نہیں آئے وہ ان کو تسلی دے کر پھر اسی ادمی کی طرف مڑا تو وہ وہیں کھڑا اس کی طرف دیکھ رہا تھا پر عمران بتا کر اکبر بھائی کی جان کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے خود ہی اس کی مشکل حل کر دی

بھابھی یہ کہہ کر اپنے کمرے میں اگئیں کہ میں اکبر کے آنے کے نفل پڑھ آؤں

جیسے ہی وہ کمرے میں آئیں تو اس نے فورا دروازہ لاک کیا اور جلدی سے کوئی نمبر ملایا

اور ادھر سے اٹھائے جانے کے بعد جلدی سے پوچھا کہ عمران واپس کیوں نہیں آرہا ہم سب پریشان

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو بھابھی کو بھی فکر لگ گئی بولیں اب کیا ہو گا

تم کسی طریقے سے عمران کو واپس بلا ویا پھر اسے میرا دوسرا ڈیرہ وہں بھیجو

وہ پاگل کا پتر غلط ہاتھوں میں چڑھ گیا اب اس نے اکبر کو کیا بچانا خود کو ہی بچالے بڑی بات ہے

اب کیا ہو گا ساجد ہم پھنس تو نہیں جائینگے نا

ارے نہیں وہ کونسا ہم تک پہنچا بس تم کسی طریقے سے اسے واپس بلاو نہیں تو کام بگڑ سکتا

بھابھی نے اسی وقت فون بند کر کے پھر عمران کو ملایا تو عمران نے ریسیو نہیں کیا پھر دو بار تین بر بار بار کرنے پر بھی عمران نے فون نہیں اٹھایا تو بھابھی بھی فکر مند ہو گئیں پھر ساجد جو فون کیا اور ساری صورت حال بتائی

اب اس نے کام خراب کر دیا میں کیا کر سکتا یوں فون بھی نہیں کر سکتا کہ کہیں پکڑا نا جاؤں

اچھا میں کچھ کرتا ہوں تم فکر نہیں کرو

اچھا بات سنو صابر کو بولو وہ کچھ کرے وہ ہے کہاں اب

اس کے کہنے پر ہی سب ہو رہا وہ ابھی کچھ بتائے گا جو نہی ادھر سے گرین سنگنل ملتا ہے پھر ہم ایکشن میں اتے ہیں

اقصی جلدی سے باہر آئی اور سب کو بتایا کہ وہ عمران کو فون کر رہی پر وہ ریسیو نہیں کر رہا

پھر اسد نے کیا تو اس نے موبائل ہی اف کر دیا سب اپنی اپنی جگہ پریشان بیٹھے ان کے انے کا انتظار کر

رہے

دیکھو بھائی اگر اپ نہیں بتانا چاہتے تو اپ کی مرضی پر اتنا تو بتا دیں آپ کو ادھر کا راستہ کس نے بتایا

عمران نے بھی جھجھکتے ہوئے کہا کہ میرے دوست نے

اس ادمی نے پوچھا کیا کہا تھا دوست نے تب عمران نے بتایا تو وہ آدمی ہنسنے لگ گیا کہتا بھائی آپ نے اس طرف جانا تھا اور آپ اس طرف آ گے بار بار گھر سے فون آ رہے تھے عمران نے فون ہی بند کر دیا کہ خود تو وہ پریشان ہے ہی گھر والوں کو کیوں کرے اس لیے اس نے فون ہی بند کر دیا

اب وہ آدمی اچھا تھا اور اس نے عمران کو کہا بھی کہ جو ہمارے علاقے میں آ جاتا ہم اس کو واپس جانے نہیں دیتے پر اپ مجھے شریف لگے اور تھوڑے پریشان بھی عمر سے بھی آپ بہت کم لگ رہے مجھے تو آپ پہ ترس آ رہا اس سے پہلے کہ ہمارے بڑوں کو آپ کا پتہ چلے آپ ادھر سے چلے جاؤ اور جلدی کرو کیونکہ میرے علاوہ آپ کو کسی نے بھی یہاں دیکھ لیا تو میں کچھ نہیں کر پاوں گا

عمران نے ڈرتے ڈرتے اس سے اجازت چاہی اور جلدی سے اس علاقے سے باہر نکل آیا اور اس وقت وہ سوچ رہا تھا جن کے ظاہر اچھے نا ہوں ان کے باطن بہت اچھے ہوتے آج اس کی قسمت اچھی جو اس کو ان لوگوں سے بچا لائی نہیں تو میرے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا اور اکبر بھائی سوچ کر ہی اسے جھر جھری آ گئی کہ میں ادھر اکبر بھائی ادھر کیا بنتا ہماری بہن اور بھابھی کا

البر بھائی کا سوچتے ہی اس نے اغواہ کار فون کیا تو ساجد کی جان میں جان آئی کہ عمران ان لوگوں کے چنگل

سے نکل آیا اس نے اس پہ ظاہر نہیں ہونے دیا اور پانچمنٹ انتظار کرنے کو کہا

پھر اس نے صابر کو کال ملائی اس نے بھی فورا رقم کا پوچھا کہ اس سے پوچھو لائے ہو اگر لایا ہے یا اس کے پاس ہے تو اپنے بندے کو بولے کہ اپنے منہ پر اور اکبر کی آنکھوں پر پٹی باندھ کے لے جائے یاد رہی کہ نا اکبر کو پتہ چلے کہ ہم جون ہیں اور کہاں لائے اا کو اور ناہی ان جو پتہ چلنا چاہیے ہمارے بندے کا

پھر ساجد نے عمران کو فون کیا کہ دس منٹ تک انتظار کرع کوئی ہوشیاری کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ ہمارے کیمرے کی نظر میں ہو تم

اس نے بیچارے نے کیا یوشیاری کرنی تھی کرنی ہوتی وہ کچھ کر کے آتا

ٹھیک پندرہ منٹ بعد ایک لمبا سا آدمی اپنے چہرے چھپائے ہوئے سامنے آیا اور پیسوں کا پوچھا کہاں ہیں

عمران نے جلدی سے اپنے پیچھے سے بریف کیس اسے پکڑا یا اور اس نے آنکھوں پہ بندھی پٹی اکبر کو عمران کے حوالے کیا اور فورا غائب ہو گیا

عمران نے جلدی سے اکبر کی پٹی اتاری اور ان کو گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اکبر بھی جیسے صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا دونوں جیسے بچپن کے بچھڑے ملے ہوں

جب عمران اکبر کو لیکر گھر آیا جیسے سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے ہوں

کچھ دن ایسے ہی روکھے پھیکے گزرے تو عمران نے اکبر سے پوچھا کہ وہ کون لوگ تھے اور کیا چاہتے تھی پر اکبر ہر بار یہی کہتا کہ میں کسی کو نہیں دیکھ پایا مجھے اندھیر کھوٹھڑی میں رکھا ہوا تھا جب سامنے لاتے تو پٹی

باندھ دیتے آنکھوں پہ پھر وہیں چھوڑ آتے ان دو دونوں میں میں نے روشنی دیکھی ہی نہیں اکبر کو جیسے چپ سی لگ گئی تھی وہ کسی سے زیادہ بولتا ہی نہیں تھا حالانکہ اقصی اسے اتنا بلاتی پر وہ تو جیسے بولنا ہی بھول گیا تھا

آہستہ اہستہ سب نارمل ہوتا گیا اکبر بھی آفس جانے لگا عمران بھی فائنل امتحان دینے چلا گیا اسد بھی واپس چلا گیا تو گھر میں جیسے خاموشی سی چھا گئی ہو

میں کیا کروں صابر مجھے اب دوائیوں سے کچھ ہوتا مجھ سے نہیں کھائی جاتی اب وہ میڈیسن

ہاں اکبر کا رویہ ٹھیک ہے میرے ساتھ اب

سب کو بلاتے ہیں اب مزاق بھی کرتے ہیں پر پہلے جیسی شوخی نہیں رہی ان میں

اچھا دفعہ کرو اس کو میرا دل تو تھا اسے مار ہی دوں پر تمہاری وجہ سے اسے زندہ چھوڑا تمہیں محبت تو نہیں ہو گئی اس سے

محبت ہاہاہاہا

وہ ہنسنے لگی تو صابر بھی اس کے ساتھ مل کے ہنسنے لگا

ہاں دوائی کا کیا کہہ رہی تھی تم

کہ اب نہیں کھائی جاتی طبعیت خراب ہونے لگ جاتی اچھا ایسا کرو اکبر کے زیادہ قریب نا جانا اسے اب ترساؤ اور اپنا خیال رکھو مجھے تم ویسی ہی چاہیے جیسی۔۔۔

اقصی اس کی بات سوچ کر لو یو صابر کہہ گئی تو صابر نے بھی زور سے کس کی فون پہ ہی اور میری جان ہمیشہ مسکراتی رہو اور اقصی رونے لگ گئی تو صابر پریشان ہو گیا

کیاہوامیری بلبل کو

صابر مجھ سے نہیں رہاجاتااب حرا ابھی بہت پریشان

مجھے پاس بلالونااب

پگلی ابھی توایک کروڑلیاجب تک سمجھ رہی ہوںنااس نے بات گول کی تو اقصی نے ہاں کہاتق اس نے بھی اسے بہت زیادہ لاڈ سے کہاکہ تم بس کچھ دن صبر سے کام لو پھر ہمساتھ ہونگے جانم میری جان اور اقصی اتنے میں خوش ہو گئی

اگلے دن پھوپھو تیار ہوئیں تو اقصی کے کمرے میں آگئیں اور اس کو بولیں چلو اقصی اکبر ہوسپٹل میں ہمارا انتظار کر رہاوہاں اانے ٹائم لیاہوااس نے ڈرائیور بھیج دیاہے ہم دونوں کو لینے کے لیے

اقصی ابھی نہاکر آئی تھی اور اب اچانک پھوپھو کی بات پر سٹپٹائی پر کچھ بالی نہیں اس کے علاوہ کہ آپ چلیں میں چینج کر کے آتی یوں

اس نے فوراصابر جو فان ملایاپر اس طرف رنگ ہی نہیں جارہی تھی وہ پریشان ہو گئی

کچھ دیر بعد سکینہ نے دروازہ کھٹکھٹاناشروع کر دیاکہ آپ کو باہر بلارہے

ناچاراس نے غصے سے موبائیل بیڈپہ مارااور ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے باہر آگئی

حوریہ کو علی کی روز فون آتا کہ ماما کو بھیجنا چاہتا پر حوریہ ہر بار اسے روک دیتی اس نے اکبر بھائی کا بھی نہیں بتایا تھا علی کو کیونکہ عمران بھائی نے سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ یہ بات ہمارے گھر سے باہر نا جائے حالانکہ علی پولیس میں تھے بہت کچھ کر سکتے تھے پر حوریہ نے نہیں بتایا کہ کوئی گڑبڑ نا ہو جائے

پر اب دل کر رہا تھا کہ علی کو سب بتا دے پر پھر ہمت نہیں ہوئی تو چپ کر گئی

آج ہماری رانی چپ چپ سی ہے سب ٹھیک ہے نا

حوریہ بہت حیران ہوتی کہ علی کیسے جان جاتا کہ میں اب خوش ہوں اور اب غمگین

کدھر کھو گئی وہ پھر نہیں بولی تو علی نے پھر اسے اپنی متوجہ کیا تو وہ ایک دم ہنسنے لگ گئی

چلیں بات نا سہی آپ کی ہنسی ہی سہی ہم تو خوش ہوئے ہماری رانی مسکرائی تو

وہ ہلکے ہلکے مسکراتی رہی وہ ایسے ہی اسے ہنساتا رہا وقت گزرنے کا احساس تک نہیں ہوا وہ تو اس وقت ہوش آیا جب اکبر بھائی اونچی اونچی بولتے ہوئے بھابھی کو باتیں سنا رہے تھے

وہ جلدی سے علی کو اللہ حافظ بول کر باہر جانے لگی تو علی نے اسے سب خیر ہے نا حوریہ کا سوال کیا حوریہ نے اس کا بھی جواب نہیں دیا اور فون بند کر دیا اور جلدی سے باہر آئی

اکبر بھائی بھابھی کو کیوں بال رہے تھے سمجھ نہیں آ رہی تھی اور بھابھی بھی سر نیچے کیے ان کی باتیں سنی جا رہیں تھیں اور پھوپھو بھی بھائی کو چپ نہیں کروا رہیں تھیں

میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا اقصی کیوں کیا تم نے ایسا اور کب سے کر رہی ہو

مجھے نہیں یاد کہ میں نے اپنے زات سے تم کو کبھی دکھ دیا ہو ہمیشہ تمہیں خوش رکھا پھر یہ سب کرنے کی کیا وجہ

مجھے اب سمجھ آئی تم کو جب بھی بولا جاتا ڈاکٹر کے پاس جانے کو تم آئیں با 8 یں شائیں کیوں کرتی تھی اگر تم بچہ نہیں چاہتی تھی تو مجھے بتاتی میں تم سے اتنا کرتا تمہاری یہ بات بھی مان جاتا کہ مجھے تو بس تمہاری خوشی سب سے پہلے تھی

اقصی شرمندگی سے سر نیچے کیے بیٹھی تھی

بیٹا ہم نے تم سے کبھی کچھ نہیں چاہا جو تمہارا دل کرتا تم کرتی پر یہ کام تم کو کرنا چاہیے تھا کیا

ہم کو کتنی خواہش بچے کی اور تم یہ سب کر رہی ہماری خوشیاں ملیامیٹ کر رہی کیوں آخر کیوں

پھوپھو اس سے کہیں یہ میری نظروں سے دور چلی جائے

یہ بات سن کر جیسے اقصی کو کچھ ہوا ہو جلدی سے اٹھی اور اکبر کے پاس اکر اس کے ہاتھ پکڑ کر معافی مانگنے لگی پر اکبر نے اس کے ہاتھ پیچھے جھڑک دیئے

اور بولا کاش اقصی تم نے مجھ پہ یقین کیا ہو تا میری محبت کو مان دیا ہو تا تو یقین کرو میں تمہاری یہ بات بھی مان لیتا تم جب چاہتی میں بھی بچہ تب ہی چاہتا پر تم نے تو ابھی وہ بات بھی مکمل نہیں کر پایا تھا کہ وہ کھڑے کھڑے گر گیا اور کب اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی حور یہ چیخیں مارنے لگی اور بھائی کے اوپر ہی گر گئی پھوپھو ڈرائیور کو آوازیں دینے لگی اقصی اکبر کے ہاتھ مل رہی تھی کہ اکبر کچھ کہتے کہتے رک گیا

اوراس کا سر دوسری طرف ڈھلک گیا

اکبر کو شدید قسم کا اٹیک ہوا تھا ابھی تک وہ بیہوش تھا ڈاکٹر نے دعا کرنے کو بولا تھا اور تب سے حور یہ کا رو رو کر برا حال تھا

پھوپھو اکبر بھائی کو کچھ نہیں ہو گا نا وہ بار بار رو رو کر یہی پوچھی جا رہی تھی اور پھوپھو کا خود بھی جیسے دل بیٹھا جا رہا تھا

عمران اور اسد بھی پریشان سے چپ سے کھڑے تھے ان کی بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اکبر بھائی کو اچانک کیا ہوا ہے

کیونکہ پھوپھو نے سب کو منع کر دیا تھا کہ اسد اور عمران کو ابھی کچھ نا بتایا جائے

پھر جو اللہ کو منظور ہوتا وہی ہوتا اکبر نے بیہوشی میں ہی جان دے دی

کسی کو بھی یقین نہیں ارہا تھا کہ یہ سب ہو کیا گیا

سب کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا کسی کو کسی کا ہوش نہیں تھا وہ اکبر جو سب سے پیار کرتا تھا سب اپنے پیاروں کو روتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا کوئی بھی تو سنبھل نہیں پا رہا تھا سب کے سب جیسے زندہ لاش بن کر رہ گے تھے

اکبر کو فوت ہوئے دس دن ہو گے تھے پر اس گھر میں لگتا تھا کہ آج ہی فوتگی ہوئی ہو

کوئی کسی کو نہیں بلا رہا تھا سب قران خوانی میں لگے رہتے یا پھر رو رو کر اکبر بھائی کو یاد کرتے رہتے

سب کو ایسے لگتا وہ اجائیں گے ایک دن

جیسے ان کی موت کا یقین کوئی کر ہی ناپا رہا ہو

جب اکبر کو فوت ہوئے بیس دن گزر چکے تو سب سے پہلے پھو پھو نے سوچا کہ اب اقصی کا کیا ہو گا اس لیے پھو پھو نے اقصی کو پاس بلایا تب وہ دونوں اکیلی تھی

انہوں نے اقصی سے پوچھا بیٹا ایک بات پوچھوں سچ سچ بتاو گی

جی پوچھیں اقصی نے منہ نیچے کیے ہوئے ہی کہا تو پھو پھو کو اسے دیکھ کر تکلیف ہوئی کہ آخر کچھ بھی ہو سب سے زیادہ نقصان اقصی کا ہی ہوا تھا

اقصی تم کس وجہ سے بچہ نا ہونے کی دوائی کھا رہی تھی

کوئی بات تھی یا ویسے ہی

پھو پھو میں چاہتی تھی کہ ابھی ہمارے کھیلنے کودنے کے دن بچہ کے کیا ہے وہ تو جب چاہیں ہو جائے گا اسی وجہ سے زندگی انجوائے کرنا چاہا اور یہ سب کیا مجھے پتہ ہوتا ایسی بات مجھ سے اکبر کو چھین لے گی تو میں ایسا سوچتی بھی نا یہ کہہ کر وہ رونے لگی

اقصی نے کافی دن سے سوچ رکھا تھا کہ کوئی پوچھے گا تو یہی کہے گی

بیٹا ایسی بات تھی تو شوہر کو اعتماد میں لیتے ہیں اگر ہم پہ یقین نہیں تھا تو اکبر کو کہتی وہ تو بھلا مانس بچہ تیری ہر بات پہ امین کہتا تھا یہ بھی مان لیتا پر بچے تم نے ایسا کر کے بہت غلط کیا

یہ کہہ کر وہ بھی رونے لگیں اور اقصی بھی

اقصی کو بھی فکر تھی کہ اکبر کے ساتھ وہ سب کچھ کر سکتی تھی پر اب یہ لوگ مجھے نکال دینگے تو اگے سوچ کر اسے خوشی بھی ہوئی کہ اب میں صابر کے پاس چلی جاؤں گی بہت ہے ایک کروڑ اب ہم مل کے زندگی گزاریں گے محبت کے ساتھ

یہ سوچتے ہی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جو اس نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھ کر کہ کسی نے دیکھا تو نہیں فوراسیریس ہو گئی

اب تم عدت کے بعد کہاں جاو گی پھو پھو نے اسے چپ دیکھا تو پوچھا

پتہ نہیں پھو پھو قسمت کہاں لے کے جاتی یہ کہہ کر وہ افسردہ ہونے کی فل ایکٹنگ کرنے لگی تو پھو پھو کو اس پہ بہت ترس آیا کہ ایک ہی ان کا بھائی ہے ابھی ایک بہن کنواری اس کی بیوی پہلے ہی اسے بڑی مشکل سے برداشت کر رہی پتہ نہیں اس کو کیسے برداشت کریگی وہ اقصی کے سر پر ہاتھ پھیر کر اٹھ گئی کہ بیٹا نماز پڑھ لو تم بھی میں بھی پڑھنے جارہی

عمران اور اسد بیٹھے ہوئے تھے جب عمران نے بتایا کہ پھو پھو اب اکبر بھائی کا سارا کاروبار میں سنبھالا لوں گا اور اسد تم میرے ساتھ ساتھ رہو گے اب ہم دونوں کاروبار آگے لے کے جائیں گے پر عمران یار میں تو جاب کرتا ادھر

با اب تم میرے ساتھ کرو گے جو بھی کرو گے عمران نے دوٹوک انداز میں کہا تو پھو پھو نے بھی اسد کو کہا

کہ عمران درست کہہ رہا اسد اب تم دونوں بھائی مل کے کاروبار کو ترقی دو مل کے کام کرنے میں برکت ہے بیٹا

بیٹا اب اقصی کا کیا کرنا اس کی عدت پوری ہونے والی پھوپھو نے عمران کو دیکھ کر کہا تو عمران بھی سوچ میں پڑ گیا

ادھر صابر اقصی کی بات سن کر ہی اچھل پڑا کہ تمہارا دماغ درست ہے ابھی ان کی ساری جائداد ہتھیانی ہے اور تم میدان چھوڑ کر بھاگنا چاہتی

ابھی تم نے کچھ ایسا کرنا ہے کہ وہاں ہی رہو اور وہاں سے نکلنے کی غلطی مت کرنا کچھ بھی کرو پر وہاں رہو

پر صابر وہ لوگ مجھے نہیں رکھیں گے اب اور کیو نکر رکھیں گے اقصی جو سوچ رہی تھی اب سکون سے صابر کی ہو کر رہوں گی اس نے اس کی ساری خوشی ملیا میٹ کر دی تھی

پھر صابر کو بھی لگا کہ وہ سخت بول گیا اسے پتہ عورت کو کون سی بات موم کرتی بس اس نے بھی اس کو موم کرنے کے لیے اس کی محبت کا دم بھرنا شروع کر دیا

دیکھو اقصی ابھی ہمارے پاس اتنا نہیں تم کو پتہ ہے ں نا ہم نے کیا کیا پلان بنائے تھے کہ ہم دھوم دھام سے شادی کرینگے ہمارے بچے مہنگے سکولوں میں پڑھیں گے تو میری جان یہ تب ہی ممکن ہے نا جب ہم ان سے سب لے لیں ایک کروڑ سے کیا آتا پگلی

بس تم کوشش کرو کہ عمران تم سے شادی کر لے پھر بہاریں ہی بہاریں ہمارے انتظار میں یونگی

تمہارا دماغ خراب یو گیا ہے صابر پہلے بھی تمہارے کہنے پر میں نے اکبر سے محبت کا ڈھونگ رچایا اور نا چاہتے ہوئے وہ ہی کرتی رہی جو تم نے کہا اور میں کیسے کیسے کرتی رہی یہ میں جانتی یا میرا خدا

جیسے تم مجھے استعمال کرتے تھے پھر دوائیاں کھلاتے تھے کہ ابھی بچہ نا ہو تم نے مجھے کٹھ پتلی بنایا اور میں بنتی گئی وہ تو اکبر اچھا بندہ نکلا جو میری ہر بات مانتا تھا اور وہی کرتا تھا جو میں کہتی تھی

اب بھی اس کی موت میری وجہ سے بنی

پر صابر اب نہیں میں تھک گئی گندے کام کر کر کے اور جھوٹ بول بول کر

پلیز اب مجھے اور زلیل نہیں ہونا عمران بہت اچھا لڑکا ہے وہ تو شکر وہ حرا کے لیے مانا نہیں پر تمہاری پوری کوشش تھی کہ حرا بھی میری طرح زلیل ہو

وہ ساجد کو کتنا چاہتی پر تم نے ہم دونوں بہنوں کو کٹھ پتلی بنایا ہوا

نہیں صابر اب نہیں

تم مجھ سے عدت کے بعد فورا شادی کرو گے بس میں نے کہہ دیا

اس نے دو ٹوک الفاظ میں کہا تو صابر ہنسنے لگ گیا اور بولا

کہ پاگل لڑکی تم پاگل ہو گئی ہو ابھی ہم نے ان سے بہت مال لینا اور تم اپنے جزباتی پن میں سب کچھ کھو دینا چاہتی

جو کہہ رہا ہوں وہ چپ کر کے کرتی جاؤ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور اقصی صحیح معنوں میں پھوٹ

پھوٹ کر رو دی

حرا ہم دونوں بہنیں پھنس چکی ہیں میں تو برباد ہو ہی چکی تم ان کے چنگل میں نا انا میری پیاری بہن میں کسی طریقے سے کوشش کرتی ہوں کہ تمہاری شادی عمران سے ہو جائے

پر اپی ساجد

اس کو بھول جاو اس سے کبھی تمہاری شادی نہیں یو گی میں نے دیکھ لیا صابر سے بات کر کے اسے بس پیسے کی چاہت اس کے لیے وہ ہم دونوں کو بیچ کھائے گا

میرا جو ہو گا دیکھا جائے گا تم اپنی محبت سے عمران کو اپنی طرف کر لینا پہلے میں صابر کی وجہ سے تمہاری شادی عمران سے کرنا چاہتی تھی پر اب بڑی بہن بن کر عمران سے کرانا چاہتی بس اتنا خیال رکھنا ساجد کو کچھ نا بتانا اور نا ہی اس سے اب بات کرنا

میں تو اجڑ ہی چکی پر تم کو اجڑنے نہیں دونگی

یہاں سے جانے سے پہلے میں کچھ نا کچھ کر کے جاوں گی اقصی نے کچھ سوچا تو بلاوجہ مسکرانے لگی

اور اس وقت کو کوسنے لگی جب صابر کے پیچھے لگ کر اکبر جیسا ادمی گوا دیا

پر صابر میرے دل سے تم نکل کیوں نہیں پا رہے وہ بے بسی سے سوچتے سوچتے کچھ اور ہی سوچنے لگ گئ

پھر اہستہ اہستہ زندگی معمول پہ اگئ اور سب پھر ویسے ہی معمول کی طرح سب کام ہونے لگے اکبر کی کمی تو کبھی بھی پوری نہیں ہو سکتی تھی پر وقت سب سے بڑا مرہم زخم بھرتے تو نہیں پر مندمل ہو جاتے

اقصی کو حوریہ نے جانے نہیں دیا کہ جب اپ کا بھائی ائے گا لینے تو چلے جایئے گا کیونکہ سب کو پتہ تھا کہ اقصی کی بھابھی حرا کو بڑی مشکل سے برداشت کر رہی تو اقصی کو کیسے کرے گی اس لیے حوریہ نے اقصی کو روک لیا ویسے بھی اقصیٰ حوریہ کا بہت خیال رکھ رہی تھی اور وہ اسے اب پیاری بھی بہت ہو گئی تھی چھوٹی بہن سمجھ کر اس کا خیال رکھتی بالکل حرا کی طرح

عمران اور پھوپھو کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا ان کے بھائی کی بیوی تھی اس لیے ان سب کو عزیز تھی

سب ہنسی خوشی وقت گزار رہے تھے کہ صابر نے پھر ہلچل کے لیے پتھر پھینکا

حوریہ ایک بات پوچھوں اگر تم برا نا مناؤ تو

اقصی نے حوریہ کے کمرے میں آکر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو حوریہ نے بھی کہا جی بھابھی پوچھیں آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت

حوریہ میری بہت خواہش کہ حرا کی شادی عمران سے ہو کیونکہ میں ڈرتی کہ بھابھی کہیں اسے غلط جگہ نا بیاہ دیں جیسے وہ ان سے پیچھا چھڑانا چاہتی

میں زبردستی نہیں کر رہی تم عمران سے بات کرو اگر وہ مانتا تو ٹھیک نہیں تو پھر کوئی بات نہیں حوریہ جانتی تھی کہ اقصی بھابھی کی بھابھی کیسی لڑاکا ٹائپ عورت تھیں اقصی کو بھابھی پہ ترس بھی آرہا تھا کہ وہ کیا تھیں اور کیا ہو کر رہ گئی تھیں

بھابھی میں عمران بھائی سے بات کروں گی اگر ان کو کوئی اعتراض نا ہوا تو ہم کو خوشی ہو گی کہ ہم اپ کے

کام آئے

پر اگر وہ کسی اور کو پسند کرتے ہوئے تو پھر میں کچھ نہیں کر سکتی

تم کہیں زینب کی بات تو نہیں کر رہی

ارے نہیں بھابھی زینب کے ساتھ تو اسد بھائی کرنا چاہتے

سچ کہہ رہی ہو اقصی کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ اسد تو اپنے کام سے کام رکھنے والا لڑکا تھا پر اب حوریہ کیا کہہ رہی تھی

جی بھابھی صحیح کہہ رہی ہوں مجھے پھوپھو بتا رہیں تھیں کہ زینب کی کہیں منگنی و نگنی تو نہیں ہوئی تو میں نے کہا نہیں تب پھوپھو نے بتایا تھا

آج اکبر بھائی ہوتے تو ہم اب کتنا خوش ہوتے وہ اکبر کا ذکر کر کے خود بھی رونے لگی ساتھ ہی اقصی بھی رونے لگ گئی کچھ بھی تھا اکبر اقصی کے ساتھ مخلص تھا

جب کچھ دن بعد حوریہ نے عمران سے بات کی تو اس نے کہا حوریہ مجھے کل بھی کوئی اعتراض نہیں تھا اور اج بھی نہیں ہے بس یہی خواہش کہ جو بھی ہو گھر کو سنبھالنے والی ہو ہم سب کے ساتھ مخلص ہو اور تم جو پتہ ہی ہے کہ میں نا کل کسی سے کرتا تھا اور نا آج

تو پھر حرا آپ کو منظور ہے

مجھے تو پہلے بھی منظور تھی تم کو ہی نہیں پسند تھی وہ مسکرایا تو حوریہ بھی ہلکا سا مسکرائی کہ تب بھابھی کی وجہ

سے کہا تھا اب تو وہ بھابھی بھابھی رہیں ہی نہیں

کوئی بات نہیں پھوپھو سے پوچھ لو جو وہ کہتیں کر لو مجھے ناکل اعتراض تھا اور نا اج ہے

میری جان میرا ارمان کتنے دنوں کے بعد اواز سننے کو ملی بہت سنگدل ہے یار تم کتنا تڑپاتی ہو تم زرا اجو ترس آتا ہو تم کو

آج پوری ایک ماہ کے بعد حوریہ نے علی کی کال پک کی تھی اسے لگ رہا تھا اج بھی نہیں پک کرے گی یہ ظالم لڑکی پر آج اسے ترس آ ہی گیا تھا

بہت دنوں کے بعد حوریہ مسکرائی تھی اور اسے اچھا لگ رہا تھا علی کی آواز سننا

یار کیوں تڑپاتی ہو اکبر بھائی کا سن کر تو میں شاکڈ ہو گیا تھا ان کی عمر تھی اتنی جلدی جانے کی علی نے اکبر بھائی کا زکر کیا تو حوریہ پھر ان کو یاد کر کے رونے لگ گئی اور علی کا لگا اس کو یہ نہیں بولنا چاہیے تھا پر کیا ہو سکتا تھا الفاظ اس کے منہ سے نکل چکے تھے پر پھر بھی بہت سمجھانے ہر اور اسے چپ کرواتے کراتے بھی دس منٹ لگ گے پھر اللہ کا شکر وہ ٹھیک تو نہیں پر نارمل ہو گئی پر سوں سوں لگاتار کرتی رہی

ابھی اقصی نہا کر باتھ روم سے باہر نکلی ہی تھیں کہ اس کے موبائی پر بیل ہو رہی تھی اس نے دیکھے بنا ہیلو کہا تو دوسری طرف سے سن کر اس نے کہا نہیں کچھ بھی ہو جائے میں اس یتیم کے ساتھ کچھ نہیں ہونے دوں گی اب

یہ کہہ کر اس نے نا صرف کال بند کی بلکہ فون ہی آف کر دیا۔

حوریہ کے کہنے پر علی آج اپنے والدین کو بھیج رہا تھا رشتے کے لیے کتنی مشکل لڑکی ہے یہ حوریہ بھی کتنی بار کہا تب جا کر اج مانی یہ لڑکی۔

علی جو کافی دنوں سے پیچھے پڑا ہوا تھا حوریہ کے کہ میں ماما پاپا کو بھیج رہا کیونکہ اس کے پاپا امریکہ ہوتے تھے اور وہ آج کل آئے ہوئے تھے تو علی چاہتا تھا کہ کسی طرح ان کے ہوتے ہوئے شادی نہیں تو بات پکی ہو جائے

اور شکر اللہ پاک کا کہ حوریہ مانی تو

حور تم میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کبھی تو کھلی کتاب لگتی اور کبھی بالکل بند کتاب کی طرح

حوریہ علی کی بات سن کر مسکرا دی تھی اور علی مزید کوئی سوال کر ہی نئ سکا کیونکہ وہ ایسی ہی تھی کہ باتیں کرنے پہ آئے تو کرتی جانا نہیں تو بالکل خاموش

پر اس کی پھر بھی جان بند تھی اس میں

وہ کبھی کبھی سوچتا کیا بات ہے اس لڑکی میں جو مجھے کہیں اور جانے بھی نہیں دیتا تھا ایک رونگ نمبر سے شروع ہونے والی محبت کیسے سچی محبت میں تبدیل ہو گئ وہ تو سوچ رہا تھا جسٹ انجوائے کر رہا پر یہ کیا وہ تو اس کی سانس سانس میں رچ بس گئی تھی وہ چاہتا بھی تو خود کو اس کے حصار سے نکال نہیں پا رہا تھا

عمران نے حرا کے لیے ہاں کیا کی بھابھی کے پیر ہی زمین پر نہیں لگ رہے تھے وہ خوش تھی کہ میری بہن کو بہت اچھا لڑکا مل گیا اس نے تو اپنی قسمت کو خود پہ خود بند کیا پر وہ اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے کچھ بھی

کر سکتی اور اب وہ حرا جو سمجھا رہی تھی کہ تم میری والی غلطی کبھی نا جرنا یہ محبت وجبت کچھ نہیں دیتی بس زلیل ہی کرتی ہے میرا حال تمہارے سامنے ہے میں کتنا جرتی صابر سے شروع دن سے اس کی خاطر ہر غلط کام کیا پر ملا کیا

اب بھی میں بہت کرتی اس سے پر حرا مجھے پتہ چل گیا اس کو میری چاہت نہیں بس پیسے کا لالچ ہے اور ہو سکتا اس کی پیسے کی حوس کبھی پوری نا ہو

بس میں نے اپنی زندگی سے سمجھوتہ کر لیا جو ہو گا میرے ساتھ ہو تا رہی پر میری بہن عمران بہت اچھا ساجد جو بھول جانا کچھ دن مشکل لگے گا پر عمران اتنا اچھا کہ تم کو سب کچھ بھولنے پہ مجبور ہو گی بس جو وہ کہے وہ کرنا ہمیشہ خوش رہو گی

تم نے دیکھ ہی لیا ساجد بھی وہی کرتا جو صابر کہتا

یہاں عمران تم کو عزت بھی دے گا پیار بھی تم کو یہاں ہر وہ چیز ملے گی جو ایک لڑکی چاہتی بس اب شادی کے بعد عمران کے کہنے پہ چلنا اور صابر یا ساجد کو کچھ نا بتانا بس عمران جو کہے وہی کرنا میرے جیسی غلطی کبھی نا دہرانا

نہیں تو تم کو پتہ ہی ہماری بھابھی ہمارے ساتھ کیا کرتیں ہیں

میں بھی صابر کے پیچھے بھابھی کے دکھوں سے تنگ آ کر ہی لگی تھی یہ کہہ کر وہ رونے لگ گئی کہ اس نے مان لیا کہ اکبر کو کھو کو اس کی زندگی اندھیر ہو گئی تھی

صابر کو جب پتہ چلا کہ عمران اور حرا کی بات پکی ہونے جا رہی اس کو تو سمجھ نہیں ا رہی تھی کہ اپنی خوشی کا کیسے اظہار کرے وہ پاگلوں کی طرح خوش ہو رہا تھا

وہ فون پہ اپنی خوشی چھپا نہیں پا رہا تھا کہ جو اس نے پلان بنایا تھا وہ اتنی جلدی پورا ہونے والا

لویو اقصی میری جان تم سچ میں میرے دل کی رانی ہو لویو سوچ میری دلربا میرا دل کر رہا ابھی تم میرے سامنے ہو میں اپنی بانہوں میں بھر لوں تجھ کو اور کبھی نا چھوڑوں

مجھے ابھی ملو میرا نشہ ٹوٹ رہا جانم آو مجھے گلے لگا کو آؤ کہ میرے دل کی پیاس بجھاؤ

وہ پاگل ہو چکا تھا اقصی کو تو ایسا ہی لگا پر وہ دل میں خوش تھی کہ صابر اس سے اب بھی کرتا وہ اس کی محبت سے پگھلنے لگی اور جلدی سے بولی کہاں آؤں اور وہ اسے جگہ بتانے لگا

عورت کتنی معصوم ہوتی یا شاید پگل مرد کو سمجھ ہی نہیں پاتی اور مرد کی جھوٹی ہو یا سچی محبت اس کے اگے بنا سوچے سمجھے گھٹنے ٹیک دیتی

جب کہ کل تک اسے لگ رہا تھا صابر اس کا نہیں ہونا چاہتا اور اب اس کے دو محبت بھرے بولوں سے ہی پگھل گئی اور ایک بار پھر اس کی باتوں میں اکر اپنا اپ اس پہ نچھاور کرنے چل پڑی یہ سوچے بنا کہ یہ محبت نہیں دھوکہ ہے

حوریہ مجھے بازار کچھ کام لخھ چیزیں چاہیے میں گھر سے حرا کو لیکر جاوں گی تمنے چلنا ہے تو بتاو

بھابھی جو صابر سے ملنے کے شوق میں باہر جانے کا حوریہ کو بس بتانے ائی اور مروتا پوچھا اور دل میں دعا کر

رہی کہ یہ ساتھ نا چل پڑے

نہیں بھابھی میں نہیں جاسکتی اج زینب نے انا ہم کافی دنوں سے ملیں نہیں تو آج وہ کہہ رہی تھی میں اوٗں گی

اپ کب تک آئینگی پھر ساتھ مل کر بیٹھیں گے

میں بھی جلد انے کی کوشش کروں گی بس تھوڑی سی چیزیں لانی ہیں

ٹھیک ہے بھابھی اپ ہو آئیں پھر جلدی سے

او کے ملتے ہیں پھر جلد ہی یہ کہہ کر اقصی دل میں شکر ادا کر کے باہر اگئی

پھر اس نے آٹو والے کو آواز دی اور صابر کے بتائے ہوئے ایڈریس کا بتایا اور رکشے میں بیٹھ گئی

زینب کیا آئی جیسے ان کے گھر میں کوئی خوشیاں لے آیا ہو

وہ سب کے ساتھ مزاق کرنے میں لگی ہوئی یہاں تک کہ اس نے عمران کو بھی نہیں چھوڑا ان پہ بھی چٹکلے چھوڑ رہی تو عمران بھی کافی لطف اندوز ہو رہا تھا ویک اینڈ تھا تو سب ہی گھر میں تھے آج بہت سارے دنوں کے بعد ان کے گھر میں جو ئی ہنسا تھا جیسے ایک بار پھر زندگی جینے لگے تھے وہ سب

نہیں تو وہ سب بس ایک دوسرے سے کام کی بات کرتے پھر اپنے اپنے کمروں میں بند

پر اج صحیح معنوں میں خوشی ان کے گھر میں آئی تھی

اسد کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا گھر آیا تو زینب کو دیکھ کر جیسے اس کو اپنے اندر عجیب سی خوشی کا احساس ہوا

ہو اس کو پتہ ہوتا اس چلبلی نے انا ہے تو وہ کہیں جاتا ہی نا

پر اب بھی اس کو دیکھ کر جیسے اس کے دل میں گھنٹیاں سی بجی ہوں

پر زینب اس کی حالت سے بے خبر اسد کو بھی اپنے مزاق کا نشانہ بنانے لگی تو وہ بھی خواہ مخواہ ہی ہنسنے لگ گیا پاگلوں کی طرح

کیونکہ اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ کیا بات ہو رہی اس کی حالت دیکھ کر سب ہی ہنسنے لگ گے

نماز کا ٹائم ہوا تو سب کو پھپھو نے نماز پڑھنے کا بولا کہ پہلے نماز پڑھ لو سب پھر باتیں کرنا

عمران اور چا سد مسجد چلے گے تو حوریہ زینب کو اپنے کمرے میں لے ائی اور دونوں نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں

زینب تم کو اسد بھائی کیسے لگتے حوریہ نے زینب سے پوچھا تو زینب حیران ہو کر حوریہ کو دیکھنے لگ گئ

اچھے ہیں پر تم مجھ سے کیوں ہو چھ رہی

وہ نا زینب اسد بھائی کو تم پسند آ گئی ہو اور وہ چاہتے کہ اگر تمہاری کوئی پسند نہیں ہے کوئی تو کیا میں رشتہ بھیجوں

زینب پوری انکھیں کھول کر حوریہ کو دیکھ رہی

اور ایک دم ہنس پڑی اور بولی

یار مجھ میں کسی کو کیا پسند آ سکتا پاگل سی ہوں نا عقل ہے نا کھ اور

اسد اتنے ڈیسینٹ سے ان کو بھلا سارے جہاں کی لڑکیاں چھوڑ کر مجھ میں کیا نظر آ گیا

وہ ابھی تک شاکڈ تھی اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ کوئی اس کو بھی ایسے چاہ سکتا

یعنی بغیر غلط راستہ اپنائے بالکل اچھے طریقے سے وہ پرپوز کر رہے

پگل ان کو تو تم اس وقت زے پسند جب میں تمہاری شادی عمران بھائی سے کروانا چاہتی تھی

میں تو فل تیار تھی تن کو بھابھی بنانے پر اگر اس دن میں پھوپھو اور اسد بھائی کی باتیں نا سن لیتی

تم کو پتہ ان دنوں میں کتنی پریشان تھی بھابھی کی وجہ سے

بس دل چاہتا تھا کہ کوئی ایسا ہو جس سے میں دل کی ہر بات بول دوں

پر جب اسد بھائی کا پتہ چلا تب دل سے یہ خیال نکال دیا کہ تم کو عمران بھائی کی دلہن بناوں گی

کیونکہ عمران بھائی کی کوئی پسند نہیں تھی اور تم اسد بھائی کی پسند تھی اس لیے میں نے سوچا بھائی بدلا تم تو

وہی ہونا یہ کہہ جر وہ ہنسنے لگ گئی تو زینب بھی اس کے ساتھ ہی مسکرانے لگی

ارے ہاں یاد آیا کیا عمران بھائی کی شادی حرا سے فائنل ہو گئی

زینب نے یک دم یاد انے پر حوریہ سے پوچھا تو حوریہ نے بھی سر اثبات میں ہلا دیا اور بولی ہاں زینب

بھابھی کو دیکھ جر بہت ترس اتا مجھ کو وہ کیا تھیں اور کیا ہو گئیں تو ان کی خوشی کے لیے کہ وہ میرے

پیارے بھائی کی بیوہ ہیں ہم نے ان کی بات مان لی اور ویسے بھی حرا اچھی ہے مل کر رہنے والی اور مجھے یہ

بھی لگا تھا کہ عمران بھائی کو بھی وہ اچھی لگتی کیونکہ جب بھی بھائی سے شادی کا پوچھا انہوں نے حرا سے

انکار نہیں کیا جب کہ تمہارا کہا تھا تو کہتے تھے وہ پاگل جس کو بات کرنا ھی نہیں اتی اس سے شادی کرواؤ گی میری

اچھا انہوں نے مجھے پاگل کہا زینب نے حوریہ کی بات جاٹی تو حوریہ ہنسنے لگ گئی کہ ہاں جس جا بھی بولتی کوئی نا کوئی نقص نکالتے پر حرا میں نہیں نکالتے تھے تب مجھے نہیں پتہ تھا

پھر جب بھابھی نے ایک بار حرا کے رشتے کا کہا تو میں نے عمران بھائی سے بات کی تو ان کے چہرے پر صاف دیکھی جا سکتی تھی پر بولے پھر وہی کہ اگر تم چاہتی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں یہ کہہ کر وہ ہنسنے لگ گئی کہ عمران بھائی ایسے ری ایکٹ کر رہے تھے جیسے مجھے جچھ پتہ ہی نا ہو ایک بار پھر حوریہ عمران بھائی کو سوچ جر ہنسنے لگ گئی تو حرا کو بھی ہنسی اگئی پر وہ بھی اب اسد کا ہی سوچ رہی تھی جب اچانک دروازہ پہ کسی نے نوک کیا

اجاو

حوریہ سنجھی سکینہ ہو گی پر سانے حرا جو دیکھ کر حیران رہ گئی

آؤ آؤ حرا تم بھابھی کے ساتھ نہیں گئی

حرا حیران ہو کر حوریہ کو دیکھنے لگی کہ میں تو ان سے ملنے ائی تھی وہ کہاں ہیں

اور حوریہ حیران کہ اگر حرا کے ساتھ بھابھی نہیں گئی تو پھر وہ اکیلی کہاں گئیں اور جھوٹ کیوں بولا کہ حرا کے ساتھ جا رہی۔

اقصیٰ جب صابر کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچی تو صابر اسی کا انتظار کر رہا تھا جلدی سے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو ڈالا اور ایسے ہی اسے ساتھ لگائے کمرے میں لے گیا

اقصی کنواری لڑکیوں کی طرح شرما رہی اور صابر کو دیکھ کر جیسے پھر اس کے دل میں گھنٹیاں سی بجنے لگیں وہ جو کل تک سوچ رہی تھی صابر بدل گیا آج اس کا والہانہ پن دیکھ کر خود کو لعن طعن کی کہ میں بھی بہت جلدی نیگٹیو سوچنے لگ جاتی اور پورے کا پورا اپنا اپ صابر کے حوالے کر دیا

نادان یہ نہیں سمجھی مرد حوس کے مارے ہوتے وہ کب سے اس کو استعمال کر رہا اور وہ پاگل اس کی حوس کو اپنے لیے اس کا پیار سمجھ رہی

جب صابر نے اپنی حوس مٹالی تو اقصی کو بولا بس جان من کچھ دنوں کی دوریاں ہیں ہمارے بیچ پھر

ہم تم ہونگے بادل ہو گا

رقص میں سارا جنگل ہو گا

اس نے گا کر کچھ لہرا کر پھر اس کے منہ پہ بوسہ دیا تو اقصیٰ جو کل تک صابر کو بے وفا کہہ رہی تھی اور حرا کو سمجھا رہی تھی

اب صابر کا پیار دیکھ کر ایک بار پھر سوچ رہی کہ حرا کو سمجھاؤں گی کہ عمران کو زیادہ لفٹ نہیں کرانا بس ہم نے ان سے جائداد لیکر ان کی زندگی سے نکل جانا کیونکہ صابر کی محبت پر پھر اسے پہلے کی طرح کا یقین ہو گیا تھا اور وہ چاہتی تھی صابر ایسے ہی اس کے ساتھ پیار بھری باتیں کرتا رہے

آہ یہ دل کے ہاتھوں مجبور لڑکیاں۔

بس میری جان حرا کو بھی وہی ٹیبلٹ دینا جو تم کھاتی ہو بچہ نا ہو بس باقی خیر ہے

ایک بار پھر صابر نے اقصی کو یاد دلایا تو اقصی نے مسکرا کر اس کے گلے میں بازو ڈال کر کہا کہ پہلے کبھی جناب کی حکم عدولی کی جو اب کروں گی اس کے ایسا کہنے پر صابر نے اسے اور زور سے بھینچ لیا اور ساتھ لگا کر اس کو گھما ڈالا تو وہ ہنستی ہوئی صابر کی ہنسی میں اپنی ہنسی ملا کر ہنستی رہی

ایک طرف ایک انسان اپنی حوس مٹا کر اس کو لچھے دار باتوں میں لگا کر اپنا مطلب نکال رہا تو دوسری طرف ایک لڑکی اپنا سب برباد کر کے اس بات پہ خوش ہو رہی کہ وہ سچی اور پاک محبت کر رہی

مجھے تو اپی نے کچھ نہیں بتایا حوریہ کے کہنے پر جب حرا نے بتایا تو اسی وقت وہ بھابھی کو فون کرنے لگی کہ پتہ کروں بھابھی خیریت سے تو ہیں نا

صابر نہانے گیا تھا جب اقصی نے دیکھا کہ اس کے موبائل پر حوریہ کی کال ارہی تھی

وہ اب ڈر رہی تھی کہ کال اٹھاوں کے نہیں کیونکہ وہ پیار جو اس کو گھر سے اکیلا آنے پر بہادر بنا رہا تھا وہی پیار اب اس کو ڈرا رہا تھا کہ اب کیا کہوں گی گھر جا کر

اسی ڈر نے اسے حوریہ کی کال ریسیو ہی نہیں کرنے دی

وہ بار بار کال رہی تھی اور اقصی بس موبائل کو دیکھی جا رہی تب ہی صابر نہا کر باہر ایا اور اس سے پوچھا کس کی کال آ رہی تو اس نے بتایا کہ حوریہ کی آ رہی شاید مجھے بہت دیر ہو گئی اس لیے فون کر کے پوچھ رہی

ہونی کہ کہاں ہوں

تو پاگل ریسیو کرو اور فوراً گھر جاو یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں پتہ بھی ہے کہ اس وقت ان کو ناراض کرنا کتنا مہنگا پڑ سکتا پر تم کو تو اپنی پڑی رہتی چلا جاو اب گھر اور اسے فون کر کے بولو کہ ٹریفک کا رش بہت میں راستے میں ہوں اور اب کوئی کام بگاڑ نا دینا جاو اب اس نے غصے سے کہا تو اقصی صابر کی طرف عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگی کہ اس کا کونسا روپ صحیح ہے

صابر کو بھی جلد ہی اپنے غصے کا احساس ہو گیا تو فوراً نرمی سے بولا سوئیٹ ہارٹ میری بات کو غلط نا سمجھو دیکھو اس وقت ہم نے ان لوگوں سے بنا کر رکھنی اس کے بعد یہ سب جائیں بھاڑ میں

پھر ہم اپنی دنیا بسائیں گے یہ کہتے ہی اس نے اقصی کو ساتھ لگا کر ایک بار پھر اپنی محبت کی مہر ثبت کی ساتھ ہی اقصی بھی ٹھیک ہو گئی اور جلدی سے صابر کو اس کی محبت واپس لٹائی اور بائے بول کر باہر نکل ائی

پھوپھو کو علی کی ماما کا فون آیا تھا کہ ہم بات پکی کرنے انا چاہ رہے آپ بتا دیں کب آئیں

پھوپھو کو بھی علی پسند تھا ہر لحاظ سے حوریہ کے حوالے سے

میں اس کے بھائی سے بات کر لوں پھر آپ کو بتاتی ہوں پھوپھو نے پیار سے ان کو اسی لہجے میں جواب دیا تو انہوں نے بھی مسکرا کر او کے کہا تو پھوپھو فون بند کر کے عمران کے کمرے میں آئیں اور عمران کو علی کی ماما کی بات بتائی تو عمران بھی خوش ہوا کیونکہ سب کو ہی علی اور اس کے گھر والے پسند ائے تھے

جی جب مرضی بلا لیں نیک کام میں دیر کیسی

حوریہ سے بھی پوچھ لیجیے گا اس کو کوئی اعتراض تو نہیں

عمران نے کہا تو پھو پھو نے کہا اچھا

اور یہ بھی میں سوچ رہی ہوں کہ تم دونوں کا ساتھ کر دوں ایک جائے گی تو دوسری لے آئیں گے

عمران ہنسنے لگ گیا اور بولا آپ کی بات بالکل درست پر میں یہ چاہتا کہ ہم دونوں بہن بھائی ایک دوسری کی شادی دیکھیں ایسے نا اس کو مزہ آنا اور نا مجھے باقی آپ کو جو بہتر لگتا وہ کر لیں

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تم لوگوں کی خوشی پھر ایسا کرتے ہیں پہلے تمہاری کر لیتے ہیں کیا خیال ہے

جی جیسا آپ کو اچھا لگے اگر علی کے گھر والے پہلے کرنا چاہتے تو ان کی بات کو ترجیح دیجیے گا

عمران کی بات سے پھو پھو نے بھی اتفاق کیا

حرا اور حوریہ زینب کو اسد کے نام سے چھیڑ رہی تھیں جب اقصی کمرے میں آئی

بھابھی اپ کہاں تھیں اور کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہیں تھی

ں مبس کچھ نا پوچھا حوریہ اتنا رش تھا بازار کہ کانوں پڑی آواز بھی نہیں سن رہی تھی اور دیکھو میں کچھ لیکر بھی نہیں آئی ونڈو شاپنگ تک نہیں کر سکی کہ پیر رکھنے کو جگہ نہیں تھی ایسا لگ رہا تھا آج ہی ساری دنیا بازار آئی ہوئی اور ساتھ ہی ہنسنے لگ گئی

پر آپ تو کہہ رہی تھیں حرا کو ساتھ لیکر جاؤں گی

ہاں گھر سے تو یہی سوچ کر نکلی تھی پر پھر خیال آیا کہ رات کو اس کے درد ہو رہی تھی سر میں میں نے کہا

کہاں ماری ماری پھرے گی میرے ساتھ اور سوچا ابھی تو میں نے آجانا اس لیے سیدھا بازار ہی چلی گئی

اقصی نے شکر ادا کیا کہ کسی نے زیادہ تفصیل سے نہیں پوچھا

آپی آپ کو پتہ زینب کہ اسد بھائی سے منگنی ہو رہی

حرا نے ہنستے ہوئے زینب کو دیکھ کر اقصی کو کہا تو اقصی ہنسنے لگ گئی کہ ہاں مجھے پتہ ہے پر دل سے وہ بجھی ہوئی تھی نا جانے کیوں

اچھا تم لوگ باتیں کرو میں چینج کر لوں یہ کہہ کر اقصیٰ ان کی طرف دیکھے بنا کمرے سے باہر نکل گئی اور وہ تینوں پھر ایک دوسرے کو تنگ کرنے لگ گئیں

عمران بیٹا اقصی کا کیا سوچا ہے وہ جوان ہے ابھی اور بیٹا اس طرح ہم اس کو اپنے گھر رکھ بھی نہیں سکتے تم کیا کہتے ہو

پھوپھو جان میں کیا کہہ سکتا ہوں وہ ہمارے بھائی کی بیوہ ہے ہم ان کو نکال تو نہیں سکتے نا اور ان کی بھابھی اور بھائی کا بھی آپ کو پتہ انہوں نے مڑ کر پوچھا بھی نہیں کہ ہماری بہن کیسے رہ رہی

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی

نا میرا بیٹا میں کہہ سکتی بھلا کہ اسے نکالو آخر وہ ہمارے بچے کی پسند ہے ہم کو ایسے ہی پیاری جسے اس کو تھی میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ عدت پوری کر چکی اور اس طرح اس کا یہاں رہنا اور تم سب کی شادی ہو جائے تو وہ کیسا محسوس کرے گی

میں اس لیے کہہ رہی وہ جوان ہے ابھی اگر اس کے بھائی بھابھی نہیں پوچھ رہے تو ہم اپنی بچی سمجھ کر اس

سے پوچھ کر اس نکاح کروا دیتے ہیں

پھوپھو اپ بڑی ہیں جو کرینگی اچھا ہی کرینگی آپ ان سے ہو چھ لیں وہ جو کہتیں کر لیں

ٹھیک ہے میں آج پوچھتی ہوں دیکھو کیا کہتی ہے

علی کے گھر والوں کو فون کر دیا گیا تھا کہ وہ اس اتوار کو آجائیں

علی نے حوریہ کو فون کیا تب حوریہ کچن میں گئی ہوئی تھی واپس ائی تو علی کی پانچ مس کالز دیکھ کر ہنس پڑی

اور دل ہی دل میں مسکراتی رہی کہ اب نہیں کروں گی ریسیو جناب اپ کی کال

تب پھر بیل ہونے لگی تو حوری موبائل کو سائلینٹ پہ لگا کر فون بجتا دیکھتی رہی اور ساتھ چائے کی چسکیاں

لیتی رہی

اقصی بیٹا فری ہو تو میرے کمرے میں انا ذرا نماز کے بعد

میں تب تک نماز پڑھ لوں

جی اپ پڑھ لیں میں آتی ہوں

پھر کچھ دیر کے بعد وہ پھوپھو کے کمرے میں تھی جب پھوپھو نے اس سے پوچھا کہ اگے تمہارا کیا ارادہ ہے

اور سب بات اسے سمجھائی تو وہ بولی پھوپھو جی اکبر کے علاوہ میری لائف میں کوئی نہیں ائے گا اور

دوسری شادی کا اپ نے سوچا بھی کیسے

میں کبھی دوسری شادی کا سوچوں بھی نہیں کرنا تو بہت دور کی بات

ہاں اگر آپ کو میں ادھر برداشت نہیں ہو رہی تو میں کسی دارلامان چلی جاتی ہوں ساتھ ہی وہ رونے لگی تو پھوپھو نے اسے اپنے پاس بلایا اور گلے لگا کر اسے پیار کرنے لگی اور بولیں اچھا چپ کرو نا کرو شادی وہی ہو گا جو تم چاہو گی یہ سنتے ہی اقصی پھوپھو کے گلے لگ کر پھر رو پڑی اور پھوپھو اس کو تھپکیاں دینے لگیں

علی کے گھر والے اگے تھے اور سب ہنس رہے تھے جب علی کی ماما نے پھوپھو سے شادی کا ارادہ پوچھا تو پھوپھو نے متانت سے جواب دیا کہ جیسا آپ بولیں تو علی کی ماما نے کہا کہ علی کے پاپا زیادہ چھٹی پہ نہیں ائے ہوئے ہم سوچ رہے ابھی منگنی کر دیتے ہیں پھر جب علی کے پاپا اگلی بار آئیں گے تو شادی کع دینگے آپ کیا کہتی ہیں

جی بالکل جیسا آپ چاہیں

ہم بھی پھر عمران کا کر دیتے ہیں اور حوریہ کا جب آپ بولیں تب کر لینگے

جی بالکل جیسا آپ کو بہتر لگے پھر سب کو یہ بات پسند آئی کہ پہلے عمران کا ہی ہونا چاہیے تھا یوں سب ینگ پارٹی بھنگڑا اڈالنے لگ گئی اور سب بڑے ان کے بھنگڑوں سے لطف اندوز ہونے لگے اللہ پاک سب کو ایسے ہی ہمیشہ خوش و خرم رکھنا اور سب کو خوش دیکھ کر پھوپھو نے سب کے لیے دل سے دعا کی

اقصی ایک کام کرنا ہے تم نے اب

اقصی ابھی سوئی ہوئی تھی جب صابر کا فون آیا وہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی کہ ایسا اب کیا کام پڑ گیا

صابر کو جو وہ اتنی صبح فون کر رہا

کیا ہوا تم جو اتنی صبح

یہ صبح نہیں ہے اقصی صبح کے دس بج چکے ہیں

ہاں تو صبح ہی ہے

افففف ایک تو تم بحث بہت کرتی ہو بات پوری سنتی نہیں اور بولنے لگ جاتی

لو یو صابر اینڈ مس یو ویری مچ

وہ بہت دنوں کے بعد صابر کی اواز سن رہی تھی اسے ایسے ہی اس پہ پیار اجاتا تھا اور صابر اسی پیار کو کیش کرواتا تھا اس سے

اب بھی اس کو خوش کرنے کے لیے فون پہ ہی اس کیا بوسہ لیا اور دو پیار کی باتیں کی اقصی اتنے میں ہی پاگل ہو گئی وہ دیکھ رہی تھی آج کل صابر کو اس پہ بہت پیار ارہا تھا اسے بہت اچھا لگتا اور جلد اکھٹے ہونے کی دعائیں کرتی

جب صابر نے دیکھا کہ اس کا دل بھرتا ہی نہیں پیار سے تو کچھ لمحے اور پیار جتا کر اسے اصل بات پہ لایا

جب اسے پتہ چل گیا کہ اب وہ میرے پیار کے بوکوں میں کھوئی کھوئی ہر بات مانے گی تب اس نے کہا کہ اقصی کوئی ایسا ماحول بناؤ کہ حوریہ کو اغواہ کر لیا جائے اور اس کے نام ساری جائداد ہتھیا کر میں اور تم حرا اور ساجد ملک سے فرار ہو جائیں

پھر بھاڑ میں جائیں سب کیا خیال ہے صابر نے چپ چپ اقصی کو جھنجھوڑا تو وہ بولی۔

علی اور حوریہ کی بات پکی ہو گئی تھی اب حوریہ ویسے نہیں ڈرتی تھی علی سے بات کرتے ہوئے جیسے پہلے ڈرتی تھی

پر شرم و حیا کی وجہ سے سب کے سامنے علی سے بات نہیں کرتی تھی اور نا ہی کسی کو پتہ کہ حوریہ کی علی سے پہلے کی جان پہچان ہے

کہتے ہیں دل میں خلوص ہو اور نیت صاف ہو تو اللہ راستے خود بنا دیتا ہے حوریہ اور علی کی مثال سامنے تھی انہوں نے غلط راستہ چننے کی بجائے سیدھے راستے کو ترجیح دی اور آج اللہ نے ساتھ دیا تو وہ ایک ہونے جا رہے تھے یہ دونوں کا اللہ پہ یقین ہی تھا جو دونوں کو ملا دیا

صابر یہ بہت مشکل کام ہے بیٹی کی عزت سب کے لیے بہت معنی رکھتی اور بعمران حوریہ سے کرتا بھی بہت ہے وہ نا ہو ہم کو لینے کے دینے پڑ جائیں

صابر نے جب کہا کہ کہ اقصی کسی طریقے سے حوریہ کو غائب کرواتے ہیں اور یہ ہمارا لاسٹ چانس ہو گا اس کے بعد ان لوگوں سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہو گا بس حوریہ کو غائب کروا کر کم سے کم بھی ان سے اس کی بازیابی کا پانچ کروڑ لیکر ہم ان کی زندگی سے نکل جائیں تو پہلے تو یہ سن کر کہ ہم اپنی زندگی مل کے گزاریں گے اقصی کو خوش کر گیا پر یہ کیا کہ حوریہ کو غائب کروانا یہ اقصی کو اچھا نہیں لگا تھا وہ کتنی بھی بری پر اقصی حوریہ کو اپنی بہن مانتی تھی اب اس نے بہت جگہ پر اقصی کا ساتھ دیا تھا اب صابر کے کہنے پر

اس کو غائب کروانا اقصی بالکل نہیں مان رہی تھی پھر صابر نے اپنی پٹاری سے ایک وار نکالا جو بالکل ٹھیک لگا اپنے نشانے پر

اس نے کہا ٹھیک ہے پھر تم حوریہ کا ساتھ دو اور مجھے بھول جاؤ

صابر کا اتنا کہنا اقصی کی جیسے جان نکال لے گیا ہو

ٹھیک ہے جیسا تم کہو گے ویسا ہی کروں گی تم بتاو کیا کرنا ہے

پھر صابر شیطانی ہنسی ہنسا اور اپنے مکروہ ارادے سے اسے آگاہ کرنے لگا

کام تھوڑا مشکل ہے پر مجھے پتہ میری جان سب کر لے گی

اقصی کچھ بولی نہیں اس کا پلان سن کر تو اس نے محبت کا جال بچھایا اور اقصی کی یہی تو کمزوری تھا فوراً ہنس پڑی اور بولی کہ میں کوشش کروں گی پر مجھے لگتا یہ کام بہت مشکل ہم مشکل میں پھنس سکتے اور صابر یہ بھی یاد رکھنا جہاں حوریہ کی بات پکی ہوئی وہ لڑکا انسپیکٹر ہے پھر سوچ لو لینے کے دینے پڑ سکتے

ارے کچھ نہیں ہو گا چڑیا جتنا تو تمہارا دل ہے بس جیسا جیسا میں کہتا ہوں ویسا ویسا کرتی جانا اس نے فون پہ ہہ اپنے پیار کی مہر ثبت کی تو اقصی اس کے پیار سے بے قابو ہوتے ہوئے شرماتے ہوئے بولی کہ صابر تم بھی نا قسم سے کام نکلوانا جانتے ہو

پھر وہ اونچی اونچی ہنسنے لگا تو اقصی بھی خود کو ہواوں میں اڑتا محسوس کرنے لگی کہ صابر کی محبت پر میں ایویں شک کرنے لگی تھی

میرا خیال ہے کہ اسی مہینے کی تاریخ رکھ لیتے ہیں عمران اور حرا کی شادی کی

پھوپھو نے سب جو پاس بلا کر بات کی تو سب نے ان کی بات کی تائید کی کہ اپ بڑی ہیں جیسے آپ کو اچھا لگتا آپ کر لیں

پھر سب کی رضامندی سے اسی مہینے کی 25 تاریخ حرا کے بھائیاور بھابھی رکھ گے

اکبر بھائی کو یاد کر کر کے سب رونے لگ جاتے کہ آج وہ ہوتے تو کتنے پیار سے بہن کو رخصت کرتے

اقصی بھی اکبر کے زکر پر افسردہ ہو جاتی نا جانے کیوں

پھر دونوں طرف شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں روز بازاروں کا چکر لگتا روز شاپنگ کی جاتی پر ایسے لگتا تھا ابھی کچھ لیا ہی نہیں

علی نے حوریہ کو اپنی پسند کے جوڑے پہننے کو کہا تھا اور خود جو بھی پہنوں گا وہ اپنی حور کی پسند سے

دونوں نے گھر والوں سے اجازت لی کہ ہم کو ایک ساتھ شاپنگ کی اجازت دی جائے کسی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا

ادھر عمران اور حرا مل کر اپنی پسند کی شاپنگ کر رہے ادھر حوریہ اور علی اپنی پسند کی

علی کی کوشش تھی کہ وہ اور حوریہ ایک جیسا ڈریس لیں شادی کے دنوں کا پر حوریہ نے کہا نہیں ہم اپنی شادی پر لینگے ادھر آپ میری پسند کا پہنیں اور میں آپ کی پسند یہ کہہ کر حوریہ نے شرما کر سر نیچے کر لیا تو علی جیسے قربان ہی تو ہو گیا اس کی اس ادا پر □ ❤ □ □

پھر اسی مصروفیت میں شادی کا دن بھی آگیا

حوریہ تو نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی سب نے اس کی تعریف کی وہ ہنسی جا رہی تھی کیونکہ علی بہت بار اس کے پاس انا جاہ رہا تھا ہر حوریہ ہر بار اس کا ارادہ بھانپ کر ادھر آدھر ہو جاتی اور علی سمجھ رہا کہ لگتا آج اس کی قسمت میں حوریہ کے پاس جانا نہیں لکھا

پھر اس نے ایک جگہ حوریہ کو پکڑ ہی لیا اس سے پہلے کہ وہ پھر غائب ہو یا کوئی آئے علی نے فوراً حوریہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے کچھ بولنا چاہا ہی تھا کہ عین اسی ٹائم زینب ان کے سر پر پہنچ گئی اور علی نے فورا اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنے سر میں پھیرنے لگ گیا اور حوریہ کھلھلا کر ہنس پڑی تو علی کو لگا حوریہ ہنسی نہیں اس کی جان اس کی ہنسی میں اٹک گئی ہو جیسے وہ ایک ٹک حوریہ کر دیکھنے لگا تو زینب نے علی کی انکھوں کے آگے اپنا ہاتھ لہرایا تو علی خجل سا ہو کر ہنسنے لگا تو حوریہ اور زینب بھی مسکرانے لگی

پھر بارات جانے کا ٹائم ہو گیا تو اسد نے حوریہ کو پہلے ہی کہا تھا کہ زینب کو لیکر میری گاڑی میں بیٹھنا تو وہ ہنس دی تھی اب زینب کو لیکر اسد بھائی کی گاڑی دیکھ رہی تھی کہ وہ کہاں کھڑی

زینب پھوپھو کو سلام کرنے گئی تو علی جلدی سے حوریہ کے پاس آیا اور دل سے اس کی تعریف کی حوریہ کالے لباس میں بے حد پیاری لگ رہی تھی اور علی بھی کال شرٹ میں ہیرو لگ رہا تھا

تم میرے ساتھ میری گاڑی میں آو حوریہ

علی نے اتنے پیار سے کہا کہ حوریہ کا انکار کرنا اچھا نہیں لگا کیونکہ علی اتنے مان سے کہہ رہا تھا وہ اکچھ بولنے

ہی لگی تھی کہ اسد اس کے سر پر آکر کھڑا ہو گیا اور علی سے سلام دعا کے بعد حوریہ کو آنکھوں کے اشارے سے کچھ پوچھا تو حوریہ نے بھی اوکے کا اشارہ دیا تو وہ خوش ہو گیا اور علی چپ ہو گیا وہ سمجھا حوریہ اپنے کزن کے ساتھ جانا چاہتی اس لیے اس نے دوبارہ اسے نہیں کہا کہ تم میرے ساتھ چلو وہ جیسے بجھ سا گیا تھا چپ چاپ مڑ گیا تو حوریہ حیران ہوئی کہ علی کو کیا ہوا

پھر جب حرا کو بیاہ کر گھر میں لایا گیا تو جیسے ہر طرف خوشیاں رقص کرتی نظر آئیں کیونکہ عمران بھائی کے چہرے سے ان کی خوشی کا صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا

سب تھک چکے تھے بہت سے ملے گلے کے بعد اب سب آرام کرنے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے

حوریہ بھی بہت خوش تھی پر وہ فکر میں بھی تھی کہ بارات کے جانے کے بعد تک علی نے اس کو بلانا کیا دیکھا بھی نہیں تھا یہی بات اسے بہت بار ڈسٹرب کر چکی تھی پہلے وہ اپنا وہم سمجھ کر اگنور کر رہی تھی پر اب جب سوچنے بیٹھی تو اس کو محسوس ہوا کہ کچھ نا کچھ تو ہے جو علی ایسا کر رہے پر بات کیا یہ بہت سوچنے کے بعد بھی اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی

حرا مجھے نہیں پتہ میں تم سے کب سے کرتا شاید تب سے جب اکبر بھائی کی شادی میں پہلی بار تم کو دیکھا یا شاید تب تب میں نے جب جب تم کو دیکھا مجھے لگا تب تب تم میرے دل کے اندر اتی کیا جا رہی بلکہ براجمان ہر کر بیٹھی ہوئی ہو اور میں بہت چاہنے کے باوجود تم سے کبھی اظہار نہیں کر سکا کیونکہ کچھ بھا بھی

کی بے رخی اور کچھ ان کا رویہ سب کے ساتھ عجیب سا سمجھ نہیں اتی تھی تم سے کچھی کچھ کہہ بھی پاوں گا

کہ نہیں

پر پھر ایک دم بھابھی ہم سب کے ساتھ اچھی ہو گئیں اور مجھے بھی تمہاری کچھ امید بندھ گئ

پر حوریہ جب بھی کہتی شادی کا میرے دل میں بس تمہارا ہی خیال اتا پر کہہ نہیں پاتا تھا

ایک دن جب حوریہ نے زینب کا بولا تو تب مجھے لگا تھا کہ میں اپنی بہن کو انکار نہیں کر سکوں گا اور تمہارا

سوچنا کہ اب تم مجھے نہیں مل سکو گی کبھی مجھے چین نہیں لینے دیتا تھا میں بظاہر کچھ کہتا نہیں تھا پر مجھے پتہ

تب میرے فل پہ کیا بیتتی تھی

پر یار اس دن میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا جب اسد نے مجھے اپنی محبت کی کہانی سنائی کہ وہ زینب سے کتنا

کرتا کیسے اس کو دیکھ کر اس کا دل بے قابو ہو جاتا تب میں نے سوچا اب میں تم سے اظہار کروں گا پر

پھر اکبر بھائی والا واقعہ ان کی ڈیتھ ان سب باتوں نے مجھے توڑ کر رکھ دیا تب مجھے لگتا تھا کہ شاید اب کبھی

کوئی خوشی مجھے خوش نہیں کر پائے گی

بس پھر سب حالات پہ چھوڑ دیا اور خود کو کاموں میں مصروف کر لیا

پھر جب ایک بار پھر حوریہ نے تمہارا نام لیا تو یار یقین کرو اللہ پہ یقین تو پہلے ہی بہت تھا کہ وہ اپنے بندوں

پہ ان کی اوقات سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس دن میں سچ میں اکیلے میں رو پڑا کہ کیسے کیسے سنتا وہ اپنے

بندوں کی آواز

نہیں تو مجھے یقین ہو چلا تھا کہ اب میں تم کو شاید ہی حاصل کر سکوں

پر میرا صبر میرے اللہ کو پسند آ گیا اور صلے میں مجھے تم کو دے دیا

میں تو اس الل پاک کا جتنا بھی س شکر ادا کروں وہ کم ہے

حرا کو دیکھ کر عمران نے اپنے دل کی باتیں اسے بتائیں تو حرا ایک ٹک عمران کو دیکھ رہی کہ کوئی کسی کو

ایسے بھی اتنی خاموشی سے چاہتا ہو نا

وہ حیران کہ آج تک اسے پتہ نہیں چلا اس کی کسی بھی حرکت سے کہ وہ اتنا اس سے کرتا ہو گا

اور خود وہ کسی اور کو چاہتی جس کا یہ بھی نہیں یقین کہ وہ اس سے دل سے کرتا بھی ہے کہ نہیں کیونکہ وہ

بہت بار دیکھ چکی تھی کہ ساجد کو کتنی کالز آتیں تھیں لڑکیوں کی اور جب میں پوچھتی کہ یہ کون ہیں اور

کیوں جر تیں ے م کو فون تو آگے سے وہ کہتا تھا جسٹ دوست ہیں یار بس شغل لگا تا ان سے

جان تو بس تم ہو میری ایسی باتیں کے کر وہ حرا کو اپنے سے بدگمان ہونے سے بچاتا

پر حرا اقصی کی طرح نہیں تھی محبت کے دو بولوں کی بھوکی

وہ بے شک چھوٹی تھی اقصی سے پر سمجھدار تھی بےشک وہ ساجد کو پسند کرتی پر اس نے کبھی ساجد سے

اکیلے ملنے کا سوچا بھی نیں تھا وہ بہت بار کہتا کہ ملو اقصی بھی کہتی مل لو جونسا کھا جانا اس نے تمہیں

پر پتہ نہیں وہ کبھی اس سے تنہا نہیں ملی

اور اب عمران کی محبت دیکھ کر اس کو جیسے لگا سچی محبت تہ یہ ہوتی وہ سمجھدار لڑکی ایک دن میں ہی سمجھ گئی

کہ اصل میرا حقدار تو یہ ہے جو اتنی محبت سے مجھے بیاہ کر لایا یہ سوچ ہی اسے اندر تم سرشار کر گئی کہ ایک مخلص بندے کی محبت ہی تھی جو شاید اس کو ساجد کے پاس جانے سے روکتی تھی

اٹھو اور میرے ساتھ نفل پڑھو شکرانے کے کہ اللہ نے ہم کو ملایا آؤ اس کا شکر بجالائیں عمران نے اپنا ہاتھ حرا کی طرف بڑھایا تو حرا نے شرماتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا

صابر ک فون آیا تو اقصی نے جلدی سے ریسیو کیا کہ اس کو صابر کی بہت یاد آرہی تھی پر یہ کیا صابر ایسا ممکن نہیں صابر کی بات سن کر اقصی نے کہا تو صابر جو غصہ آگیا۔

صابر ایسا ممکن نہیں ہے جزبات سے نہیں سوچو

بس میں تم کو جو کہہ رہا تم وہ کرو مجھے پتہ میں کیا کر رہا تم زیادہ مجھے نا سمجھاو تو اچھا ہے

صابر نے بنا کسی جزبے سے عاری ہو کر کہا تو کچھ دیر کے لیے اقصی چپ سی ہو گئی

کچھ دیر بعد بولی تو بس اتنا کہ مجھے نہیں لگتا میں کچھ کر پاوں گی تم وہ کام کہہ رہے جو میرے لیے ممکن ہی نہیں نا ممکن ہے

اس کا مطلب تم کو مجھ سے زیادہ یہ سب عزیز ہیں

اوکے اب مجھے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تم رہو اپنے سگے لوگوں کے پاس

یہ کہتے ہی اس نے فون بند کر دیا اور اقصی کی تو جیسے جان پہ بن گئی ہو

بار بار اس کو فون کر رہی پر اس نے سم ہی بند کر دی تھی

اف میرے خدایا کیا کروں میں اب

کچھ دیر کے بعد وہ ساجد کا نمبر ملا رہی تھی ساجد کو بھی جیسے پتہ تھا کہ اقصی کا فون ائے گا اس نے بھی اس کا نمبر دیکھ کر کال کاٹ دی اور موبائل آف کر دیا

اب صحیح معنوں میں اقصی کی جان پہ بنی اس کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کرے کیونکہ آج ولیمہ بھی تھا اور سب مہمان بھی آئے ہوئے میں کیسے جاوں صابر کے پاس کیسے رابطہ کروں اس سے

یہی سوچتے سوچتے صبح ہو گئی وہ جلدی سے حرا کے کمرے میں گئی پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس مڑ گئی کہ عمران کے سامنے وہ کیا بات کر سکتی حرا سے

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اور وہ پاگل ہو چکی تھی صابر کا نمبر ڈائل کرتے کرتے

آخر روتے روتے وہ بے اختیار اللہ سے اپنی موت کی دعا کرنے لگ گئی وہ بھی اونچی آواز میں جس کا شاید اس کو خود بھی احساس نہیں تھا

اسد جو اقصی کے کمرے کے پاس سے گزر رہا تھا ان کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر حیران رہ گیا کہ اتنے خوشی کے موقعے پر بھابھی ایسی باتیں کر رہیں اور وہ نا چاہتے ہوئے بھی ان کے کمرے میں اگیا

اور پاس آکر بولا کہ بھابھی آپ ٹھیک تو ہیں نا

اسد کو اپنے کمرے میں دیکھ کر پہلے تو اقصی کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی پھر نا سمجھتے ہوئے اس کی طرف دیکھے گئی

اس کو پتہ ہی نہیں کہ وہ رو بھی رہیں ہیں

بھابھی آپ رو کیوں رہی ہیں اور اپنی موت کو آواز دے رہیں سب ٹھیک ہے نا

اسد کو ہمدرد پا کر وہ پھر رونے لگی تو اسد نے یہی سمجھا کہ اس موقعے پر وہ اکبر بھائی کو یاد کر رہی ہو نگی بس

یہ سوچتے ہی وہ ان کو تسلی دینے لگا تو اقصی نے بھی شکر ادا کیا کہ اسے کچھ بولنا نہیں پڑا

تم کتنی پیاری ہو یہ تم کو پاس دیکھ کر احساس ہو رہا عمران نے اٹھتے ہی سوئی ہوئی حرا کو دیکھ کر سوچا تو خود

بخود مسکراہٹ اس کے چہرے پہ آگئی

کتنی خاموش چاہت تھی میری سوچتا ہوں تو خود پہ حیرانگی ہوتی

اگر اسی خاموشی میں میں تم کو کھو دیتا تو میری زندگی میں کیا بچتا یہ سوچ کر ہی عمران نے جھرجھری لی اور

بے ساختہ سوئی ہوئی حرا کی کس کی تو وہ ایک دم اٹھ گئی اور عمران کو اپنے اوپر جھکا دیکھ کر شرم سے

انکھیں جھکا لیں

عمران اس کی اس ادا پر قربان ہی تو ہو گیا

آخر کار صابر کا نمبر آن ہو ہی گیا اقصی نے اللہ کا شکر ادا کیا پر وہ ریسیو کیوں نہیں کر رہا

اس نے میسیج چھوڑا کہ تم جو کہو گے میں کرنے کو تیار ہوں پلیز بات کرو مجھ سے

میسیج کے پڑھتے ہی صابر کے چہرے پر مکروہ اور خبیث ہنسی نمودار ہوئی تب اس نے اقصی کو کال بیک کی

اقصی نے ایک ہی بیل پر فون اٹھالیا اور رونے لگی دوسری طرف صابر کی کریہہ مسکراہٹ ہی ختم ہو رہی

تھی پھر ایک دم سیریس ہو کر بولا جان کتنی بار کہا ہے مجھے غصہ نا دلایا کرو جو کہتا ہوں مان لیا کرو پر تم ہو کہ ہر بار مجھے دکھ دیتی ہو

اور جو تم کر رہے وہ دکھ نہیں دے رہے کیا

دیکھو سوئیٹ ہارٹ اگر تم میری بات مان لیتی تو میری جرات جو اپنی دلربا کو دکھ دینے کا سوچوں بھی

اقصی کو لگا جیسے ہولے ہولے اس کے زخنوں جو آرام مل رہا ہو وہ پھر صابر کی محبت پر یقین لے آئی اور جو اس نے کہا اس کی حامی بھر کر جیسے خود کو پاتال میں گرا دیا

صابر کی محبت میں وہ کیا کرنے جا رہی تھی یہ شاید اب اس کو بھی نہیں پتہ تھا

پھر حرا کو پارلر والی تیار کرنے آ گئی عمران کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک منٹ بھی حرا کو خود سے دور کرے

پر اب مجبوری تھی کہ سب خواتین اندر اگئی تھیں نا چاہتے ہوئے بھی اس کو باہر جانا پڑا جاتے جاتے بھی وہ آنکھوں سے حرا کو پیار بھری نظروں سے دیکھتا گیا اور ساتھ ہی فلائنگ کس

حرا سمٹ سی گئی اور ارد گرد دیکھنے لگی کسی نے دیکھا تو نہیں اور عمران اس کی اس ادا پہ قربان ہی ہو گیا اور مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا

حوریہ بات سنو اقصی نے حوریہ کو آواز دی جو شاید کچن میں جا رہی تھی

جی بھابھی

اپ ابھی تک تیار ہونے نئ گئیں اس نے ساتھ ہی سوال کر دیا تو اقصی کے لیے اور بھی آسان ہو گیا بات کرنا

حوریہ مجھے میچنگ سیٹ نہیں مل رہا بہت ڈھونڈا پر پتہ نہیں کہاں رکھ دیا اب وقت بھی بہت کم

سوچ رہی نیا لے آوں

جی لے آئیں ابھی تھوڑا وقت ہے ہال میں جانے کا

تم چلو میرے ساتھ ادھے گھنٹے تک آجائیں گے اگر تم کو برا نا لگے تو

اقصی نے ایسا منہ بنایا کہ حوریہ کو انکار کرنا اچھا نہیں لگا

حالانکہ علی کا سوچ سوچ کر اس کے سر میں درد ہونے لگ گیا تھا کہ علی نے کل سے کوئی فون بھی نہیں کیا

اسے اب پکا یقین ہو گیا تھا کہ وہ ناراض ہے اس سے پر کس بات پہ یہ اسے سمجھ نہیں ارہی تھی اب اسی

لیے کچنمیں چائے بنانے کا کہنے جارہی تھی کہ بھابھی نے اسے ساتھ چلنے کو کہا

اس نے کہا کوئی بات نہیں ادھے گھنٹے تک ہم آہی جائیں گی یہ سوچتے ہی وہ ان کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئی

اور جانے لگی تو اقصی نے کہا کہاں جارہی ہو اب

بھابھی اسد بھائی کو کہتی ہوں کہ وہ لے چلیں ہمیں گاڑی تو وہی ڈرائیو کرینگے نا

اسد کو رہنے دو ہم خود ہی چلی جاتی ہیں وہ بزی ہو گا

نہیں بھابھی اگر ہم اکیلی گئیں تو دیر ہو سکتی اس لیے اسد بھائی کے ساتھ جائینگے تو جلدی اجائیں گے یہ کہتے

ہی اس نے اقصی کی مزید کوئی بات نہیں سنی اور جلدی سے اسد کے کمرے میں چلی گئیں

اور اقصی نے جلدی سے کمرے میں اکر صابر کو سب بتایا تو اس نے کہا جوئی بات نہیں تمجب حوریہ کو لیکر

دکان پہ جاؤ تو واپس جا کر اسد کو کہنا کہ پیاس لگی کوک لے آؤ اس کے بعد حوریہ کو فورا باہر لے آنا دکان

سے میرے بندے ادھر ہی کھڑے ہونگے وہ حوریہ کو تب تک گاڑی میں ڈال کر لے کا چکے ہونگے

اقصی کا ابھی بھی دل تھا کہ حوریہ کو کچھ ناہو پر صابر کی ناراضگی کے ڈر سے کچھ نا بولی اور جیسا اس نے کہا

اقصی نے ویسا ہی کیا

زینب جب گھر ائی تو سامنے ہی پھوپھو کو دیکھ کر سکام کیا انہوں نے پیار سے ساتھ لگایا اور اس کی ماما کا پوچھا

تو وہ کہنے لگی کہ آج ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے نہیں اسکیں میں اور بھائی آئے ہیں

پھوپھو نے اس کی ماما کی طبیعت کو پوچھا اور ساتھ ہی بولیں میں آؤں گی تمہاری امی کا پتہ لینے اور مجھے ان

سے بہت ضروری بات بھی کرنی ہے

زینب سمجھ تو گئی اس ضروری بات کو پر ظاہر نہیں ہونے دیا اور جی ضرور آیئے گا بولی اور ساتھ ہی حوریہ کا

پوچھا تو پھوپھو اسے بتانے لگیں کہ وہ بازار گئی ہیں بس آنے والی تم اس کے کمرے میں چلی جاؤ وہ اتی ہو گی

اب تک

حرا تیار ہو گئی تھی اسے عمران خود ہال میں چھوڑ کر آیا تھا اب باقی سب کو بول رہا تھا کہ فورا پہنچو ہال میں

کوگ کافی آچکے اور گھر والے ابھی تک گھر میں بیٹھے ہوئے

علی لوگ بھی پہنچ چکے تھے اور علی لاکھ ناراض سہی حوریہ سے پر اس کی نظریں اسی جو ڈھونڈ رہیں تھیں پر وہ تھی کہ کہیں نظر ہی نہیں آ رہی تھی اور اسے لگ رہا تھا کہ سب طرف بے رونقی پھیلی ہوئی

پھر عمران کو فون کیا کہ اپ لوگ ابھی تک پہنچے کیوں نہں حرا بھابھی پریشان ہو رہیں

بس یار حوریہ اسد اور بھابھی بازار گئی تھیں ابھی تک پہنچی ہی نہیں وہ آ جائیں تو آ رہے ہم سب

عین شادی کے دن بازار

خیر تھی نا

بس یار مجھے تو خود نہیں پتہ آتی ہیں تو پوچھتا ہوں یہ کہہ کر اس نے حوریہ کا نمبر ملایا دوسری بیل پر ہی اٹھا لیا گیا پر یہ کون ہے

دوسری طرف زینب نے فون اٹھایا اور بولی علی بھائی وہ موبائل گھر چھوڑ گئی ہے میں زینب

اوہ اچھا اچھا تو آئیں نہیں ابھی تک وہ

نہیں ابھی تک تو نہیں آئے وہ لوگ اب تو ٹائم بھی کافی ہو گیا اللہ خیر کرے

آمین علی نے کہا تو زینب نے فون بند کر دیا جبکہ علی پریشان کہ یہ لوگ کہاں چلے گے

پھوپھو کہاں ہیں یہ تینوں ایسی بھی کیا ضرورت تھی بازار جانے کی عمران زچ ہو اپڑا تھا ایک فکر یہ کہ ادھر حرا اکیلی اور ادھر گھر والے غائب

بیٹا اسد کو فون کر لو پھوپھو نے کہا تو عمران نے فوراً اسد کو دوبارہ فون کیا کیونکہ وہ حوریہ کے نمبر پر کر چکا

تھا بھی اور اسد کا اف جا رہا تھا

اب دوبارہ کیا تو شکر اسد نے پک کر لیا

اسد یار کہاں ہو تم پتہ بھی تم لوگوں کو کہ کیا ٹائم ہو گیا عمران غصے کو قابو کرتے ہوئے بولا تو اھے سے اسد نے جو کہا وہ سن کر اسد کے پاوں تلے سے زمین سرک گئی

یہ کیا کہہ رہے ہیں اسد بھائی کون تھے وہ لوگ اور ان کو حوریہ سے کیا دشمنی

عمران کو سمجھ نہیں ارہی تھی کہ ہم کو خوشی راس کیوں نہیں اتی اب اس کی جان سے پیاری بہن جو عمران کے دل کی دھڑکن تھی اس کو کسی نے اغواء کر لیا

کیوں آخر کیوں

کیا بگاڑا اس معصوم نے کسی کا کہاں ہو گی وہ اس وقت

بھائی کا ولیمہ اور بہن غائب ہو گئی عمران کو لگا وہ مزید اپنے پاؤں پہ کھڑا نہیں رہ سکے گا اور وہ بیچ میں گر گیا پھو پھو آوازیں دینے لگیں سب کو اور خود وہ روئی جا رہیں کہ اچانک کیا ہو گیا

ادھر اقصی نے جلدی سے نیکلس پسند کیا وہ کہہ آئی تھی اسد کو کہ کوک لے آئے اس سے پہلے پہلے اقصی نے حوریہ کو باہر لانا تھا اس نے زندگی میں کبھی اتنی جلدی کوئی کام نہیں کیا ہو نا جتنی جلدی یہ کام کیا جلدی سے پیک کروا کر حوریہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ باہر لائی ابھی وہ سڑک کراس کرنے ہی لگی تھی جب ایک تیز رفتار گاڑی ان کے سامنے آ کر رکی اور دیکھتے ہی دیکھتے حوریہ کو اندر دھکیلا اور یہ جا وہ جا

اقصی نے چیخنا شروع کر دیا اتنی دیر میں اسد بھی بھاگا بھاگا ایا اور اقصی کو چیختے پایا تو ایک دم اس کو سمجھ ہی نئ ائی کہ ہوا کیا جب اقصی نے حوریہ حوریہ کو لوگ لے گے کہا تو جیسے اسد نے آؤ دیکھا نا تاؤ گاڑی میں بیٹھ کر فل سپیڈ سے گاڑی کو بھگایا۔

علی نے جب دوبارہ حوریہ کے نمبر پر کال کی تو کسی نے نہیں اٹھایا جب بار بار کرنے پر بھی نہیں اٹھایا تو وہ ہال سے حوریہ کے گھر آگیا

اور ادھر سب کو پریشان دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہوا کیا جو سب اتنے پریشان بیٹھے

وہ اندر آیا تو پھوپھو کو روتے پایا تب اس کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا اس نے پھوپھو کے پاس کھڑے عمران سے وجہ جاننا چاہی تو جو اس نے بتایا یہ تو علی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ حوریہ کے ساتھ کوئی مسلہ ہو سکتا وہ تو سمجھ رہا تھا کہ ایسے ہی گھر میں کسی کا ئی نوک جھونک ہوئی ہو گی پر یہاں تو اس کی اپنی حوریہ کی بات تھی اس کو تو جیسے ایک پل بھی سکون نہیں مل رہا تھا حوریہ کو جون اغواہ کر سکتا اس معصوم سی لڑکی کی کسی کے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی

جب بہت پیچھے بھگانے پر بھی اسد کو وہ گاڑی نہیں ملی جو حوریہ کو لی کر گئی تو وہ ہی سائیڈ پہ گاڑی کھڑی کر کے عمران کو فون کرنے لگا اور اس سے پوچھنے لگا کہ کیا کروں اور کیا ہم کو پولیس میں رپورٹ کروانی جاہیے تو عمران نے اسے گھر آنے کو کہا اور بھابھی کا پوچھا تو اسد سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا ان کا تو مجھے یاد ہی نہیں ان کو تو اسی مال کے باہر چھوڑ کر حوریہ کے پیچھے بھاگا تھا

اوہ اسد یہ کیا کیا تم نے یار وہ وہاں ہی ہو نگی تمہارا انتظار کر رہی ہونی ایک اغواہ ہوئی دوسری کو تم خود چھوڑ آئے کہ لو اسے بھی اغواہ کر لو عمران غصے سے بولا تو اسد نے فورا کار بیک کی اور جب وہاں پہنچا تو وہ بیچاری سئیڈ پہ زیڑھیوں پہ بیٹھی اپنے گھٹنوں می سر دیکر

اسد کو ان پہ بہت ترا ایا اور جلدی سے ان کے پاس آیا اور ان کو ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا تو اچانک انہوں نے زرا اوپر اٹھایا تو اسد سے ان کی طرف دیکھا نہیں گیا

کتنی لال ہو رہیں تھیں اس کی آنکھیں

سوری بھابھی میں اتنا پریشان ہو گیا تھا حور یہ کا سن کر کہ آپ کی طرف دھیان ہی نہیں گیا

چلیں اٹھیں گھر چلیں سب پریشان ہو رہے وہ ان کو اٹھنے کا کہہ کر خود اگے آگے گاڑی کی طرف گیا تو اقصی بھی چپ چاپ اٹھ کر اس کے پیچھے چل دی

گھر آئے تو وہ گھر جو کچھ دیر پہلے شادی کا گھر تھا اب وہاں اداسی ڈیرا اڈالے بیٹھی تھی کوئی بھی نہیں بول رہا تھا سب اپنی اپنی جگہ پریشان بیٹھے تھے سب سے برا حال عمران کا تھا جس کی لاڈلی بہن اغواہ ہو گئی تھی عین اس کی شادی کے دن اور پتہ بھی نہیں چل رہا تھا کہ ایسا کرنے والا کون ہے

پھر جیسے تیسے کر کے مہمانوں کو بھگتایا گیا یہ عمران ہی جانتا پھر چپ چاپ حرا کو گھر لے آئے

پھوپھو اور بھابھی تا حال میں بھی نہیں گئیں بہت سے لوگو نے باتیں کیں پر لوگوں کی زبانوں جو کون روک پایا اب تک جو ن کو کوئی روک پاتا

سب کو پتہ چل چکا تھا کہ حوریہ غائب ہو گئی ہے جتنے منہ اتنی باتیں

کوئی کہہ رہا تھا پہلے ہی کسی کے ساتھ چکر ہو گا جو اس کے ساتھ بھاگ گئی پر ہائے ہائے بھائی کی شادی تو پوری ہو لینے دیتی

کوئی کہہ رہا تھا لڑکی دکھنے میں تو ایسی نہیں لگتی تھی پتہ نہیں کیا ماجرا ہے

غرض جتنے منہ اتنی باتیں

رنگ برنگی بولیوں میں کسی نے یہ نہیں جانا کوئی بہن کتنی بھی بری ہو جائے بھائی کی شادی کی خوشی کو خراب نہیں کر سکتی

افففف تم اتنی خوبصورت ہو مجھے یقین نہیں تھا کہاں چھپایا ہوا تھا تو نے اپنے اپ کو

صابر نے جب سے حوریہ کو دیکھا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے کہیں چھپا دے وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ اس نے حوریہ کو کیوں اغواہ کروایا ہے

اس کے سر میں عشق کا بھوت سوار ہو چکا تھا

یہ نہیں تھا کہ اس نے حسن دیکھا نہیں تھا حسن تو اس کے پاؤں کی جوتی تھا وہ جس کو دیکھتا اپنے بستر کی زینت بنا لیتا تھا اس نے کبھی محسوس ہی نہیں کیا کہ وہ جو کرتا ہے اس کی کتنی آہیں لگتیں اسے بس یہی تھا کہ مجھے پسند تو بس اسے اپنے لانا پھر استعمال کر کے جہاں نرضی پھینک دینا

پر اب معاملہ بالکل مختلف تھا حوریہ کر مو دیکھ کر اس کے دل میں گھنٹیاں بجی تھیں اسے ایسا لگا تھا کہ یہی

اسی کے لیے بنائی گئی وہ پیسہ جس کے لیے اس نے حوریہ کو اٹھوایا تھا وہ اس کے زہن میں کہیں بھی نہیں تھا اسے بس جنون تھا کہ مجھے اس کو حاصل کرنا اور وہ اسے کر چکا تھا باقی خود ہی اس کے دل میں جگہ بنا لوں گا یہ سوچ اسے اندر تک سرشار کر گئی

عمران اور اسد نے تھانے میں رپورٹ درج کروانے کا سوچ تھا

پہلے وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ اکبر بھائی کی طرح یہ لوگ بھی پیسہ مانگیں گے پر کل کا اور آج کا دن بھی گزر گیا جب کسی کا فون نہیں ایا تو انہوں نے سوچا کہ ایسے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کچھ نہیں ملنا کچھ جرنا پڑے گا

ادھر علی اپنے طریقے سے انویسٹیگیشن کر رہا تھا وہ پولیس میں تھا بڑے عہدے پر

پر ابھی تک اسے بھی کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا وہ تو کھانا پینا بھول چکا تھا بار بار حوریہ اس کی آنکھوں کے سامنے اتی کہ علی مجھے بچالیں تو علی کا من اور گھبر اتا کہ میری حوریہ مصیبت میں ہے اور میں اس کو اس مویبت سے کیسے نکال کر لاؤں اس کو کسی پل چین نہیں تھا کہ وہ کیا کر بیٹھے

کچھ پتہ چلا بیٹا عمران اور اسد علی کے ساتھ تھانت رپورث درج کرانے گے تھے واپس آئے تو پھوپھو نے پوچھا

نہیں پھوپھو جانی ابھی انہوں نے امید تو دلائی ہے دیکھیں کیا ہوتا آپ بس دعا کریں

ہاں بیٹا رعائیں ہی کر سکتی میں ساتھ ہی وہ رونے لگ گئیں تو اسد اٹھ کر ماں کے پاس بیٹھ گیا اور ان کو چپ

کرانے لگا

آپی کہیں حوریہ کو صابر بھائی نے

ششششش چپ کر پاگل کوئی سن لے گا

حرا نے اقصی سے پوچھنا چاہا تو اقصی نے اسے چپ کروا دیا

جب سے حوریہ گئی تھی سکون اقصی کا بھی غائب تھا اسے بے شک حوریہ سے سے کوئی لگاؤ نہیں تھا پر پھر بھی وہ اس کے ساتھ بہت اچھی تھی کبھی کبھی اقصی کو لگتا وہ بہت غلط کر رہی ہے اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا پر صابر کا سوچ کر وہ سب بھول جاتی کہ اس نے کہا تھا اس کے بعد بس ہم تم یونگے اور تیسرا کوئی نہیں

بس وہ اسی خوش کن احساس کے تلے سب غلط کر رہی تھی

آپی عمران بہت اچھے ہیں میں تو ان کی فین ہو گئی

ہیں اں س دو دن میں ہی تجھے عمران اچھا لگنے لگ گیا چل کوئی بات نہیں کچھ دن کی بات ہے پھر ہم نے یہاں سے اڑ جانا کرنے دے اسے پیار چند دن خوش ہو جائے گا

اقصی نے ہنستے ہوئے کہا تو حرا کو پہلی بار اپنی بہن بری لگی

صابر نے سب کو کمرے سے نکال دیا تھا وہ اس وقت حوریہ کے ساتھ تنہائی چاہتا تھا وہ سب کو ایک ہی ڈنڈے سے ہانکنے والا حوریہ کو بھی عام لڑکی سمجھ بیٹھا تھا

یہی سوچ کر اس نے کمرے کی سب لائٹس بجھا کر مدہم سی روشنی والی لائٹ آن رکھی اور حوریہ کے قریب آ کر بیٹھ گیا حوریہ ایک دم جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹی

صابر مسکرا دیا اور پھر تھوڑا اور اس کے پاس کھسک آیا

نادور جا میری بلبل تو اتنی حسین ہے کہ تو نے صابر کو پورے کا پورا ہی ہلا دیا کچھ تو ایسا ہے تم میں کہ میں تجھے دیکھتے ہی بے خود سا ہو جاتا

میرے قریب نا آؤ مجھے تم کو دیکھ کر کراہیت ہو رہی

ہاہاہاہاہا

اپنے ہونے والے مجازی خدا سے تجھے کراہیت ہو رہی

بری بات جانو ایسا نہیں بولتے

کیا بکواس کر رہے ہو مجھے عام لڑکی نا سمجھنا میں اگر خود کو بچا نا پائی تم جیسے غلیظ بندے سے تو خود کو مار نا پسند کروں گی

ارے جانم تجھے عام سمجھا ہی کب ہے تو تو خاص الخاص ہے صابر کے لیے تجھے پتہ ہی نہیں تم نے کیا چیز فتح کی ہے

اچھا چھوڑ سب باتوں کو ادھر میرے قریب آ تجھے چھونے کو دل مچل رہا

خبر دار اگر مجھے ہاتھ بھی لگایا تو

حوریہ اندر سے فل ڈری ہوئی تھی پتہ نہیں کیسے اس میں اتنی ہمت آگئی کہ وہ اتنا نڈر ہر کر بول رہی تھی

ہاتھ نہیں لگانا جان من تجھے ساری کی ساری کو اپنی باانہوں میں لینا ہے یہ کہہ کر اس نے حوریہ کو بازو سے

اپنی طرف کھینچا تو حوریہ سیدھی اس کے اوپر آکر گری

وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی اس لیے خود کو اس گرنے سے نا بچا سکی بہت کوشش کے باوجود

بھی

تم زلیل انسان چھوڑو مجھے وہ چیختی رہی پر صابر کی گرفت مظبوط تھی اس سے پہلے کہ وہ اپنا چہرہ حوریہ کے

چہرے کے پاس لیکر جاتا حوریہ نے بہت زور سے اس کے بازو پر کاٹا جس سے اس کہ گرفت حوریہ کے

گرد ڈھیلی پڑی تو حودیہ نے جلد سے جلس خود کو اس کی بانہوں سے خود کو نکالا اور اس کے منہ پر بری

طرح تھوک دیا

صابر کو اس بات کی امیں نہیں تھی حودیہ سے کہ وہ اس پر تھوک بھی سکتی ایک دم جیسے اس کا پیار اڑن چھو

ہو اتھا اور اس نے حوریہ کے من پر تھپڑوں کی بارش کر دی تھی وہ بے تحاشہ اس کو ماری جار رہا تھا اور

ساتھ گالیاں بکتا جارہا تھا۔۔

حوریہ کو سب ڈوھنڈ رہے تھے پر وہ تھی کہ اس کا کہیں سے بھی سراغ نہیں مل رہا تھا پولیس نے بھی ہر وہ

جگہ جہاں جہاں سے اس کو لے جایا گیا کھوجی کے تعاون سے پتہ لگانے کی کوشش کی پر بہت آگے جا کر

نشان بھی واضع نہیں ہو رہے تھے ہر طرف جیسے خاموشی کا راج تھا

سب اپنی اپنی جگہ پریشان کہ وہ کس حال میں ہو گی زندہ بھی ہو گی یا۔۔ آگے کوئی بھی سوچ نہیں پا رہا تھا جیسے آگے سوچیں گے تو ان کی سانس بند ہو جائے گی

سب اس کی زندگی کی دعائیں مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک اس کی حفاظت کرے

اقصی بار بار صابر کو فون کر رہی تھی کہ اس سے پوچھوں حوریہ ٹھیک تو ہے نا اس جو کچھ کہہ تو نہیں رہے اس کا خیال رکھ رہے ہو نا

پر صابر نے پتہ نہیں فون کیوں بند کیا ہوا تھا وہ صبح سے اسے وقفے وقفے سے بار بار کر رہی تھی پر اس نا نمبر مسلسل آف تھا

آخر کیوں کیا وجہ ہے کہ صابر نے فون اف کیا ہوا کیا حوریہ کو۔۔ اس سے آگے وہ کچھ بھی سوچ نا سکی

پھر خود ہی دل کو تسلی دیتے ہوئے بولی ہو سکتا چارج نا ہو موبائل اور صابر کو پتہ نا ہو کہ موبائل اف ہے

وہ خود کو طفل تسلیاں دے رہی تھی اور دوسری طرف سب کو پریشان دیکھ کر اس کو اپنے کیے پہ شرمندگی بھی ہو رہی تھی

وہ پہلے بھی نہیں چاہتی تھی کہ حوریہ کو صابر اغواہ کرے پر صابر کی محبت نے اسے اندھا کر رکھا

جب وہ حوریہ کو مار مار کے تھک گیا تو جیسے اس کا غصہ تب بھی کم نا ہوا ہو

ذلیل لڑکی تجھے سر آنکھوں پہ کیا بٹھا لیا تو زیادہ ہی سر پہ چڑھ گئی کتیا

وہ پھر حوریہ کو بالوں سے پکڑ کر پیچھے دھکا دے کر بولا تو حوریہ کو پیچھے میز کا کونا لگا جس سے اس کی چیخ نکل

گئی اور وہ تکلیف سے بلبلانے لگی

صابر پر جیسے کوئی اثر ہی نا ہوا ہو اس کے رونے یا تکلیف کا

تم مجھ پہ تھوکے گی گندی عورت

وہ ایک بار اس کے پاس گیا اور اس کے منہ پہ تھوک دیا اور کسی کو آوازیں دینے لگا

وہ بے چاری رو رو کر برا حال کیے بیٹھی تھی

کوئی اندر آیا تھا اس نے آتے ہی کہا کہ اقصیٰ فون کر رہی بار بار

اقصی کا نام سن کر حوریہ نے ایک دم اس آنے واکے شخص کو دیکھا تھا کہ یہ کس اقصی کا نام لے رہا پر پھر

اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی جو درد سے پھٹا جا رہا تھا

ساجد میری بات سنو پھر ساتھ ہی اس کو باہر لے گیا اور پتہ نہیں کیا کیا سمجھا تا رہا پھر دوبارہ اندر آیا اور

حوریہ کی طرف اشارہ کر کے بولا یہ غلیظ لڑکی آج سے تمہاری بھابھی ہے اس کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا

اور ہاں

جاتے جاتے وہ پھر پلٹا اور حوریہ کے پاس ایا اور دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ پکڑ کر بوسہ لیا تو وہ چیخ پڑی

اور اس کو دھکا دے کر دور بھاگ گئی

ابھی یہ شرما رہی جلد ہی یہ خود میرا بوسہ لے گی بس میں اپنا باقی پیار آکر اس پہ نچھاور کر تا ہوں بس تم اس

کا بھابھی سمجھ کر خیال رکھنا

یہ کہتے ہی اس نے حوریہ کو انگلی کے اشارے سے کوئی اشارہ سمجھایا اور مسکراتا ہوا باہر نکل گیا

ساجد حرا کو فون کر رہا تھا جب عمران کمرے میں آیا اس نے فون بجتا ہوا دیکھا پر حرا کو آواز دی ساتھ ہی کہ ے مہارا فون بج رہا وہ شاید باتھ روم میں تھی اس نے باہر آکر موبائل پکڑا تب تک وہ بند ہو چکا تھا اور ساجد کا نمبر دیکھ کر جیسے اس کی جان ہی نکل گئی تھی وہ تو شکر عمران باتھ روم چلے گے تھے اس نے فورا ساجد کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈالا اور ہمیشہ کے لیے اسے دل سے نکال دیا کیونکہ اسے بھی اب عمران اچھے لگنے لگے تھے ہر طرح سے وہ حرا کا خیال رکھتے حرا اس وقت کو پچھتاتی جب وہ ساجد کے پیچھے لگی تھی

اب وہ مر تو سکتی تھی پر عمران کو دھوکہ نہیں دے سکتی تھی

علی نے عمران کو فون کر کے تھانے بلوایا تھا عمران فورا وہاں پہنچا تھا

عمران ایک لڑکی آئی تھی تھانے کسی لڑکے نے اس کا ریپ کیا ہے یار اور وہ کہہ رہی مجھے انصاف چاہیے تو یار میں سوچ رہا اگر میں اس کیس میں لگ گیا تو حوریہ کا کیس پیچھے رہ جائے گا اور مجھے حوریہ کو جلد واپس لانا ہے

پر اس لڑکی پر بھی ترس آرہا تم کو اس لیے بلایا کہ میں کچھ دن کے لیے حوریہ کا کیس انسپیکٹر عادل کو دے رہا کیونکہ عادل بھائی ہر لحاظ سے پرفیکٹ انسان ہیں اور مجھے پورا یقین کہ وہ حوریہ کا پتہ لگا لینگے تب تک میں اس لڑکی کا کیس ہینڈل کر لوں اگر عادل بھائی کچھ نا کر سکے تو میں فورا حوریہ کا کیس اپنے ہاتھوں میں لیکر نئے سرے سے انکوائری کرینگے

ہاں جیسا تم کو بہتر لگے پر علی کیا حوریہ کا پتہ نہیں چلے گا کیا

یار آج چار دن ہو جانے پتہ نہیں وہ کس حال میں ہو گی اور کہاں ہو گی یہ کہہ کر عمران کی آنکھوں میں آنسو آ گے تو علی بھی کس کرب سے گزر رہا تھا یہ وہی جانتا تھا پر وہ صبر سے کام لے رہا تھا اس کی تو وہ محبوبہ تھی کتنی چاہت سے اور کتنے پیار سے ہم فون پہ باتیں کیا کرتے تھے اس کا نسکرانا اس کا شرمانا علی بھول سکتا تھا بھلا

پر پھر بھی عمران کو تسلی دینے لگا اور خود کے آنسو کو باہر نا نکلنے دیا

آخر کار صابر نے اقصی کا فقن اٹھا ہی لیا

کہاں تھے تم

تم کو پتہ بھی ہے کیتنی پریشان رہی میں حوریہ کیسی ہے

صابر اس کو چھوڑ دو پلیز سب گھر والے اس کو یاد کر رہے ہے اس کی یاد میں تڑپ رہے ہے صابر تم کو ہمارے پیار کی قسم اس کو چھوڑ دو ہم کو نہیں چاہیے ان کی جائداد بس تم حوریہ کو چھوڑ کر مجھے لے جاو ہم ساتھ مل جر زندگی گزارینگے

دوسری طرف صابر اونچی اونچی ہنسنے لگ گیا اور ہنستا ہی چلا گیا

پھر ایک دم چپ ہو کر بولا اقصی یہ ہیرا کہاں چھپا کے رکھا ہوا تھا تم نے اسے مکھ سے دور رکھ کر اچھا نہیں کیا میں تو اپنا سب کچھ لٹا چکا اس پہ

میرا تو اب کچھ بھی میرا نہیں رہا سب حوریہ جانم نے لے لیا

صابر کے منہ سے حوریہ کا اس طرح نام لینا اور پھر کھلم کھلا اظہار اس کی برداشت سے باہر ہونے لگا تو وہ

چلا کر بولی کیا بولی جا رہے ہو تم کو کچھ پتی بھی ہے

ہاں سب پتی ہے اور اپنے ہوش و حواص میں رہ کر بتا رہا کہ حوریہ میرا دل ہی نہیں میرا تم من دھن سب

لے گئی ایک دم ایٹم ہے یار اقصی تم نے اسے مجھ اے چھپایا کیوں

کیوں آخر کیوں

وہ کیا بول رہ تھا اور کس کے سامنے بول رہا شاید وہ بھول گیا تھا کہ وہ کیا ہذیان بک رہا

صابر پلیز کہہ دو یہ مزاق ہے تم کو پتہ ہے نا ہم نے اسے کیوں اغواہ کیا تم سب کچھ بھول کیوں رہے

نہیں ہے یہ مزاق وہ میرے نس نس میں سما گئی ہے

پر اس نے میرے منہ پہ تھکا اس حرام۔۔۔(گالی پہ گالی) کو میں نے بھی مزہ چکھا دیا کہ صابر پر تھوکنے کی

کیا سزا ہوتی

اب اسی کے پاس جا رہا اہنا نشہ پورا کرنے کے لیے میرا جسم ٹوٹ رہا اس کی بانہوں کی پناہ میں بیٹھوں گا تو

میرے جسم کو بھی ٹکور ملے گی

صابر شٹ اپ جسٹ شٹ اپ تم کیا بکواس کر رہے لگتا تم کو خود بھی پتہ نہیں

اور کان کھول کر سن لو اقصی اگر پیار کر سکتی ہے ے ود شمنی کرنے میں بھی منٹ نہیں لگائے گی اور ایک

بات اور اگر حوریہ کو کچھ ہوا تو تم اپنا بھی سوچ لینا کہ میں کیا کر سکتی

اوئے چوہیا مجھ کو ڈرا رہی جو خود ایک ڈرپوک بندریا ہے ساتھ ہی وہ زور زور سے ہنسنے لگ گیا تو اس ٹائم

اقصی کو صابر سے نفرت سی محسوس ہوئی

کیا کیا نہیں کیا تھا اس نے اس شخص کے لیے اور اس نے کیا کیا میرے ساتھ اور کیا کرنے جا رہا

اوکے جانم میں حوریہ جانی کے پاس جا رہا آج کی رات حوریہ کے نام۔

صابر تم ایسا نہیں کر سکتے تم بے وفا نہیں ہو سکتے وہ جیسے رو دینے کو تھی صابر کی باتیں سن کر

دیکھو اقصی اب یہ بات تو طے ہے کہ شادی میں اقصی سے ہی کروں گا یہ بات تم بھی اپنے زہن میں بٹھا لو

اور کان کھول کر سن لو اگر تم نے کسی کو بھی کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو حوریہ کی موت کی ذمہ دار تم ہو گی

صابر تم اتنے سفاک کیسے ہو سکتے وہ وعدے جو تم نے مجھ سے کیے ان کا کیا ہو گا

اور میں جس نے تمہارے لیے اپنے اتنے چاہنے والے شوہر کو دھوکہ دیا وہ کیا

وہ جیسے رو دینے کو تھی

دیکھو اقصی اگر حوریہ میری زندگی میں نا آتی تو میری چوائس تم ہی تھی

اور دوسری بات اپنے شوہر سے بے وفائی تم نے میرے لیے نہیں کی بلکہ اس پیسے کے لیے کی اپنے لالچ

کے لیے کی اب سارا الزام مجھ پہ لگا کر برا الزمہ نا بن جاو

صابر اللہ کے واسطے حوریہ کو چھوڑ دو دیکھو اس کی منگنی ہو چکی وہ کسی کی امانت ہے میں وہی کروں گی جو تم کہو گے پلیز مجھ سے بے وفائی نہیں کرو نہیں تو میں مر جاوں گی زہر کھالو نگی

کھالو صابر نے اتنی بے حسی سے کہا کہ کافی دیر تو اقصی سکتے میں ہی رہی

اقصی میں تم کو تمہارا حصہ دو نگا یہ نا سوچنا کہ میں تم کو دھو کہ دوں گا

مجھے اس وقت بس حوریہ کا جنون ہے اور اگر میں اس کو نا پا سکا تو سمجھ لینا صابر اسی دن مر جائے گا

صابر ایسا کیا حوریہ میں جو مجھ میں نہیں اقصی اب رو دینے کو تھی

اس میں وہ سب ہے جو ایک مرد ایک عورت سے چاہتا

بس اتنا سمجھ لو کہ اسے دیکھ کر میرے دل نے گواہی دی تھی کہ یہی ہے وہ جس کو میرا دل ڈھونڈ رہا تھا

اب تم یہ کہو گی کہ میں تم سے بھی یہی کہتا تھا تو جان من وہ بس حوس تھی جو مجھے تمہاری طرف کھینچتی تھی

جیسے اب پھر میرا دل کر رہا تم ابھی میرے پاس آجاو میری پیاس بجھا جاؤ

بو کو آرہی ہو کہ نہیں وہ اتنے کریہہ انداز میں ہنسا کہ اقوی کو خود سے گھن آنے لگی کہ میں اس شخص سے محبت کرتی تھی جس نے سوائے میرے جسم کے مجھے کبھی اہمیت ہی نہیں دی

صابر پھر میری بھی ایک بات کان کھول کر سن لو اگر عورت محبت میں سب کچھ کر سکتی تو سوچو اس کی نفرت کیسی ہو سکتی

اور اج میں اعلانیہ تم سے کہتی ہوں کہ تم نے بس میری محبت دیکھی اب جب تم میری نفرت دیکھو گے نا

تو ایسے ہی ہاں ایسے ہی جیسے مجھے خود سے گھن آ رہی ہے نا یہ سوچ کر کہ میں نے کیسے شخص سے محبت کی جو بس حوس کا پجاری تھا تو اب تم کو بھی خود سے نفرت ہو گی جب تم میری محبت کو نفرت میں بدلتا دیکھو گے

اور ہاں میرے وار کا انتظار کرنا

وہ اقصی کی بات سن کر اتنی زور سے ہنسا کہ اقصی کو لگا جیسے اس کے کان کا پردہ پھٹ گیا ہو

تم اور مجھے چیلنج کر رہی مطلب چوہیا بل سے باہر آنا چاہ رہی تو سنو جان من تمہاری وہ ساری راتیں جو میرے ساتھ گزری میرے پاس ویڈیوز کے طور پر محفوظ ہیں جو کرنا چاہتی وہ اب سوچ کر کرنا اور حوریہ کا تو کسی کو بتانا بھی نا کیونکہ مجھے پتہ چلا تم نے حوریہ کا کسی کو بھی کچھ بتایا ہے تو وہ تمہاری زندگی کا ویسے ہی آخری دن ہو گا اور تم کو پتہ میرے لیے ایسی باتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں کسی کو مروانا

آخری بات بھی سن لو مجھے اب حوریہ کے گھر والوں سے جائداد چاہیے بھی نہیں کیونکہ اب حوریہ ہی میری تو کیا کرنا اس کے گھر والوں کو تنگ کرنا کیونکہ یہ تو بہت بری بات ہو گی نا کہ میں اب اپنے سسرال والوں کے ساتھ جھگڑا کروں پھر وہ ہنسنے لگ گیا

اوکے جانم لویو ہمیشہ یاد رہو گی اگر مر نا گئی تو

وہ جاتے جاتے بھی دھمکی دے گیا تو اقصی کو لگا وہ ہار چکی اور وہ اس کے شکنجے میں بری طرح جکڑی جا چکی

عمران کچھ پتہ چلا حوریہ کا

میرا تو اب دل گھبراتا یہ سوچ کر ہی کہ حوریہ کیس حال میں ہو گی کتنی معصوم سی تھی اور کیا ہو گیا اس کے

سات

عمران نڈھال سا گھر ایا تو حرا نے اس کو دیکھ کر پوچھا

کتنے کمزور ہو گے تھے وہ چند دنوں میں

حرا کا دل کرتا عمران کے سارے دکھ اسے مل جائیں اتنا بے تحاشا چاہنے لگی تھی وہ کچھ ہی دنوں میں

عمران کو

نہیں یار پتہ نہیں کون بے رحم ہے جو اس کو لے گے پتہ نہیں کیا مقصد ان لوگوں کا

اگر پیسوں کی ڈیمانڈ ہوتی تو اب تک فون آچکا ہوتا اور میں اپنی ساری جائداد ان کو دیکر اپنی بہن کو لے

آتا پر پتہ نہیں وہ کہاں ہے میری بہن کس حال میں ہو گی وہ کہتے ہوئے جیسے صدیقں کا بیمار لگ رہا تھا

حرا سوچ رہی تھی اگر مجھے پتہ ہوتا تو آپ کو خوش کرنے کے لیے آپ کے چہرے پہ مسکراہٹ لانے کے

حوریہ کو کہیں سے بھی لے آتی

اچھا آپ فکر نہیں کریں اللہ پاک بس اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے

آمین آمین حرا اس کو تسلی دے رہی تھی جب عمران نے آمین بولا

علی حوریہ کے گھر ایا ہوا تھا پھوپھو اس کے آگے رو رہیں تھیں کہ کیسی پولیس ہے تم لوگوں کی جو ہماری

بچی کا پتہ نہیں لگا سکی ابھی تک

پتہ نہیں بچی کس حال میں ہو گی وہ روتے روتے بولیں تو علی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور ان کے ہاتھ اپنے

ہاتھوں میں لیکر بولا پھوپھو جی ہم آرام سے نہیں بیٹھے ہوئے یقین کریں بہت کچھ کر رہے پر پتہ نہیں ان لوگوں نے کوئی پکا کام کیا جو ابھی تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا وہ ایسے پشیمان تھا جیسے سارا قصور اسی کا ہو

پھوپھو بھی اس کی طرف دیکھتی رہیں کہ کتنا پیا بچہ ہے ایک بار بھی حوریہ کا غلط نہیں سوچ رہا

جیسے ان کے دل میں وسوسے اور وہم آرہے پھر اپنے وسوسوں کی خود ہی نفی کر کے اللہ سے توبہ استغفار کرنے لگ گئی کہ اللہ پاک ہماری بچی کی حفاظت کرے

حرا عمران کے لیے چائے بنانے گئی تھی جب اس کے موبائل پہ رنگ ہونے لگی عمران نے ریسیو کر لیا یہ سوچ کر کہ اس کی بھابھی یا بھائی کا ہو گا پر یہ کیا یہ کون تھا اور حرا کو کیسے جانتا تھا عمران حیران بیٹھا موبائل کو دیکھنے لگا جب اس نے اس کی بیوی کو نام کے ساتھ ساتھ یار بھی بولا اور اس کی آواز سے بے چینی بھی فیل ہوئی عمران کو اپنی بیوی کے لیے۔

علی اس لڑکی کا کیس ہینڈل کر رہا تھا جو اس کے پاس آئی تھی یہ کہنے کہ یا تو میں خودکشی کر لونگی یا پھر آپ لوگ اس کو سزا دیں

تو علی کی پوری کوشش تھی کہ کسی طرح ان کے ہاتھ وہ لگ جائے جس نے یہ سب اس لڑکی کے ساتھ کیا پھر وہ حوریہ کو پاتال سے بھی نکال لائے گا اسے بس یہ تھا کہ یہ لڑکی اپنی جان نا گوائے اور اس کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا دے ویسے بھی اس کا ذہن حوریہ والے کیس سے ادھر ادھر نہیں ہوا تھا

وہ تو اس کے دل سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی کیسے بھول سکتا تھا وہ اپنے دل کی دھڑکن کو

بس وہ محفوظ رہے باقی میں اس کو اغواہ کرنے والوں کو بھی دیکھ لوں گا وہ بنا دیکھے اغواہ کاروں پہ اپنا غصہ نکالنے لگا

صابر جب کمرے میں آیا تو حوریہ پہ جھکا

پر یہ کیا وہ تو بخار سے تپ رہی تھی اور ہوش میں بھی نہیں تھی تبھی اس کے ہاتھ لگانے سے کوئی اس کا ری ایکشن سامنے نہیں آیا

اس نے جلدی سے کسی کو آواز دی اور اس کو حوریہ کے پاس بٹھا کر ڈاکٹر کو لینے چلا گیا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ ملازم کو بولے کہ ڈاکٹر کو لے کے آئے

اس لیے وہ اپنے جاننے والے ڈاکٹر کو لے کے آیا

ان کو تو بہت تیز بخار ہے ان کو فوراً ہسپتال شفٹ کرنا پڑے گا نہیں تو یہ بخار ان کی جان بھی لے سکتا

نہیں یار ادھر ہی کچھ کرو ابھی میں اس کو باہر نہیں لے کے جا سکتا

سمجھا کرو نا یار صابر اس کو مجبور کر رہا تھا کہ ادھر ہی علاج کرو اس کا

اس نے بازار سے میڈیسن لانے کو کہا اور اپنی طرف سے اس کا علاج کرنے لگا جبکہ ڈاکٹر بار بار کہہ رہا تھا

کہ یہ بخار ان کے دماغ کو چڑھ سکتا اچھا ہے اس کو ہسپتال لے جایا جائے

پر صابر یہ رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لیے گھر میں ہی اس کا علاج کروا رہا تھا

اقصی کمرے میں بیٹھی رورو کر ہلکان ہو چکی تھی جب حرا اس کے کمرے میں آئی

وہ چائے بنا کر عمران کے لے کے جا رہی تھی جب حرا نے اقصی کے رونے کی آواز سنی تو اس کے کمرے میں آگئی

اقصی کی انکھیں رورو کر سوجھی پڑی تھی حرا کا دل دھک سے رہ گیا کہ اس کی بہن اتنا کیوں رو رہی

وہ چائے سائیڈ پہ رکھ کر اقصی کے پاس آئی تو اس سے پوچھنے لگی آپی کیا ہوا سب خیر ہے نا

کیوں رو رہیں ہیں

حرا مجھے مرنا ہے مجھے اب نہیں جینا میں سب کچھ ہار بیٹھی

میں بہت بری ہوں جنہوں نے میرے ساتھ اچھا کیا میں ان کے ساتھ برا کرتی رہی اور جس کو میں اپنا مسیحا سمجھتی رہی وہ میرا قاتل نکلا

کیا ہوا ہے آپی اور کیا بول رہیں ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا

پھر روتے ہوئے اقصی نے اپنی ماں جائی کو سب کچھ بتا دیا اور ایک بار پھر رونے لگی

حرا سب سن کر سناٹے میں اگئی

آپی یہ کیا کیا آپ نے

اور یہ سب کرتے ہوئے آپ کا دل نہیں کانپا

آپ نے مجھے بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا اور حوریہ نے آپ کا کیا بگاڑا تھا وہ تو آپ سے اتنا پیار کرتی تھی

اس کے پیار کا صلہ آپ نے یہ دیا کہ اس کی زندگی ہی خراب کر دی

اقصیٰ اب اپنے کیے پہ پچھتا رہی تھی اور پچھتاوا بھی ایسا جو اسے شاید ساری عمر پچھتانا پڑے

اس لیے میں اب سوچ رہی کہ خود کو ختم کر لوں کیونکہ اب میرا جینا بنتا بھی نہیں وہ ایک بار پھر پھوٹ

پھوٹ کر رو دی تو حرا کو اس پہ بہت ترس آیا کچھ بھی تھا وہ اس کی بہن تھی غلطی تو وہ جو وہ کر بیٹھی پھر وہ

اس کو گلے لگا کر چپ کروانے لگی اور ساتھ خود بھی رونے لگی

حوریہ کو ہوش آ گیا تھا صابر نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کیا اور ڈاکٹر کو باہر چھوڑنے چلا گیا

ڈاکٹر نے کچھ ہدایت دیں اور مریض کا خیال رکھنے کو بولا

ڈاکٹر کو جب چھوڑ کر صابر کمرے میں آیا تو حوریہ آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی ہوئی تھی

صابر کو وہ بالکل معصوم سی گڑیا لگی

کیسی ہو میری دل ربا

تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو بتا میں کیسے جی پاتا

حوریہ بہت ضبط کے ساتھ اس کی گھٹیا باتیں سن رہی تھی پر بولی کچھ نہیں کہ وہ اس شخص کے منہ لگنا ہی

نہیں چاہتی تھی

حوریہ بولو کچھ تم بولتی ہو تو ایسا لگتا ہے ہر طرف گھنٹیاں سی بج رہی ہوں

اچھا چلو سب کچھ چھوڑو یہ لو سوپ پیو

ابھی اس جا ملزم سوپ دے کر گیا تو وہ اس کو سوپ پلانے لگا

جب وہ چمچ اس کے منہ کے آگے ہونٹوں کے پاس لایا تو حوریہ کا ضبط جواب دے گیا اور اس نے ہاتھ سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور اس کو اپنے اتنا پاس پا کر اسے بھی پیچھے دھکا دیا وہ اس لمحے کے لیے تیار نہیں تھا ایک دم جھٹکے سے پیچھے کی طرف لڑھک گیا اور نیچے گر گیا

اس نے اؤ دیکھا نا تاؤ اٹھ کر ایک بار پھر حوریہ کو تھپڑ مارنے شروع کر دیئے یہ جانے بنا کہ وہ پہلے ہی بیمار اور ڈاکٹر نے منع بھی کیا کہ اس کے ساتھ سختی نہیں کرنی

تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو

میں تم پہ مرتا تم اس کا ناجائز فذئدہ اٹھا رہی اگر میں تم کو آنکھوں پہ بٹھا رہا تو تم کو نیچے بھی پھینک سکتا میرے پیار کا ناجائز فائدہ نا اٹھاؤ

میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر بھی اور تمہارے پیار پر بھی

وہ اتنے غصے سے بولی کہ اس کی رگیں تک پھول گئیں

تم ایک گندے انسان ہو تم سے نفرت تو کی جاسکتی پر نہیں تم جیسے لوگ نفرت کے بھی قابل نہیں میں تھوکتی تھی بھی نہیں تم جیسے لوگوں پر حوریہ نے ایک بار اس پر تھوکنا گوارہ نہیں کیا تو صابر نے اس کو بالوں سے پکڑ کر گھمایا اور بولا کس بات پہ اکڑ رہی ہو اپنی جوانی پہ اپنے اس حسن پہ تو ٹھیک ہے لو میں ابھی تمہارا حسن اور جوانی کو اپنی محبت میں قید کرتا ہوں

وہ اس کی طرف بڑھا اور اس کا سٹالر اس کے سر سے کھینچ کر دور پھینک دیا اور اج اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر قمیض کھیچنے لگا جب کسی نے دروازے پر ناک کیا اس وقت جو بھی تھا اس کو اس پہ بہت غصہ آیا پر پھر ادھر سے ہی پوچھا کون ہے

میں ہوں ساجد دروازہ کھولیں جلدی

اس کی اواز میں ایسا کچھ تھا کہ اسے دروازہ کھولنا پڑا اور ساجد اس کا بازو پکڑ کر اسے باہر لے گیا

پر جاتے جاتے بھی وہ حوریہ کو غصیلے انداز سے دیکھنا نہیں بھولا اور ساتھ کہہ کر گیا صرف پانچ منٹ پھر میں اور تم 'تم اور میں

سمجھ گئی ہونا کہہ کر باہر چلا گیا

حوریہ پوری طرح کانپ رہی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ اللہ نے کیسے اس کی عزت کی حفاظت کی تھی وہ فورا اٹھی اور سر بسجود ہو گئی

اے میرے مولا: میری حفاظت فرما اور مجھے ان لوگوں کے چنگل سے نکلوا دے میرے مولا مجھ پہ اپنا کرم کر دے وہ روئی جا رہی تھی اور دعا مانگی جا رہی تھی

حرا کمرے میں آئی تو عمران کو لیٹے ہوئے پایا

یہ لیں جناب آپ کی چائے وہ خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے بولی تو عمران نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے ساجد کون ہے حرا پوچھا تو ایک دم سے جیسے کسنے حرا کا دل مٹھی میں لے لیا ہو

حرا چپ کیوں ہو اور یہ تم رو کر آئی ہو کیا عمران نے حرا کی لال آنکھیں دیکھ کر پوچھا اور ایک دم جیسے لیٹے ہوئے سے اٹھ کر بیٹھ گیا

وہ بھول گیا کہ وہ اس سے کیا پوچھ رہا تھا اب تو یہ بات اس کے لیے اہم کہ اس کی محبوب بیوی روئی ہے یہ وہ سہہ نہیں پایا

اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پہ رکھا اور اس کی انکھوں سے آنسو صاف کرنے لگا جو عمران کے پوچھنے پر دوبارہ نکل آئے تھے

حرا نے سوچا کہ اگر باہر سے عمران کو میرے بارے پتہ چلا تو وہ غلط ہو گا بہتر ہے آپی کا چھپا کر اپنا سب بتا دے یہی سوچ کر اس نے عمران کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا

عمران کے دل کو جیسے کچھ ہونے لگا اچھا چپ کر جاو مجھے کچھ نہیں پوچھنا بس تم ریلیکس ہو جاو

نہیں عمران میں آپ کو جو بتانے لگی وہ سن کر آپ جو بھی فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہو گا پر اتنی گزارش ہے کہ مجھے غلط نا سمجھیے گا ہاں اگر برا لگے تو برا بھلا کہہ لیجیے گا وہ میری زندگی کی نادانی سمجھ کر معاف کر دیجیے گا اور بس اتنا ذہن میں رکھنا آپ کہ پہلے میں جو بھی تھی اب صرف آپ کی ہوں اور ہمیشہ رہوں گی اگر آپ میری بات سن کر مجھے چھوڑ بھی دینگے تب بھی آپ کی رہ کر ہی زندگی گزاروں گی

حرا میری جان کے ٹوٹے کیا ہو گیا کیوں بچھڑنے کی باتیں کر رہی

میں تمہارے بنا ایک دن نہیں رہ سکتا اور میں تجھے بتا بھی چکا تم میرے لیے کیا ہو پھر کچھ بھی تمہارے منہ

سے سن لوں تمہارا ہی رہوں گا یہ بھی یقین رکھنا

چلو شاباش اب چپ کر جاو عمران نے اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا تو حرا نے آہستہ مختصر کر کے سب عمران کو بتا دیا

عمران ماما بابا کے ایک ساتھ ایکسیڈینٹ میں فوت ہو جانے کے بعد ہم دونوں بہنیں بھائی اور بھابھی کی ذمہ داری بن گئیں

بھائی تو ہمارے ساتھ ٹھیک تھے پر بھابھی نے کچھ دن تو ہم کو برداشت کیا پھر وہ ہم کو بہانے بہانے سے تنگ کرنے لگیں ماما بابا اتنا تو چھوڑ کر گے نہیں تھے اس لیے ہم پوری کی پوری بھائی کی ذمہ داری بن گئیں اور یہی بات بھابھی کو برداشت نہیں ہوتی تھی انہوں نے بھائی کے کان بھرنا شروع کر دیئے تو آخر بھائی نے بھی بھابھی کی زبان بولنی شروع کر دی کہ خرچہ بہت مشکل سے پورا ہو رہا تم دونوں پڑھی لکھی ہو جاب کر لو تا کہ گھر کا نظام چل سکے

مجھے تو کچھ آتا نہیں تھا پر آپی نے ایم ایس سی کیا ہوا تھا وہ کمپیوٹر میں ماہر تھیں کچھ دن تو ہم دونوں جاب ڈھنڈتی رہیں مجھے ایک سکول می جاب مل گئی جبکہ آپی کو ایک آفس میں

پر وہاں آفس کا ماحول بہت خراب تھا بہت جلد آپی کو اس جاب کو اللہ حافظ کہنا پڑا اور دوسری جاب ڈھونڈنے لگ گئیں اس پر بھی بھابھی آپی کو باتیں سناتی کہ یہ کرنا ہی نہیں چاہتی روز لڑائی ہوتی آپی نے سوچا اب جیسا بھی ماحول ہو گا کر لو نگی جاب گھر کے ماحول سے تو اچھا ہی ہو گا

بس پھر آپی ایک آفس میں لگ گئیں یہ دیکھے بنا کہ یہاں کے لوگ کیسے

وہاں ایک لڑکا آتا تھا(صابر کا نام حرا ہنرف کر گئی)اس نے آپی کو اپنے چنگل میں پھنسانا چاہا اپی اس سے

بچتی رہی یہاں تک کہ اپی اس کی باتوں میں اگئی اس کا بھائی تھا ساجد اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے محبت کا

اظہار کر دیا عمران میں اتنی چھوٹی تو نہیں تھی پر گھر میں محبت نا ملنے کی وجہ سے اور ہر وقت بھابھی کی

باتیں سن سن کر میں بھی ساجد کی محبت کا یقین کرنے لگی پر اس سے کبھی اکیلے میں نہیں ملی

پھر آپی کو اسی لڑکے نے اکبر بھائی کے آفس لگوا دیا اور وہاں آپی کی قسمت چمک پڑی جب اکبر ھائی نے

آپی کو پسند کر لیا اور جائز طریقے سے نکاح کی پیشکش کی

بھائی بھابھی بہت خوش تھے کہ چلو ایک تو رشتہ اچھا دوسرا امیر بھی پھر آپی کی شادی ہو گئی اکبر بھائی سے

اور وہاں میں نے آپ کو دیکھا اور دیکھتی رہ گئی

تب میں نے آپی سے بولا آپی مجھے ان سے شادی کرنی ہے تب آپی کا بہت رعب تھا آپ سب پر اور کچھ

وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے آپ سب کو نا پسند تھیں پر وہ کہتیں تھیں میں عمران سے تمہاری شادی

کرواؤں گی آپ آپی سے پوچھ بھی سکتے کہ میں نے آپی کو تب کہا تھا کہ اگر عمران سے میری شادی نا ہوئی

تو میں شادی نہیں کرواوں گی

اگر مجھے پتہ ہوتا آپ بھی ک

مجھ سے کرتے تو میں خوشی سے ہی مر جاتی

اور یہ ساجد اس کو میں اب کوئی جواب نہیں دیتی اور اس کا نمبر بلاک بھی کیا تھا پتہ نہیں اب کس نمبر سے کیا جو آپ نے ریسیو کی اس کی کال

اب میری زندگی میں آپ کے سوا کوئی بھی نہیں عمران اور نا کبھی آئے گا یہ کہتے ہوئے اس نے بات ختم کی تو عمران کی طرف دیکھنے لگی پر وہاں مکمل خاموشی دیکھ کر جیسے حرا کی سانس بند ہونے لگی تھی

سب گھر والوں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی جیسے کوئی اس گھر میں فوت ہو گیا ہو

کوئی بھی ایک دوسرے کو نہیں بلا رہا تھا سب خاموش ہو گے تھے حوریہ تم کیا گئیں ہمارے گھر کی خوشیاں ہی چلی گئیں کہاں ہے تو میری بچی

پھوپھو روز دعائیں مانگتیں ہر نماز کے بعد بہت سارے وظیفے بھی کیے پر پتہ نہیں اللہ کو کیا منظور حوریہ کا کسی کو کچھ پتہ نہیں چل ریا تھا

اسد جو زینب کو دیکھ کر مسکراتا نہیں تھکتا تھا جیسے مسکرانا بھول گیا ہو

پھوپھو کو یہی خدشہ کہ علی کے گھر والوں نے جیسے رابطہ کرنا ہی چھوڑ دیا ہو شروع میں وہ روز اتے پر اب کوئی نہیں ارہا تھا

ناجانے اب کیا ہونے والا وہ سوچ سوچ کر ہول رہیں تھیں کہاں وہ سوچ رہی تھی کہ عمران کی شادی کے فوراً بعد اسد کا رشتہ مانگنے جاوں گی زینب کے گھر

پر سب خواہشیں جیسے ختم سی ہو گئیں ہوں

حور یہ بے سدھ پڑی ہوئی تھی اس ظالم نے اس کو بیماری میں بھی نہیں چھوڑا تھا وہ کراہ رہی تھی اور اپنے گھر والوں کو یاد کر رہی تھیں

کیا سوچتے ہونگے سب کہ میں گھر سے بھاگ گئی اپنے بھائی کی خوشی کا بھی خیال نہیں کیا

کتنے خوش تھے عمران بھائی

میں ان کی خوشیوں کو کھا گئیں دیکھیں بھائی اپ کی بہن کن حالات میں ہے

دیکھیں بھائی میں یہاں اپنی موت کی دعائیں مانگ رہی اور مجھے موت بھی نہیں ارہی

بھائی مجھے لے جائیں یہاں سے یہ لوگ اچھے نہیں ہیں یہ مجھے بہت مارتے ہیں بھائی اجاو اپنی بہن کو لے جاؤ نہیں تو اگر انہوں نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو آپ کی بہن اپنی جان دے دے گی اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلنا کہ آپ کی بہن اپنی مرضی سے نہیں گئی آپ کی خوشیاں خراب کر کے

بھائی مجھے یہ لوگ لیکر آئے جو بہت برے ہیں آپ کی بہن کو بہت مارتے ہیں بھائی آئیں نا مجھے لے جائیں نا وہ پتہ نہیں کیا کیا بولی جا رہی تھی جب صابر کمرے میں آیا

اس کی حالت دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ فوراً اس کے پاس پہنچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا

حور یہ کو جیسے کرنٹ لگا ہو اور اس نے غصے سے وہی تھپڑ صابر کے منہ پر زور سے مارا تو صابر کی برداشت جواب دے گئی اس نے پھر اپنا ہاتھ حور یہ پہ اٹھایا جو اس کے چہرے پر اپنا نشان چھوڑ گیا

تم مجھے جان سے مار دو کیوں رکھا ہوا ادھر مجھے

میں نے کیا بگاڑا تمہارا وہ رونے لگی تو صابر اس کا رونا دیکھ نہیں پایا اور آرام سے بولا دیکھو میری جان میں تم پہ سختی کرنا کب چاہتا بس تم پہ دل آ گیا جو اج تک کسی پہ نہیں آیا تیری من موہنی صورت لے ڈوبی مجھے

بکواس بند کرو اپنی یہ عامیانہ باتیں کسی اور کو سناو جا کر وہ غصے سے اس کی بات کاٹ کر بولی تو تو وہ ہنس دیا حالانکہ وہ غصہ کرنے لگا تھا پھر کچھ سوچ کر اسے پیار سے سمجھانے لگا کہ دیکھو حور میری بات غور سے سنو مجھے حور نا کہنا اس کے حور کہنے سے جیسے حوریہ کو کسی کی یاد آ گئی ہو کتنا اچھا لگتا تھا علی کے منہ سے حور اور اس نے کہا حوریہ کا منہ تک کڑوا ہو گیا

اچھا میری جان نہیں کہتا جیسے تم خوش

اس نے نفرت سے منہ دوسری طرف کر لیا تو صابر یہ بھی اس کی ادا سمجھ کر ہنسا اور بولا

تم جانتی ہو اب یہاں سے کبھی بھی کہیں نہیں جا سکتی اس لیے اچھا ہے کہ تم جو میں کہوں وہ مان لو میں تم کو زندگی کی ہر خوشی دوں گا اور بے انتہا پیار بھی ہم مثالی میاں بیوی کہلائیں گے

دوسری صورت میں نا تم خوش رہو گی اور نا میں

وہ کچھ بولنے لگی تو صابر نے اس کے منہ پر انگلی رکھ دی جس کو اس نے نفرت سے پیچھے جھٹکا

اس لیے آج کی رات ہے تمہارے پاس تم اچھی طرح سوچ کو

پیار سے مان جاؤ گی تو یہ ہم سب کے لیے اچھا رہے گا اگر نا مانی تو تم کو پتہ ہی میں جتنی محبت کرتا اس سے دگنی نفرت کرتا ہوں

مان جاؤ گی تو اچھا ہو نہیں تو میں وہ کر جاتا یوں جس کی تم کو بڑی فکر

سمجھ گئی ہو یا کھل کر سمجھاوں جانم

تم کچھ بھی کر لو میں تم پر کل بھی تھوکتی تھی آج بھی اور کل بھی تھوکوں گی

صابر کی برداشت سے باہر تھی یہ بات اور وہ یہ بات کر کے صابر کے غصے کو آزماتی تھی صابر نے کچھ نہیں سوچا اور اپنی پسٹل نکال کر حوریہ پہ تان دی۔

علی کے گھر والے علی پر پریشر ڈال رہے تھے کہ اب ہم کو انکار کر دینا چاہیے ہم اب وہ لڑکی ابھی گئی تو ہر گز تمہاری اس سے شادی نہیں کرینگے

اگر کسی نے اس کو کسی لالچ کی وجہ سے اغواہ بھی کیا تھا تو اب تک ان کا فون آجانا چاہیے تھا کوئی تو رابطہ کرتا پر ہمیں تو یہاں کچھ الٹ ہی لگتا

علی نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ کو چھوڑے

پر اب حالات یہاں تک اگے تھے کہ نا اس کا پتہ چل رہا تھا اور نا ہی کچھ پتہ چلنے کی امید نظر آرہی تھی وہ بہت پریشان تھا

حوریہ کا سوچ سوچ کر اس کا دل بھی سوگوار ہو جاتا

بعض گھر والے یہ بھی کہتے کہ وہ خود بھاگی ہے پر علی کا دل نہیں مانتا تھا وہ تو سمجھا تھا حوریہ اسد سے کرتی پر اب وہ کہاں ہو گی کیا سب میں گھر والے درست کہہ رہے

وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ ہو کیا رہا اس کے ساتھ اب گھر والے پیچھے پڑے ہوئے کہ ہم نے انکار کا فون کر دینا اب حوریہ کے گھر والوں کو

اور علی سوچ رہا تھا کہ کس بات سے روکوں ان کو کوئی امید بھی تو نہیں کب تک وہ ان کو ٹالتا

وہ حوریہ کو سوچتے ہوئے اس سے مخاطب تھا کہ حوریہ پلیز جہاں بھی ہو آجاؤ ورنہ مجھے مجبور کر دیا جائے گا

اقصی کافی دو دن سے بہت خاموش سی تھی نا کسی سے بات کر رہی تھی نا کسی جو بلا رہی تھی بس چپ چاپ کمرے میں لیٹی پتہ نہیں کیا کیا سوچتی رہتی

سوچتے تو آج کل سب ہی تھے حوریہ کے بارے میں پر اقصی کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی بہت بار حرا نے بھی اکر سمجھایا کہ اپی سب جو بتا دو جو ہو گا دیکھا جائے گا

اقصی بھی یہی سوچ رہی تھی کہ سب کو بتا دے پر پھر صابر کی دھمکی یاد اجاتی کہ حوریہ کا کیا کروں گا اگر تم نے کسی کو کچھ بتایا تو آگے تم بہتر سوچ سکتی ہو بس یہی بات اقصی کو کچھ کرنے نہیں دے رہی تھی وہ اس وقت کو پچھتا رہی تھی جب صابر کے کہنے پر یہ سب کیا

وہ خیالوں ہی خیالوں میں حوریہ سے بہت بار معافی مانگ چکی تھی پر اس کو سکون نہیں مل رہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا کہ وہ کہیں سے بھی حوریہ کو لا کر سب کے سامنے کھڑا کر دے پر کاش ایسا وہ کر سکتی اب کاش ہی رہ گیا تھا اس کے پاس

صابر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حوریہ پر گولی چلا دے کیونکہ وہ بہت بار تھوک چکی تھی اس پہ اور یہ واحد

لڑکی تھی جس کی بتمیزیاں صابر برداشت کر رہا تھا وہ بھی حوریہ اس کو پسند اگئی تھی اس وجہ سے ورنہ باقی لڑکیوں جو وہ ٹشو سمجھ کر استعمال کیا اور پھینک دیا کرتا تھا وہ غصے میں گولی چلا بھی دیتا پر اسی وقت اس کا بھائی اگیا اور فوراً صابر کو کوئی بات بتانے کے لیے باہر لے گیا

جب کہ حوریہ کافی دیر تک انکھیں بند کیے اپنی موت کا انتظار کر رہی تھی پر یہ کیا وہ پھر بچ گئی وہ رونے لگی کہ موت کو بھی میں پسند نہیں

بھائی آپ کو پتہ اب حرا مجھ سے بات نہیں کرتی اور میرا نمبر بھی بلاک کیا ہوا

ارے چھوڑ کن چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے پیچھے پڑا ہوا اب ہم کو ان بہنوں سے کچھ چاہیے بھی نہیں

بڑی مچھلی ہاتھ اگئی اور اس پہ وہ مجھے پسند بھی اگئی اب یہی خواہش کہ حرام کی زندگی ختم کر کے سکون سے گھر بساؤں گا اور تجھے کونسا لڑکیوں کی کمی ایک سے بڑھ کر ایک تو حکم کر بس

وہ خبیث ہنسی ہنسا تو ساجد بھی مسکرانے لگا

پر بھائی ایک بار اس کو استعمال میں تو لانا تھا سالی بچ گئی بس انے والی تھی وہ میری بانہوں میں اپ نے شادی کا بول کر سارا کام خراب کر دیا

ہائے کیسا بدن تھا اس کا اندر باہر آگ لگا دیتا تھا پر بڑی کمینی تھی ہاتھ نہیں لگانے دیتی تھی وہ بے غیرتی کی انتہا کو چھوتے ہوئے بولا تو صابر بھی اونچی آواز میں ہنسنے لگا

پر اس کی بہن تو میری بانہوں میں گرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتی تھی اب بھی دل کر رہا اسے بلا کر

بانہوں میں بھر لوں وہ ایک انکھ مار کر بھائی کو دیکھتے ہوئے بولا تو ساجد بھی ہنسنے لگا اور بولا بھائی آپ کے

لیے کیا مشکل ابھی بلا لیں اور بجھا لیں اپنے من کی پیاس اپ کے لیے کیا مشکل وہ بھی مونچھوں کو بل

دیتے ہوئے بولا تو صابر کو بھی لگا کہ اسے کر ہی لوں کیونکہ میر انشہ وہی توڑ سکتی

عمران آپ کیا سوچ رہے جب بہت دیر ے ک عمران نہیں بولو تو حرا نے پوچھ ہی لیا

کیا آپ مجھے غلط لڑکی سمجھ رہے کیا آپ مجھے اب چھوڑ دینگے

عمران پھر چپ رہا تو حرا سہمی سہمی سی عمران کی طرف دیکھنے لگی تو عمران نے اس کی طرف دیکھے بنا کہا کہ

حرا پلیز مجھے کچھ دن کے لیے اکیلا چھوڑ دو اور اپنے بھائی کی طرف چلی جاو میں جب خود کق ریلیکس پاؤں

گا تو تم کو لینے آجاؤں گا

اور تم کو چھوڑنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا پر ابھی ساتھ رکھنا بھی نہیں چاہتا پلیز اب مزید جوئی اور بات

کیے بنا کمرے سے چلی جاؤ یہ کہہ کر عمران نے پھر آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیے اور حرا اپنے آنسو اندر ہی

چھپاتی اپنی پیکنگ کرنے لگی تو عمران کا دل کیا کہ حرا کو روک لے اور بھاگ کر اسے اپنے سینے سے لگا لے

پر پھر کچھ سوچ کر دل کو پتھر کر لیا حرا بھی مڑ مڑ کر عمران کو دیکھ رہی کہ وہ اسے روک لینگے پر ان کی

طرف سے ہنوز خاموشی اسے اندر تک پریشان کر رہی تھی

اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کتنے دونوں کے لیے جا رہی بھابھی بھائی کو کیا بتاوں گی کہ اتنی جلدی رہنے

کے لیے آگئی اور اگر زیادہ دن تک عمران نا لینے آئے تو میں کیا کہوں گی یہی سوچیں اس کو پریشان جر

رہیں اور وہ دل ہی دل میں دعا جر رہی کہ عمران اسے روک لیں سب سے بڑی بات وہ کیسے رہے گی عمران کے بغیر

اسے تو اتنی عادت ہو گئی اب ان کی کیسے رہ پائے گی وہ

اس نے ساعی پیکنگ کر لی اور اس اسرے پر کہا عمران کو کہ وہ اسے روک لینگے کہ میں تو مزاق کر رہا پر یہ کیا حرا نے اسے بولا کہ عمران پیکنگ کر لی تو انہوں نے کہا کہ اوکے ڈرائیور کو بقلو گارڈی نکالے میں چھوڑ کر آؤں گا تم کو وہ انسو پیتے یوئے کمرے سے باہر چلی گئ اور عمران نے کب ے روکے ہوئے انسوؤں کو بہنے دیا

جب اقصی کو پتہ چلا کہ عمران حرا کو بھائی کے گھر بھیج رہا تو جیسے دھک سے اس کا دل کانپا ہو

وہ فوراً عمران کے پاس گئ جو باہر نکلنے لگا تھا حرا کو چھوڑنے جانے کے لیے

عمران خیر سے چھوڑنے جا رہے حرا کو

جی بھابھی کچھ دن کے لیے بھیج رہا تا کہ حوریہ کا پتہ لگا سکوں اچھے سے

یہ گھر میں ہوتی ہے تو فکر رہتی کہ میرا انتظار کر رہی ہو گی اس لیے گھر آنا پڑتا

اس لیے سوچا کہ اس کو بھیج کر حوریہ کو دن رات لگا کر ڈھنڈ لونگا

انشاءاللہ اقصی نے بولا تو عمران مسکرا کر باہر نکل گیا

اقصی کی جان میں جان آئی کہ جو اانے غلط سوچا تھا ویسا کچھ نہیں

اللہ پاک میری بہن کے پیار کو نظر نا لگائے وہ ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہے اس کے دل سے دعا نکلی اپنی بہن کے لیے

ابھی وہ اپنے کمرے میں ائی ہی تھی کہ پھوپھو اس کا حال پوچھنے آئی اسی وقت اس کے موبائل پہ رنگ ہونے لگی صابر کا نمبر دیکھ کر جیسے اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا ہو اور وہ تجوڑا گھبرائی بھی پر پھر جلدی سے خود کو سنبھال کر گون کو اگنور کیا اور سائلنٹ پہ لگا کر پھوپھو کی طرف متوجع ہو گئی

دوسری طرف صابر کے غصے کا پیمانہ لبریز ہو گیا کہ صابر کی کال ریجیکٹ کرے وہ بھی اقصیٰ یہ اس نے سوچا بھی نہیں تھا

وہ جو سوچ جر بیٹھا تھا کہ وہ نشے میں بیٹھا کسی طرح اقصی آجائے اور میرے دل کی پیاس بجھا جائے اس نے فون ہی اٹھانا مناسب نہیں سمجھا

حوریہ نا جانے کیا سوچ رہی تھی کہ صابر اس کے پاس آیا اس کی معصومیت کی گواہہ تو صابر بھی دیتا تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ اس کو کہیں دور لے جائے جہاں کسی کی اس پہ نظر نا پڑے

لیا چڈوچ رہی ہو میرے دل کی رانی

حوریہ نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں صابر نے یہ بھی اس کی ادا جانی

اور اس کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا یہ سب ایک دم ہوا حوریہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا

اس کو اور کچھ نہیں سوجھا تو وہی ہاتھ سے اس کے منہ پہ زور سے تھپڑ مار دیا بلکہ مارتی گئ اور چساے ھ بولتی

گئی کہ تو مجھے اتنا غلط سمجھ رہا

اب مجھے ہاتھ لگایا تو چلنے پھرنے کے قابل نہیں چھوڑوں گی

صابر کا بھی ایک دم دماغ کا میٹر گھوما اس نے اتنی زور سے اس کو ااکی تھوڑی سے پکڑا حوریہ کو لگا اس کی جان نکل جانی اب

کتیا تو سر پہ چڑھتی جا رہی اج دیکھ میں تیرا کیا بندوبست کرتا

ساتھ ہی اس نے ساجد کو آوازیں دینی شروع کر دیں وہ ایا اس نے اسے کوئی اشارہ کیا تو ساجد نے چپ کر کے حوریہ کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیا۔

علی کے گھر والوں نے انکار کر دیا تھا اور ساتھ وہ چیزیں بھی واپس کر دیں تھی جو منگنی پہ دی گئی تھیں گھر میں پہلے ہی سوگواریت چھائی ہوئی تھی مزید علی کے گھر والوں نے پھیلا دی

سب ایسے چپ تھے جیسے کوئی فوتگی ہو گئی ہو سب کے زہن میں یہی بات تھی کہ کس بل بوتے پر ان کو پوچھتے کہ کیوں انکار کر رہے جب ان کی بیٹی ہی گھر میں نہیں تھی

سب ایک بار پھر دل گرفتہ ہوئے پڑے تھے اور سب ایسے چپ تھے جیسے ان کے پاس کوئی بات ہی نا ہو

حوریہ کو اب پتہ نہیں کس جگہ پہ لے آئے تھے بال تنگ سا کمرہ ہر طرف سفید سفید دیواریں روشنی سفید جہاں بھی دیکھو سب کچھ سفید سفید سا وہ پاگل ہو رہی تھی اس کی انکھیں چندھیا گئی تھیں جیسے اس کو کچھ بھی اچھی طرح نظر نا ارہا ہو

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ دروازہ کھول کر کوئی اندر ایا

ہاں پھر کیا سوچا تم نے ساجد اندر ایا تو حوریہ کو اتنے سفیدی والے کمرے میں وہ کلئیر نظر ایا جیسے ایک دم اس کی انکھیں کھل گئی ہوں

کس بارے

وہ اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی

زیادہ بھولی نا بنو اور تم اتنی خوبصورت بھی نہیں ہو کہ بھائی تم پہ مرمٹے پتہ نہیں کیا دیکھا تم میں جو پاگل ہوئے پڑے وہ اس کی طرف تنقیدی نظروں سے دیکھنے لگا

تم سے پیاری تو حرا ہے

حرا کون وہ حرا کا نام سن کر چونکی

نہیں تو وہ اس کو کچھ اور سنانے لگی تھی

وہی جو تمہاری بھابھی بنی

تم کیسے جانتے اس کو وہ حیرانگی سے ساجد کو دیکھنے لگی

تم میری مامی لگتی ہو جو تم کو بتاوں

سیدھی طرح بتاو بھائی سے شادی کرنی ہے یا اسی کمرے میں مرنا ہے

شادی وہ بھی اس بھیڑیے سے

مر جاوں گی اس کا سوچوں گی بھی نہیں

بڑی ڈھیٹ ہو لگتا تم کو مرنے کا بہت شوق

ہاں بہت شوق اب مرنے کا کیونکہ اب تم لوگوں کی مہربانی سے میں کافی بدنام ہو چکی میرے گھر والے بھی اب مجھے قبول نہیں کرینگے سو مار دو میری جان چھوٹے

وہ جیسے رو دینے کو تھی پر وہ اس کے سامنے رو کر کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لیے سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھتی رہی

تم جتنا مرضی انکار کرو ہونا تو وہی جو بھائی نے کہا اس لیے شرافت سے نان جاو ابھی بھائی پیار سے کہہ رہے ابھی غصہ آگیا ان کو تو تیری کس نے سننی

کچھ دیر کے لیے وہ سہمی ضرور کیونکہ وہ اس کا وحشی پونہ دیکھ چکی

پر پھر جلد ہی خود کو مضبوط کرتے ہوئے بولی میں نر سکتی یوں کسی کو خود پہ ظلم کرتا نہیں دیکھ سکتی

تم پاگل ہو جو نہیں مان رہی اس کمرے میں جو بھی رہا وہ چار یا پانچ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہا جو ہم نے کہا سب نے مانا تم کیا چیز ہو

کون کون مانا اکا دھیان پھر حرا کی طرف چلا گیا کہ یہ کیسے جانتا تھا اس کو

تم آج کی رات سوچ لو اس کے بعد ہونا وہی جو بھائی نے چاہنا اس لیے پیار سے مان جاو بہت عزت دینگے تم کو کیونکہ آج تک کسی لڑکی کے لیے میں نے ان کو اتنا سیریس نہیں دیکھا

تھو تھو تھو اب میں تھو کوں بھی نا اس پہ

ساجد نے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ کتنی پتھر دل ہے یہ لڑکی اتنی تکلیف بھی دے رہے بھائی اس کو پھر بھی وہ ڈھٹائی کی آخری منزل پہ ہی بیٹھی ہوئی

او کے سوچ لو میں جا رہا اب فضول وقت نہیں ہے میرے پاس تمہاری بک بک سننے کا یہ کہہ کر وہ کمرے کو لاک لگا کر باہر اگیا

اقصی لاشعوری طور پر فون کو ہی دیکھی جا رہی کہ اب پھر کرے صابر فون پر وہ شاید بھول گیا تھا

پھوپھو کے انے کی وجہ سے اس نے اگنور تو کر دیا تھا صابر کا فون پر اب اسے بے چینی لگی ہوئی تھی کہ اخر اس نے فون کیوں کیا

کیا وہ مجھے اپنانے کے لیے تیار ہو گیا یہ واحد بات تھی جو اسے اس کے فون انے کا انتظار تھا

پر جب کافی دیر انتظار کے بعد بھی اس کا فون نہیں آیا تو اانے خود کرنے کا سوچا

دوسری طرف بیل جا رہی پر کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا

تین چار بار کرنے پر بھی جب اس نے نہیں اٹھایا تو پچھتانے لگی کہ پہلے کیوں نہیں اٹھایا دل کے جسی کونے میں شاید اب بھی اس کی محبت چھپی ہوئی تھی

پھر دس منٹ بعد اس کا فون اہی گیا اقصیٰ نے بے چینی سے ایک ہی بیل پہ اٹھا لیا

اس کی اواز سن کر جیسے اقصی کو سکون ملا ہو

کیسی ہے میرے دل کی رانی

بات نہیں کرو مجھ سے وہ ایسے بولی جیسے وہ اس کا ابھی بھی محبوب ہو جب کہ وہ جانتی بھی کہ وہ اس کو بتا چکا

وہ کیا حیثیت رکھتی اس کی زندگی میں

وہ کہتے ہیں نا محبت اندھی ہوتی تو اقصی بھی محبت میں اندھی ہو چکی تھی

میری جان ناراض ہے مجھ سے اور میں کتنا اکیلا محسوس کر رہا خود کو اس کا احساس نہیں تم کو

یہ سن کر جیسے وہ اندر تک شانت ہو گئی

اور جو کچھ دن پہلے کہا تھا وہ کیا تھا

تب دماغ خراب تھا جب سے اپنی جان کو ناراض کیا ایسے لگتا زندگی ہی ناراض ہو گئی ہو وہ ایسے جال پھینک

رہا تھا اور وہ اس کے جال میں ابھی رہی تھی

میں بھی تب سے بہت اداس

تو پھر ملو مجھے اکر جان من دیکھو میں بہت تنہا کچھ بھی تو اچھا نہیں زندگی میں تمہارے سوا

وہ گنگنانے لگا تو اقصی جیسے ہواوں میں اڑنے لگی

جہاں تم کہو میں اجاتی ہوں صابر لو یو

وہ خوشی سے پاگل ہونے لگی صابر کی خود کے لیے بے چینی دیکھ کر

دوسری طرف صابر اس کی بیو قوفی پہ ہنسنے لگا سچ ہی کہا ہے کسی نے کہ عورت کو بیو قوف بنانا کوئی مشکل

نہیں

اور اقصی سوچ رہی تھی کہ صابر سے مل کر حوریہ کو لے اوں گی اور میں صابر کو شادی پہ مجبور کرونگی

اچھا ایسا کرو ابھی آجاؤنادل اداس کو خوش کردواکر

ابھی تو نہیں اسکتی پر کل کچھ کرتی ہوں

نہیں جان من آج ہی آو نہیں تو کل بھی رہنے دو

اقصی کے دل کو کچھ ہونے لگا کہ صابر ناراض ناہو جائے بس اس کی ناراضگی کا سوچ کر اس نے آنے کی

حامی بھرلی بنس سوچے سمجھے بغیر

حرا جب سے گھر ائی تھی پہلے پہل تو بھابھی اس کے آگے پیچھے پھرتی رہیں

جب چار دن ہو گے تھے اسے ائے ہوئے تب بھابھی نے پوچھا حرا عمران کب لینے آئے گا نئی نئی شادی

ہوئی اور وہ تم کو ادھر چھوڑ گیا خیر ہے نا

بھابھی کے پوچھنے کا انداز ایسا تھا کہ حرا اندر تک کانپ گئی کہ بھابھی کو کچھ پتہ نا چلے یہی سوچ کر اس نے

عمران کی مصروفیت کا بتایا پر بھابھی کو کچھ یقین ایا کچھ نہیں پر اس کے سامنے خاموش رہیں

اور حرا اللہ سے دعا کر رہی کہ عمران جلدی سے اسے لینے اجائیں

عمران کو ایسے لگ رہا تھا کہ کہ حرا کیا گئی اس کی ساری خوشیاں بھی ساتھ لے گئی ہو

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے ابھی جا کر لے آئے

پر جب وہ سوچتا حرا کسی اور سے بھی کرتی تھی تب اس کی مر دانیت بر داشت نا کر پاتی اور وہ اور دور ہو جاتا

حرا سے

پر جب دل سے سوچتا کہ جوانی میں بہت کچھ یو جاتا تو حرا اب تو اس سے کرتی ہے نا تو یہ سوچ کر وہ چاہتا

بھاگ کر حرا جو لے ائے اور اپنے بازووں میں بھر لے اور اسے کبھی خود سے جدا نا کرے

ابھی بھی وہ اسی سوچ میں تھا کہ جب میں نہیں رہ پا رہا تو وہ کیسے رہ پا رہی ہو گی میرے بنا

اس کی بھابھی کہیں اس کے ساتھ برا سلوک نا کر رہی ہوں

بس اسی سوچ پہ اکر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی حرا کو کسی کے رحم و کرم پہ نہیں چھوڑے گا وہ ابھی لے

آئے گا اسے

حوریہ خاموش بیٹھی آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی جب صابر اس کے پاس اکر بیٹھ گیا وہ ایک دن سے پیچھے ہٹی

کتنا دور بھاگو گی مجھ سے دیکھو اب صبر نہیں ہوتا مجھ سے شادی کب جرو گی

خود بتاو گی یا میں زبردستی کروں

تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو حوریہ نے سپاٹ نگاہوں سے صابر کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں صابر نے جلدی سے کہا تو حوریہ نے اسے جو کہا صابر حیرانگی سے حوریہ کی طرف دیکھنے لگ گیا کہ یہ

صحیح کہہ رہی یا اس کا دماغی توازن خراب یو گیا ہے

علی بھاری نفری کے ساتھ اس جگہ جا رہا تھا اسی لڑکی کو لیکر جہاں اس لڑکی کو بلیک میل کر کے لے جایا گیا

تھا

ٹھیک جب وہ اس مقام پر پہنچے تو علی کو لگا کہ ان کے کی اطلاع ان سے پہلے ہی یہاں پہنچ چکی تھی وہ گاڑی سے نیچے اترا اور سب کو اپنی اپنی پوزیشن سنبھالنے کا بول جتر اس لڑکی کو ساتھ لیکر اندر آگیا سامنے ساجد بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا وہ بھی بڑے اعتماد کے ساتھ جیسے پولیس کو دیکھ کر اسے کوئی فکر نا ہوئی ہو یا وہ پہلے ہی جانتا ہو کہ پولیس انے والی

علی نے لڑکی کی طرف دیکھا کہ کیا یہ ہے وہ تو لڑکی کے نا کرنے پر باقی نفری کو اوپر بھیجا پر وہ جلد ہی اس کے پاس آ کر بولے کہ گھر میں کوئی نہیں

لڑکی ایک دم چیخنے لگی کہ انسپیکٹر صاحب یہ ہے وہ خبیث جس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا

اس لڑکی نے ایک تصویر کے پاس جا کر چیخنا شروع کر دیا

پھر ساجد کی حالت دیکھنے والی تھی

علی بھی چوکنا ہو گیا اور ساجد کی گردن پہ پسٹل رکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ کہاں ہے

ساجد سے بات ہی نہیں بن رہی تھی کہتا مجھے نہیں پتہ اب یہ ادھر نہیں رہتے میں نہیں جانتا ان کے بارے میں اب

تم سب بتاؤ گے لے جاؤ اس کو اور کراؤ سیر حوالات کی

علی نے اپنے ساتھ لائے ہوئے بندوں کو طرف اشارہ کیا تو ساجد کی حالت دیکھنے والی تھی

تم مجھ سے شادی کرو اس کے بعد میں یہ بھی تمہاری بات مان لونگا پر ابھی نہیں جب تم کو چھو لونگا تب تم جو کہو گی وہ کروں گا

چھو تو ابھی بھی تم کو لوں پر کیا کروں کہ تم وہ واحد لڑکی ہو جسے میں ناپاک نہیں کرنا چاہتا بلکہ اپنی عزت بنانا چاہتا یہ کہہ کر وہ اس کی لٹ پیچھے کر کے پیار سے اسے دیکھنے لگا

حوریہ کے کہنے پر کہ اگر مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو مجھے میرے گھر چھوڑ کر او اور ان سے میرا رشتہ مانگو اگر وہ انکار کرینگے تو میں ان کو منا لونگی بس میں عزت سے اپنے گھر سے رخصت ہونا چاہتی کے جواب میں جب صابر نے یہ کہا تو حوریہ نے ایک بار پھر اس پہ تھوکیا تو صابر کا پارہ چڑھ گیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا کہ تب ہی صابر کے فون پہ کسی کی کال ائی اور کال سنتے ہی جیسے صابر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کمرے سے باہر بھاگا اور دروازہ بھی کھلا چھوڑ گیا یہ دیکھے بنا کہ اس سے کیا سرزد ہو گیا اور حوریہ ے شکر ادا کیا جو نہی وہ کمرے سے باہر گیا حوریہ اپنی جگہ سے ہلی نئ کہ اس کو یاد نا اجائے کہ دروازہ بند کرنا

حوریہ کو یقین نہیں ارہا تھا کہ اس کی مانگی ہوئی دعائیں اتنی جلدی قبول ہو جائینگی

حرا عمران لینے آیا تم جو جلدی سے تیار ہو جاو بھابھی کی اواز تھی یا شہد میں گھلا ہوا کچھ کہ حرا اندر تک سرشار ہو گئی کہ عمران اگے

اس نے باہر جانے سے پہلے جلدی سے وضو کر کے دو نفل شکرانے کے پڑھے اور اللہ کے آگے کافی دیر سربسجود رہی وہ جتنا بھی شکر ادا کرتی اپنے رب کا اتنا ہی کم تھا وہ رو رو کر اپنے اللہ سے معافی مانگ رہی تھی

کہ اللہ نے اسے اپنے محبوب شوہر سے دوبارہ ملا دیا

عمران نے جب دیکھا کہ مجھے آئے یوئے اتنی دیر ہو گئی اور حرا ابھی تک مجھ سے ملنے نہیں ائی کہیں وہ مجھ سے اب بھی ناراض تو نہیں بس اس کو منانے کے لیے اس کے کمرے میں آیا تو اس کو زارو قطار روتا ہوا پایا

عمران کا جیسے دل بند یونے لگا کہ وہ بہت برا ہے اپنی اتنی پیار کرنے والی بیوی کو بلاوجہ خود سے دور رکھا اس کے انسو جیسے اس کے دل پر گر رہے ہوں

اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر حرا کو گلے لگا لیا اور حرا عمران کے گلے لگتے ہی اور تیزی سے رونے لگی عمران مسلسل اس کے انسو صاف کر رہا تھا اور اس کی کس پہ کس کر رہا تھا ساتھ معافیاں بھی مانگ رہا تھا حرا تھی کہ روئی جارہی تھی اور یہ انسو کچھ خوشی کے تھے کچھ اس درد کے جو عمران کے نا آنے پر اس کی بھابھی نے اس کو سنائی تھیں

مجھے معاف کر دو میری جان آج کے بعد میری زات سے تم کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دونگا پکا پرامس وہ اس کو مزید پیار کرتے یوئے بولا تو جیسے حرا عمران کے سحر سے نکل ہی نا پا رہی ہو اور اس کا پیار پا کر ایک بار پھر عمران کے گلے لگ کر رونے لگی تو عمران نے اسے اپنے سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد ان پیاری پیاری انکھوں میں کبھی انسو نا دیکھوں وہ مصنوعی غصے سے بولا تو حرا مسکرا دی اور عمران نے اپنی معصوم سی بیوی جو زور سے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا

اقصی بار بار صابر کو فون کر رہی تھی کہ کہاں آؤں پر وہ اس کا نمبر دیکھتے ہی کال کاٹ دیتا تھا اور اقصی کو ایسے لگ رہا تھا اس نے ایک بار پھر صابر جو کھو دیا یہہ سوچ کر وہ رونے لگی اب وہ گھر واپس چلی جائے یا پھر صابر کو فون کرے

کتنی مشکل سے وہ پھو پھو کو بتا کر ائی تھی کہ اس کے سر میں درد اور دل بھی گھبرا رہا ابھی ڈاکٹر سے دوائی لیکر اتی ہوں پھو پھو نے کہا بھی کہ عمران یا اسد کو انے دو ان کے ساتھ چلی جانا پر اس نے کہا کہ درد برداشت نہیں ہو رہا تو وہ بولیں میں چلتی ہوں تمہارے پاس

ارے نہیں پھو پھو آپ کہا اتنی تکلیف اٹھائیں گی میں آٹو پہ چلی جاتی ہوں ابھی اجاوں گی

اور اب صابر فون کاٹی جارہا تھا اُفف میرے اللہ اب کیا کروں میں

اس نے پھر صابر کو کال کی تو صابر نے ریسیو کر لی اقصی نے شکرادا کیا پر یہ کیا صابر کیا بول رہا

تم (گالی) کی بچی کیوں کر رہی کال بار بار میں کاٹ رہا اس کا مطلب یہی نا کہ میں بزی ہوں کہیں پر تم عقل سے پیدل پرہ نہیں کب سمجھو گی اب تمہاری کال ائی تو مار دونگا تم کو

پر صابر تم نے بلایا تھا تو اسی سلسلے میں۔۔

بھاڑ میں جاو تم اور تمہارا ملنا آج کے بعد کال نا کرنا نہیں تو سب کچھا چٹا کھول کے رکھ دوں گا بیو قوف عورت

اقصی کی بات سنے بنا ہی صبر نے فون بند کر دیا تو اقصی رونا نہیں چاہتی تھی پر اس کے انسو تھے کہ خود بخود نکلی جارہے تھے اور چو ہچسوچ رہہ تھی کہ وابر کو اب اس سے محبت نہیں رہی یہ تو کنفرم ہو گیا تھا یہ سوچ

ہی اس کو مارے دے رہی تھی کہ میں کیسے رہوں گی صابر کے بنا کیسے جی پاوں گی یہی سوچ کر وہ سڑک کے بیچ میں اکر کھڑی ہو گئ

پھوپھو عمران سے حوریہ کا پوچھ رہیں تھیں کہ کیوں نہیں پتہ چل رہا اس کا اور عمران سر نیچے کیے شرمندہ سا بیٹھا جیسے سارا اسی کا قصور ہو وہ خود بڑا پریشان تھا آخر اس کی بہن تھی وہ بھی لاڈلی پتہ نہیں کن حالوں میں ہو گی

بیٹا زرا پتہ کرو وہ اقصی ڈاکٹر کے پاس گئ تھی ابھی تک ائی نہیں پھوپھو نے عمران کی حالت کو دیکھ کر بات بدلی تو وہ حیران ہوا کہ اخر کیا ہوا ابھی کو اور کب گئیں ہیں وہ ٹھیک تو ہیں نا

کس ڈاکٹر کے پاس گئیں ہیں وہ بے تابی سے پوچھے لگا تو پھوپھو نے بھی کہا کہ بیٹا یہ تو مجھے نہیں پتہ پر کہتی تھی کہ جلدی آجاوں گی پر ابھی تک نہیں آئی

اچھا آپ فکر نا کریں میں حرا کو ساتھ لیکر جاتا ہوں دیکھتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں

یہ کہتے ہی وہ اٹھا اور اپنے کمرے میں اگیا پھوپھو پیچھے سے سب کے لیے دعائیں کرنے لگیں کہ اللہ پاک اس گھر کی خوشیاں لٹا دے

حرا بھی اقصی کا سن کر پریشان ہو گئی اور عمران کے پیچھے پیچھے ہی آ گئی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر جو پاس ڈاکٹر پاس تھے وہاں گے پر وہ وہاں کہیں بھی نہیں ملی

حوریہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا کیونکہ صابر گھر سے چلا گیا تھا بنا کسی بھی کمرے کو لاک کیے

حوریہ جلدی سے اٹھی اور چارپائی پہ جو چادر پڑی وہی اپنے گرد لپیٹ لی اور جلدی سے باہر نکل گئی

اقصی پاگلوں کی طرح سڑک کے بیچ چل رہی تھی کہ سامنے سے ایک دم تیز رفتار گاڑی نے اسے اتنے زور سے ٹکر ماری کہ وہ اچھل کر دور جا گری سب کوگ اکھٹے ہو گے اور اس کو دیکھنے لگے کہ وہ زندہ بھی یا نہیں اور ٹکر مارنے والا فرار ہو چکا تھا

علی نے ساجد کی درگت بنادی تھی پر وہ بھی بہت پکا مان کے ہی نہیں دے رہا تھا کہ صابر کو وہ جانتا یا وہ اس کو جانتا مار پہ مار کھا رہا تھا پر اپنی بات پہ اڑا ہوا تھا

علی جب اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا ہر اچھے برے طریقے سے تو اسی وقت علی کو اوپر سے فون ایا تھا کہ ساجد کو رہا کر دیا جائے کیونکہ اس کو بنا کسی قصور کے تم لوگوں نے حبس بے جا میں رکھا ہوا

پر سر علی نے کچھ بولنا چاہا پر اس کی بات کاٹ دی گئی اور حکم دیا کہ جو کہا جا رہا اس پہ عمل کرو

صابر کے چوکیدار نے جب سے اسے فون پہ بتایا تھا کہ گھر میں پولیس آئی تھی اور ساجد صاحب کو لے گئی ہے تو صابر کے جیسے طوطے اڑ گے تھے وہ بنا کچھ بھی سوچے گھر سے نکل آیا تھا اور بہت سے گھنٹوں کے بعد اب اس کو اس کے دوست نے خوشخبری سنائی تھی کہ فکر نا کرو اسے جو چھڑوا لیا جائے گا اب

جب ساجد کی طرف سے اسے سکون کی خبر ملی تو اسے حوریہ کا خیال آیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی کہ آج اس کے جسم سے اپنے دل کی پیاس بجھاوں گا

بہت کرلی اس کی منت یہ سوچتے ہی اس کے چہرے پر مکرو ہنسی اگئی

وہ حوریہ کے پاس آرہا تھا جب راستے میں اتنا رش دیکھا کہ اس کو گاڑی روکنا ہڑی

وہ گاڑی سے نیچے اترا تو جو اس نے دیکھا وہ اس کی آنکھیں کھول گیا۔

حوریہ گھر سے نکلنے لگی جب اس نے صابر کو آتے دیکھا اس کی کوشش تھی کہ ادھر ادھر ہو جائے پر صابر کی تیز نظریں اسے دیکھ چکی تھیں وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حوریہ یہ اب کر سکتی اور سب سے زیادہ حیران وہ اس بات پہ کہ یہ گھر سے نکلی کیسے اور اس کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب ہونے جا رہا تھا حوریہ اس کی قید سے نکلنے لگی تھی وہ انکھیں کھولے اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا کہ اگر وہ چند منٹ اور لیٹ ہو جاتا تو کیا بنتا

اور آگے کی سوچ اسے منجمند کر گئی

صابر نے جلدی سے حوریہ کا بازو پکڑا اور اسے اندر لیکر آیا وہ اپنا بازو چھڑا رہی تھی پر صابر کی گرفت بہت تیز تھی وہ اسے کھینچ کر اندر لے ایا اور اسے زور سے بیڈ پر دھکا دیا

تمہاری اتنی جرات کہ تم صابر کے ساتھ چالاکی کرو اس نے حوریہ کا بازو مروڑا تو اس کی چیخ نکل گئی

اقصی کے ارد گرد بہت سا مجمعہ جمع تھا جب عمران اور اقصی کی گاڑی گزری اگے رش تھا تو انہوں نے وہیں کسی سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے اگے تو کسی ادمی نے بتایا کہ ایکسیڈینٹ ہوا ہے جی اور ایکسیڈینٹ کرنے والا بھاگ گیا ہے اور لاش لاوارثوں کی طرح پڑی کوئی آگے نہیں ارہا جی

عمران نے حرا کی طرف دیکھا پھر اچانک باہر نکل گیا یہ کہکر کہ میں دیکھتا ہوں کتنی دیر انتظار کرنا پڑنا

جب وہ رش کو پیچھے دھکیلتا آگے آیا تو اقصی کو دیکھ کر جیسے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی

اس نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور جلدی سے گازی میں بٹھایا اور فراٹے سے گاڑی بھگالے گیا

حرا نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو چیخیں مارنے لگی اور اونچی اونچی رونے لگی اپی آپی کرنے لگی تو عمران نے

گاڑی روک کر حرا کو اقصی کے ساتھ پیچھے بٹھایا اور خود آگے بیٹھ کر جلدی سے ڈاکٹر کے پاس لے گیا

ان کا بہت خون بہہ چکا ہے اور بہت مشکل ہے کہ یہ بچیں پر پھر بھی کوشش کرتے ہیں آپ خون کا بندو

بست کریں فوراً

ڈاکٹر نے بری خبر کے ساتھ تسلی بھی دی تو عمران بھاگا خون کا بندوبست کرنے

حرا نے رو رو کر اپنا برا حال کیا ہوا تھا وہ اپنی اپی کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی

کچھ دیر میں سب ہی ہاسپٹل آ گے تھے عمران نے سب کو اقصی کا بتا دیا تھا اب سب ہی اس کی زندگی کی

دعائیں کر رہے تھے

اقصی کو پورے دس گھنٹے بعد تھوڑا سا ہوش آیا تو اس کے منہ سے عمران کا نام نکلا وہ عمران کو بلا رہی تھی

آپ میں سے عمران کون ہے سسٹر نے باہر اکر پوچھا عمران جلدی سے آگے آیا کہ جی بولیں میں ہوں

آپ کو پیشینٹ یاد کر رہیں شاید وہ آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہیں کیونکہ ہوش میں اتے ہی انہوں نے اپ کا

نام لیا ہے اور پلیز ان سے زیادہ بات نہیں کیجیے گا ان کی حالت بہت سیریس ہے

عمران جلدی سے اندر آیا حرا بھی پیچھے پیچھے آگئی نرس نے اسے روکنا چاہا پر اس کی رونی صورت دیکھ کر

اسے بھی جانے دیا اندر

حوریہ آج میں تم سے پیار کرنا چاہتا جی بھر کر آج مجھے نا روکنا کیونکہ تجھے داغدار کروں گا تب ہی تم میری قدر کرو گی

نہیں تو تمہاری اکڑ سب کام بگاڑ دے گی یہ کہتے ہی صابر بیڈ پہ جاکر حوریہ کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر چومنے لگا تھا کہ حوریہ ایک دم بیڈ سے نیچے گری خود کو بچاتے بچاتے

پر صابر نے لپک کر اسے پھر اپنی بانہوں میں بھر لیا وہ صابر کو کاٹ رہی تھی مکے ہاتھ پاوں سب مار رہی پر اس وحشی پر جیسے کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

عمران مجھے نہیں لگتا میں زندہ رہوں گی بھی یا نہیں پر میں تم کو بتانا چاہتی کہ حوریہ کو بچالو میری زندگی تو برباد ہو چکی میں نہیں چاہتی کہ اب حوریہ اس درندے کی بھینٹ چڑھے

وہ اہستہ اہستہ بول رہی تھی پر جیسے اس کی سانس اٹک رہی ہو ہر جملہ کہتے ہوئے

اس سے بولا نہیں جا رہا تھا وہ بار بار کھانس رہی تھی اس سے اچھے سے بات بھی نہیں ہو پا رہی تھی پر پھر بھی ااکی کوشش تھی کہ عمرن کو وہ سب بتا دے جو جو وہ جانتی اور صابر کہاں کہاں رہتا

عمران حیران نگاہوں سے اقصی کو دیکھ رہا کہ وہ کتنی تکلیف میں پھر بھی اس کی کوشش کہ ہمیں سب برا دے نرس نے ڈانٹا بھی پر اقصی نے اسے اشارے سے کہنا چاہا کہ اج مجھے نا روکو اج مجھے سب کہہ جانے دو اور اس نے اپنی نہیں پر باقی سب خاص خاص باتیں عمران جو بتا دیں کہ حوریہ کو بچالو وہ بہت ظالم شخص

ہے اور حوریہ معصوم

اس نے اس کے وہ ٹھکانے بتا دیئے جس جس کو وہ جانتی تھی

حرا روئی جا رہی تھی اگر حرا نے عمران کو نا بتایا ہوتا یہ سب تو وہ بھی غلط سوچتا

پر اب اسے اقصی پہ ترس ارہا تھا کتنی تکلیف میں ہے وہ اور پھر بھی ہمارا سوچ رہی

پھر ایک دم اس کا سانس اکھڑنے لگا تو سسٹر آگے آئی اور سب کو بولنے لگ گئی کہ کہا بھی تھا مریض سے زیادہ بات نہیں کرنی پر آپ لوگ بھی نا یہ کہہکر وہ اقصی کو آکسیجن لگانے لگی پر اقصی نے پھر اپنی ہمت مجتمع کر کے عمران اور حرا کی طرف دیکھا پر اس سے بولا نہیں گیا اور اس نے اپنے کینولہ لگے ہاتھ ان کے اگے جوڑ دیئے جیسے معافی مانگ رہی ہو عمران نے جلدی سے اس کے ہاتھ پکڑ لئیے اور رونے لگا حرا بھی اقصی کو چوم رہی تھی کہ آپی آپ کو کچھ نہیں ہوگا آپ ٹھیک ہو جاؤ گی اور وہ ہلکے سے مسکرا دی جیسے بندہ سکون میں آجائے ویسی اس کی مسکراہٹ تھی اس کی اور عمران نے بھی اقصی کی طرف دیکھتے ہوئے یہی کہا کہ بھابھی آپ نے ہمارے ساتھ نل کر ابھی بہت جینا اقصی پھر مسکرانے لگی پر اس سے مسکرایا نہیں گیا اس کی سانس جیسے اس کا ساتھ نا دے رہی ہو وہ جیسے پوری کی پوری ہل رہی ہو جیسے تکلیف کی آخری حد سے گزر رہی ہو

حرا کی بھابھی کو باہر بے چینی لگی ہوئی تھی کہ آخر اندر کیا کھچڑی پک رہی جو باہر ہی نہیں ارہے وہ لوگ پھوپھو دعائیں مانگ رہیں تھیں کہ یارب اس گھر کی خوشیاں لوٹا دے

پھر حرا اور عمران کو کمرے سے باہر بھیج دیا گیا اور اقصی کی طبیعت جیسے ایک دم پھر سے خراب ہوئی ہو ڈاکٹروں کی بے انتہا کوششوں کے بعد یہ خوشی کی خبر ملی کہ وہ خطرے سے باہر ہیں اب پر ابھی ان سے کوئی بات نہیں کرے گا کیونکہ ان کو ابھی انڈر آبزرویشن میں رکھا گیا ہے

سب اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ اللہ نے کرم کر دیا پھوپھو تو اسی وقت سر بسجود ہو گئیں تھیں

صبر پلیز مجھے چھوڑ دو میں نے کیا بگاڑا تمہارا میں تو تم کو جانتی بھی نہیں

تم اب جان جاو گی مجھے میری نک چڑھی محبوبہ

کتنا چاہا تم جو عزت بنا جرہاتھ لگاوں پر تم اس عزت کو لات مار کر ایسی ہی عزت کروانا چاہتی ہو نا تو اب بھگتو یہ کہکر اس نے اس کا دوپٹہ اس کے اوپر سے کھینچ کر دور پھینکا اور اس کو اپنے ساتھ لگالیا۔

علی مجھے ابھی تم سے ملنا ہے پلیز تم آؤ گے یا میں آجاوں تمہاری طرف

عمران نے علی کو فون کر کے اس سے ملنے کو کہا تو علی نے کہا سب خیر ہے نا عمران بھائی آپ کافی پریشان لگ رہے

وہ عمران کی اواز سے اندازہ لگاتے ہوئے بولا تو عمران نے کہا اپ ملیں پھر بتاتا ہوں

اوکے آپ آجائیں میں آفس میں ہی بیٹھا ہوا ہوں علی نے عمران کو انے کا بولا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون بند کیا اور اقصی کو دیکھنے کمرے میں ایا تو وہ شاید سو رہی تھیں ڈاکٹر نے اقصی کی طرف سے کافی اطمینان کا اظہار کیا تھا وہ بے فکر ہو کر علی سے ملنے چلا گیا

حوریہ نے صابر سے خود کو بچانا چاہا پر اس کی گرفت اور سخت ہو رہی تھی اس نے خود کو بچانا چاہا پر وہ وحشی بنا ہوا تھا اور حوریہ کسی معجزے کے انتظار میں

عمران بھائی حوریہ کا کچھ پتہ چلا عمران کو دیکھتے ہی علی کو حوریہ یاد آئی تھی پتہ نہیں کہاں تھی اس کے دل کی دھڑکن

اس کے گھر والے اس کے لیے لڑکی ڈھونڈ رہے تھے اور علی جیسے اب بھی حوریہ کے انتظار میں تھا وہ کیسے جی پائے گا

عمران نے علی کو سب بتا دیا جو اور جیسے جیسے اقصی نے اسے بتایا تھا علی عمران کی بات سن کر چوکنا ہو گیا تھا میرا خیال ہے عمران بھائی ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے اگر بھابھی ٹھیک بتا رہیں تو ہم کو ان جگہوں پر فوراً چھاپہ مارنا چاہیے وہ نا ہو کہ ان کو خبر ہو جائے اور وہ اپنی جگہیں تبدیل کر لیں

جیسا تم کو اچھا لگے کر لو یقین کرو اب تو ہمت جواب دے رہی زندگی میں جیسے کوئی مزہ رہا ہی نا ہو عمران نے کہا تو علی عمران کے پاس اٹھ کر آیا اور ان کو تسلی دینے لگا کہ سب اچھا ہو جائے گا

اسی وقت عمران کے موبائل پر بیل ہونے لگی دوسری طرف سے جو کہا گیا وہ عمران کو شاکڈ کر گیا اور میں ابھی آیا کہہ کر اس نے فون بند کیا تو عمران علی کو بتا کر جلدی سے باہر آ گیا اور سیدھا ہاسپٹل پہنچا جہاں اس کو بتایا گیا تھا کہ اقصی تم کو بلا رہی اس کی سانسیں اکھڑ رہیں جلدی پہنچو وہ گاڑی کو فل سپیڈ سے بھگا کر لایا تھا اور جلدی سے اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں اقصی کو رکھا گیا تھا پر سامنے سے اسد کو آتے دیکھ کر

رکا تو وہ عمران کے گلے لگ کر رونے لگا تو عمران کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ کیا ہو گیا ہے پر پھر بھی دل کو تسلی دینے کے لیے کہ اسد سب خیر ہے نا رو کیوں رہے ہو پوچھا تو اس نے بھی عمران کی سوچ کی تصدیق کر دی کہ اقصی بھابھی اب ہم میں نہیں رہیں یہ کہہ کر وہ پھر عمران کے گلے لگا اور الگ ہو کر بتانے لگا کہ وہ آخری وقت تمہارا نام لے رہی تھیں اور مرتے دم تک ان کی انکھیں دروازے کی طرف لگی ہوئیں تھیں کہ تم آ جاؤ گے پر یار تم کہاں تھے کیوں نہیں ائے اسی وقت جب وہ تم کو بلا رہیں تھیں سچ میں عمران اخری وقت بہت جرب تھا ان کے چہرے پر جیسے وہ کچھ بولنا چاہتی ہوں پر بول نا پا رہی ہوں حرا نے کہا بھی ان کو کہ اپی آپ مجھے بتاؤ میں بتا دوں گی عمران کو پر وہ کچھ بول ہی نا سکی اور چلی گئیں ہم سب کو چھوڑ کر

پر یار جب میں گیا تب تو ڈاکٹر نے بولا تھا کہ وہ خطرے سے باہر ہیں پھر ایک دم کیا ہوا ایسا جو ان کی جان ہی لے گیا عمران بھی جیسے ضبط کی آخری حد میں تھا اس کو اب ساری زندگی یہی ملال رہنا تھا کہ اخر بھابھی اور کیا کہنا چاہتی تھیں اور میں کیوں نہیں تھا جب انہوں نے مجھے بلایا وہ پچھتا رہا تھا اس وقت کو جب وہ ان جو چھوڑ کر گیا پر اب کیا ہو سکتا تھا پچھتاوے کے علاوہ

بس یار ڈاکٹر کہتے سب نارمل تھا اچانک ہی ان کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی اور اسی تیز ہارٹ بیٹ میں وہ تمہارا نام لے رہی تھیں مرتے ہوئے بھی ان کی انکھیں دروازے پہ تھیں اسد کے کہنے ہر بے اختیار عمران کی انکھوں میں آنسو آ گے اور جلدی سے اقصی کے کمرے کی طرف گیا

دیکھو پلیز مجھے معاف کر دو اگر تم نے مجھے چھوا بھی تو میں یہ شیشہ اپنے پیٹ میں مار لوں گی پھر نا تم کو کچھ ملنا اور میں بھی اپنی زندگی سے جاوں گی

حوریہ نے پاس پڑے شیشے کے گلدان کو توڑ کر اس کا ایک نوک دار ٹکڑا پکڑ کر اپنے پیٹ کی طرف لے جاتے ہوئے صابر کی طرف دیکھ کر کہا تو صابر پہلے تو گھبرا گیا کیونکہ وہ اس جزباتی لڑکی سے کسی بھی بات کی امید کی جاسکتی تھی کیونکہ اتنے سے دنوں میں میں وہ حوریہ کو اتنا تو جان ہی چکا تھا پر پھر ہنسنے لگا

تجھے ایک بات بتاوں حوریہ میں جب راستے سے ارہا تھا نا تو میں نے تمہاری بھابھی اقصی کو روڈ میں مرے ہوئے دیکھا لیکن میں اس کو دیکھ کر اس کی مدد کو نہیں گیا پتہ ہے کیوں اس نے حوریہ کی طرف دیکھ کر ہو چھا تو حوریہ یک ٹک اسے دیکھ رہی کہ یہ میری بھابھی کو کیسے جانتا ابھی وہ اس بات پہ حیران تھی کہ پہلے اس کا بھائی ساجد حرا کو جانتا اب یہ اقصی بھابھی کو وہ جتنا بھی حیران ہوتی کم تھا

صابر اس کی حیرانگی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اس نے حوریہ جو باتوں میں لگا کر اس کا دھیان بٹا دیا تھا اب وہ آسانی سے اس کے ہاس آہستہ آہستہ جا کر وہ شیشہ پکڑ لے گا

اس لیے وہ دوبارہ گویا ہوا کہ اس لیے اس کی طرف دھیان نہیں دیا کیونکہ تم میرے زہن پہ سوار تھی بس تم تک پہنچ جانا چاہتا تھا اس لیے اس کو اگنور کر کے واپس تمہارے پاس اگیا یہ کہتے ہی اس نے جھپٹ کر اس سے شیشہ پکڑا جو تیزی سے پکڑنے پر اس کے ہاتھ پہ بھی پھر گیا اور صابر کو بھی لگا پر اس نے خود کا خون بہنے دیا اور بیڈ کی چادر کھینچ کر اس کے ہاتھ کو صاف کرنے لگ گیا حوریہ نے ایک دم سے اس سے

ہاتھ چھڑا کر پیچھے ہٹی صابر کو اپہ اور پیار ایا کہ اتنی تکلیف میں بھی وہ خود کو بچا رہی پر اس وقت بس اس کو حوریہ چاہیے تھی اس کا جیسے نشہ ٹوٹ رہا تھا وہ اس کو پکڑنے کے لیے اٹھا اور اس کو فوراً اپنی طرف کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور بے تحاشا اس کو دبوچنے لگا حوریہ چیخ کر اس سے خود کو چھڑا رہی کہ ایک دم کسی نے دروازہ کھول کر اندر آ کر اوئے بولا تو دونوں نے انے والے کو دیکھا جس کو دیکھ کر ایک کی انکھوں میں خوشی اور دوسرے کی انکھ میں غصہ اور حیرانگی اگئی

کیونکہ انے والا کوئی اور نئ بلکہ علی تھا حوریہ جلدی سے علی کے پیچھے چھپ گئی علی نے جلدی سے اپنی جیکٹ اتار کر حوریہ کو پہنائی اور اپنے ایک بندے کو کچھ اشارہ کیا وہ فوراً حوریہ کو باہر لے گیا اور علی نے صابر کو اریسٹ کر لیا

حوریہ جب گھر آئی تو اقصی کے اخری سفر کی تیاریاں مکمل تھیں اس کو لے جایا جانے لگا تھا اس کی اخری آرام گاہ کی طرف ہر آنکھ اشکبار تھی حوریہ کے ملنے کی خوشی اقصی کے مرنے کی وجہ سے غم میں ڈھل گئی تھی

سب جنازے کے بعد سوگوار بیٹھے تھے سب حوریہ سے مل کر رو رہے تھے انسو سب کی انکھوں میں تھے پر سب کی انکھوں کے آنسو خوشی غمی میں مکس یوئے پڑے تھے

علی کے گھر والے بھی ائے یوئے تھے وہ حوریہ کو عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور حوریہ گنہگار نا یوتے ہوئے بھی خود کو گنہگار تصور کر رہی تھی

آج اقصی کو گے ہوئے پندرہ دن ہو گے تھے پر ایسے لگ رہا تھا جیسے اا گھر میں ابھی بھی فوتگی ہی ہے کیونکہ سب دکھ میں تھے اور سب کے دکھ مختلف نوعیت کے

حوریہ نے حرا پھوپھو عنزان اور اسد بھائی کو سب بتا دیا تھا کہ کیا کیا ہوا اور وہ لوگ حرا اور اقصی بھابھی جو بھی جانتے تھے

عمران سب باتیں جانتا تھا اس لیے اس نے سب جو خاموش جر وا دیا یہ کہہ کر کہ وہ اوباش قسم کے لوگ تھے لوگوں کی بہن بیٹیوں کو بلیک میل کرتے تھے ایسے ہی

اسی لیے اپنے کیفر کردار تک پہنچ گے

اور اج کے بعد ان لوگوں کا اس گھر میں کوئی زکر نہیں کرے گا یہ کہہ کر وہ کمرے سے جانے لگا تو پھوپھو نے عمران کو اپنے کمرے میں انے کو کہا تو وہ ان جا ہاتھ پکڑ کر ان کے کمرے میں چلے گے

حوریہ جب سے ائی تھی وہ بھی پریشان تھی کہ وہ جب سے ائی تھی علی نے نا تو اس سے رابطہ کیا اور نا گھر آیا

بس اس کو چھوڑنے ایا اور اقصی بھابھی جو دفنانے کے بعد نا گھر ایا اور نا ہی فون کیا

کیا وہ بھی مجھے غلط سمجھ رہے یہ سوچ اسے اندر تک خوفزدہ کر جاتی

وہ سمجھ رہی تھی سب بے یقین ہو سکتے پر علی نہیں پر یہ کیا سب نے اس کی باتوں پہ یقین کیا جس کو کرنا چاہیے تھا اس نے پوچھا تک نہیں کہ حوریہ کیسی ہو تم کیا ہوا تھا کون تھے وہ لوگ پر علی ایسا خاموش کہ

حوریہ کو اس کی خاموشی سے خوف انے لگا کیونکہ حوریہ نہیں جانتی تھی کہ علی کے گھر والوں نے جواب دے دیا ہے

جی پھوپھو کیا بات کرنی تھی وہ پھوپھو کو بیڈ پہ بٹھا کر بولا

بیٹا میں سوچ رہی کہ اب حقریہ بیٹا اگئی تو کیوں نا ایک بار علی کے گھر واکوں سے پوچھ لیا جائے کہ اب ان کی کیا خواہش ہے پھوپھو نے سانس لیکر اسے کہا تو عمران بھی سوچنے لگا کہ ہاں ایک بار پوچھ لینا چاہیے پر پھوپھو وہ تو انکار کر چکے کیا اس طرح دوبارہ پوچھنا اچھا لگتا کیا۔

چکو رہنے دو پھر ایسا کرو یا تم رہنے دو میں کسی سے کہہ کر کوئی اور رشتہ دیکھتی ہوں

میں نہیں چاہتی بیٹا کہ اب اس حالت میں حوریہ کو زیادہ تک گھر بٹھائیں پھوپھو نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا پر پھوپھو جان ابھی بھابھی کو فوت ہوئے دن ہی کتنے ہوئے کیا ہم ایسی بات سوچتے اچھے لگتے عمران نے بھی پھوپھو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو پھوپھو آرام سے بولیں بات تمہاری بھی ٹھیک پر بچے ہم کونسا ابھی کچھ کر رہے ابھی تو کہیں گے جب بات ہو گی کہیں تب دیکھ لینگے

ٹھیک ہے جیسے اپ کو بہتر لگے ویسا ہی کر لیں عمران یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا کیونکہ حرا کی طبیعت بھی ٹھکٹھیک نہیں تھی جب سے بھابھی کی ڈیتھ ہوئی تھی وہ جیسے بجھ سی گئی تھی ایک ہی بہن تھی جس سے وہ اپنے سب دکھ سکھ بتاتی تھی عمران حرا کی طرف سے بھی بہت پریشان تھا

پھر جب حوریہ کی بات کہیں چل رہی تھی تو علی کے گھر والے اگے

ہم بہت شر مندہ ہیں جی بس آپ کو پتہ ہی ہے ہم بھی ہریشان تھے اپ بھی پریشان بس پریشانی میں پتہ ہی نہیں چلا کہ کیا کر دیا ہم نے

بس اب گلے شکوے ختم کریں اور ہم وہیں سے پھر رشتہ جوڑنا چاہتے جہاں سے ٹوٹا تھا بس ہم کو اپ معاف کر دیں

علی کی امی نے پھوپھو سے کہا تو پھوپھو بھی خوش تھیں کہ یہ لوگ خود ائے پر وہ پریشان تھی کہ جہاں بات چل رہی ان جو کیا بولوں گی اب اور یہی پریشانی پھوپھو نے علی کی ماما کو بھی بتادی تو وہ ہنس دیں اس میں پریشانی کی کیا بات بس اپ بول دیں کہ بچی کی جہاں ہوئی تھی ہم وہاں کر رہے بس کچھ غلط فہمی ہو گئ تھی

علی کی امی نے کہا تو پھوپھو نے بھی کہا کہ میں سب سے بات کر کوں پھر اپ کو بتاوں گی

جی جی کرلیں پر ہم نے انکار نہیں سننا پہلے بتارہی ہوں حوریہ ہماری تھی ہماری ہی رہے گی یہ اپنے زہن میں رکھ لیجیے گا علی کی ماما نے کہا تو پھوپھو مسکرادیں کیونکہ ان کو بھی علی بہت پسند تھا اور وہ خود نہں چاہتی تھیں کہ یہ رشتہ ہاتھ سے جائے پر ان لوگوں کو کیسے منع کرنا یہ بات بھی ان کو پریشان کر رہی تھی

علی کا فون حوریہ موبائل کی روسشن سکرین کو دیکھ رہی تھی جب اس نے علی کی کال ریسیو کی اس کے اندر جیسے گھنٹیاں سی بجنے لگیں تھیں اس کے فون انے سے وہ جو مرجھا چکی تھی کہ علی اسے بھول گے اس کو جیسے یقین ہی نہیں اتا تھا پر اب ان کے فون نے جیسے اس کو پھر جینے کی خوشی دی تھی

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد علی نے ہی پہل کی کیسی ہو

اور حوریہ نا جانے کیوں رودی علی جیسے اس کے رونے سے تڑپ اٹھا ہو کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو میں اگیا اب کیوں رو رہی

کہاں تھے اپ اتنے دن اپ کو پتہ میں نے کیسے نکالا یہ وقت کیسا محسوس کیا ہو گا میں نے اپ کا مجھے نظر انداز کرنا وہ جیسے بلک بلک کر رو پڑی تو علی اس کو چپ کرانے لگا

جان علی تم کو اب کیا بتاوں جب سے تم ائی تب سے گھر واکوں کو منا رہا ان کو یہ تھا کہ تم اتنے دن کہیں اور رہی تو شاید اپنی مرضی سے

پر دیکھو ہماری محبت سچی تھی ہم مل گے پھر سے

ہم پھر سے پاس ائینگے انشاء اللہ وہ اس کو اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا جب ایک دم وہ غصے میں اگیا کہ یہ زیشان کون ہے یار

اس کی مجال کہ مجھ سے میری حوریہ کو چھینے کیوں کہا پھو پھونے کہ ہم اس سے تمہاری بات چلا رہے

حوریہ روتے روتے ہنس دی تو علی کو لگا جیسے ہر طرف جل ترنگ بج گئی ہو

ہنس کیوں رہی ہو بتاو مجھے وہ مصنوعی غصے سے بولا تو حوریہ پھر ہنس دی اور بولی کہ ہم میں کبھی کوئی نہیں ا سکتا علی بہت مشکل وقت گزارا میں نے پچھلے دنوں یہ کہہ کر وہ پھر افسردہ ہونے لگی تو علی پھر اس کو اپنی باتوں سے ہنسانے لگا تو حوریہ کو لگا وہ دنیا کی خوش قسمت لڑکی ہے جس کو علی جیسا لڑکا ملا وہ اپنی قسمت پر جتنا بھی رشک کرتی کم تھا اور علی سوچ رہا تھا وہ لکی ہے جس کو حوریہ مل رہی دونوں جیسے ایسے جیسے پہلے

زمانے کے ہیر رانجھا ہوں

علی اس صابر کو اپ نے کبھی نہیں چھوڑنا ایک دم جیسے حوریہ کو صابر کی یاد ائی جو اس کی زندگی کی سب سے بھیانک سزا تھی جو صابر کی صورت اسے ملی

ارے میری جان اس کا تو تم پوچھو ہی نا اس نے اور بھی بہت سی لڑکیوں کی زندگی خراب کی ہوئی تھی بہت کیسیز تھے اس پہ اور اس کے بھائی پہ اب وہ چاہے بھی تو کبھی نہیں باہر نہیں اسکتا اس نے میری حوریہ کے ساتھ ایسا کیا اس کی تو۔۔۔۔اگے دونوں ہنسنے لگے

پھر سب کی مشاورت سے علی لوگوں کو ہاں کر دی گئی اور دونوں گھروں میں جیسے خوشی کی لہر دوڑ گئی ہو بہت دکھوں اور غموں کے بعد خوشی کے دن آئے تھے اور سب خوش تھے کہ جہاں سچی محبتیں ہوں وہاں اللہ بھی مدد کرتا

غلط کاموں کا غلط نتیجہ ہی ہوتا اور میرے اللہ کا فرمان کہ اچھا بوؤ گے تو اچھا کاٹو گے.

****

ختم شد